محلّہ بدھیانی خلیل آباد سنت کبیر نگر میں بعض دینداروں کی لگائی
آگ سے کراہتی انسانیت کی داستان

بنام

بہتے آنسو

از

مجلس تحقیقات

ناشر
مسلمانان محلّہ بدھیانی، خلیل آباد، سنت کبیر نگر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : بہتے آنسو

پیشکش : مجلس تحقیقات

بسعی واہتمام : مخیّرین قوم وملت

ناشر : مسلمانان محلّہ بدھیانی، خلیل آباد، سنت کبیر نگر

سن اشاعت : ۱۴۴۳ھ/۲۰۲۱ء

ہدیہ : دعائے خیر بحق ناشرین ومجلس تحقیقات

انتساب

ان تمام اہلِ دیانت اور داعیانِ انصاف
کے نام
جو راہِ حق کے رہنما اور راہ رَو ہیں۔

از: مجلس تحقیقات

عرضِ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محلّہ بدھیانی شہر خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر میں ''مذہب اہلسنت معروف بہ مسلک اعلیٰ حضرت'' سے دور کرنے کے لئے تمام تدابیر اپنانے کے باوجود ناکام ہو جانے پر بعض نام نہاد رہبروں نے جو ننگا ناچ ناچا ہے۔ اور اہل حق کے خلاف جن ذلیل حرکتوں کا مظاہرہ کیا ہے اس کی دردناک داستان اور غلاف کعبہ میں چھپے اژدہوں کی پہچان کے لئے یہ کتاب حاضر ہے۔

قارئین کرام! اسے انصاف کی عینک لگا کر پڑھیں، حق و باطل کو پہچانیں اور سچ اور جھوٹ کو جانیں۔

خیر اندیش
مجلس تحقیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر خلیل آباد ایک تعارف

قدیم ضلع ''بستی'' اور حال ضلع ''سنت کبیر نگر'' کا مرکز ہے۔ ضلع کے تمام محکمات اور شعبہ جات کے دفتر یہیں قائم ہیں اور گورنمنٹی حکام وآفیسران کی مستقل قیام گاہیں یہاں موجود ہیں، کپڑے کا کاروبار اعلی پیمانے پر ہوتا ہے، دوشنبہ کے دن کپڑے کا بازار اس طور پر لگتا ہے کہ مختلف صوبوں کے تاجر حضرات یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ مارکیٹ میں مسلم اور غیر مسلم کی ہر طرح کی دوکانیں ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے کاروباری اعتبار سے جڑے ہوئے ہیں، محنت اور لگن سے کام کرنے والا کوئی فرد اس شہر میں فاقہ کشی نہیں کر سکتا ہے۔

محلّہ جات خلیل آباد تقریباً پانچ کلومیٹر مربع میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے متعدد محلوں میں سے بَرْ دَہِیا، پٹھان ٹولہ، انصار محلّہ، مہند اول چوراہا، موتی نگر، رضا نگر، گولا بازار، بینک چوراہا، بجریا، مڑیا، تتواں، بدھیانی کافی مشہور اور بڑی آبادی پر مشتمل ہیں۔ ان میں کچھ محلے مسلم اکثریت کے اعتبار سے جانے جاتے ہیں۔

مسلم معاشرہ کی دینی حالت شہر کی مسلم اکثریت، مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم ہے، پھر وہابی دیوبندی اور چند گھر رافضیوں کے بھی ہیں، غیر مقلد اور قادیانی وغیرہ کا وجود نہیں ہے۔ عملی طور پر جو حال پوری دنیا کا ہے تقریباً یہاں کے مسلمانوں کا بھی وہی حال ہے۔ دین سے رغبت کم، عبادت سے دور، دنیا میں انہماک، زیادہ اور فضول کاموں سے لگاؤ ہے۔ نئی نسل میں بگاڑ حد درجہ قابل افسوس ہے مگر دینداروں کی تعداد بھی کم نہیں ہے۔

مسلمانوں کی تعلیمی کیفیت شہر کے ہر محلّہ میں کچھ نہ کچھ تعلیم یافتہ لوگ پائے جاتے ہیں۔ دینی ودنیوی تعلیم سے آراستہ حضرات، قوم وملت، دین ومذہب اور ملک کی خدمت میں حسب حیثیت سر گرم عمل ہیں، علمائے کرام

قراءعظام، حفاظ فخام سے شہر معمور ومنور ہے۔ یونہی ڈاکٹرس، انجینئرس، ماسٹرس اور دیگر قدیم و جدید علوم وفنون کے حاملین سے شہر بارونق ہے مگر آبادی کے لحاظ سے یہ تعداد قطعاً اطمینان بخش نہیں کہی جاسکتی ہے، اس لئے ابھی سخت محنت کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کی مالی حالت

مسلم اہل ثروت بھی معتد بہ تعداد میں پائے جاتے ہیں، البتہ متوسط درجے کے لوگوں کی کثرت ہے۔ بعض محلوں میں غربت کا بسیرا قابل رحم ہے، اکثریت مزدور پیشہ ہے، تجارت اور صَنعت وحرفت کے ساتھ زراعت کرنے والے بھی پائے جاتے ہیں۔ مجموعی لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ کھاتے پیتے مسلمانوں کی اکثریت ہے اور تجارت کا اعلی معیار کمزور ہے۔

دینی مدارس ومکاتب

مختلف محلوں میں چھوٹے بڑے متعدد دینی ادارے قائم ہیں۔ ان میں مشہور اداروں کے طور سے ''دارالعلوم اہل سنت بحرالعلوم'' انصار محلّہ، ''جامعہ عربیہ اہل سنت مصباح العلوم'' محلّہ بدھیانی، ''مدرسہ نور العلوم محلّہ بنجریا'' اور ''دارالعلوم فیضان حافظ ملت'' محلّہ بدھیانی بچوں کی تعلیم کے لئے اور ''کلیۃ البنات الرضویہ'' محلّہ رضا نگر اور ''مدرسہ ہاجرہ بیگم انگلو عربک نسواں'' پرانی تحصیل بچیوں کے لئے مصروف کار ہیں مکاتب میں ''مدرسہ انوار العلوم'' مڑیا خاص قابل ذکر ہے، غرضیکہ شہر کے اطراف وجوانب اور محلّہ جات میں درسگاہوں کی ایک اچھی تعداد پائی جاتی ہے۔

شہر کی مساجد

مختلف محلوں میں اہل سنت و جماعت کی فی الحال کل تیرہ مسجدیں ہیں۔ جامع مسجد انصار محلّہ، جامع مسجد بردھیا محلّہ، غوثیہ مسجد جلکل روڈ، قادری مسجد گورکھپور روڈ بکرا منڈی، رضا جامع مسجد رضا نگر گوشت منڈی، نظامی مسجد پوربی بنجریا، جامع مسجد پچھمی بنجریا، کنزالایمان مسجد مڑیا خاص، مسجد غوث اعظم بینک چوراہا، غوثیہ جامع مسجد بدھیانی، نقشبندی مسجد درگاہ مڑیا، میں قائم ہے۔ ان تمام مساجد میں بحمدہٖ تعالیٰ اہل سنت و جماعت معروف بہ مسلک اعلیٰ حضرت کے ائمہ فرائض امامت کی ادائیگی میں لگے ہوئے ہیں اور صبح وشام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی صدائے دلنواز سے لوگوں

کے قلوب کو ایمانی حلاوت بخش رہے ہیں۔

شہر کی عیدگاہیں

الحمدللہ! شہر کی تمام عیدگاہیں اہل سنت و جماعت کی ہیں، قلب شہر میں واقع عیدگاہ دارالعلوم بحرالعلوم کے زیر انتظام ہے۔ دوسری عیدگاہ بنجریا محلّہ میں ہے جبکہ تیسری عیدگاہ بنام ''اعلیٰ حضرت عیدگاہ'' محلّہ بدھیانی میں واقع ہے۔ ان عیدگاہوں میں عیدین کی نمازیں شان وشوکت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں اور مذہب اہل سنت کے ائمہ حضرات خطابت وامامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ کچھ مساجد میں بھی عیدین کی نماز ادا کی جارہی ہے، وہاں بھی خطیب وامام، علمائے اہل سنت ہی رہتے ہیں۔

شہر کی درگاہیں اور مزارات

بحمدہٖ تعالیٰ! شہر کے متعدد مقامات پر اولیائے کرام اور بزرگان دین کے مزارات اور آستانے مرجع خلائق اور دوائے دل دردمنداں بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سلسلہ نقشبندیہ کے تین بزرگوں کے مزارات مڑیا خاص میں ایک پرشکوہ عمارت کے اندر ہیں، جہاں ۶؍شعبان المعظم کو تزک واحتشام کے ساتھ تقریب عرس منعقد ہوتی ہے۔

قلعۂ خلیل آباد

یہ قلعہ اس وقت پولس کوتوالی کے طور پر حکومت کے قبضہ میں ہے۔ اس کا عالی شان دروازہ عظمت رفتہ کا پتہ دیتا ہے، دروازہ سے داخل ہوتے ہی داہنی سمت ایک مسجد ہے جو حکومت کی چیرہ دستی کا شکار ہے، اس مسجد سے چند میٹر کے فاصلہ پر ایک قبہ میں مزار مبارک ہے جہاں ''شب برات'' میں خاص کر مسلمان حاضری دیتے ہیں اور اپنی بے بسی پر آنسو بہا کر واپس ہوتے ہیں۔ قلعہ سے باہر دکھن جانب چار بیگھہ کے فاصلے پر قادری مسجد سے متصل ایک حجرہ میں دومزار ہے، ان مزارات کے علاوہ بھی شہر کے مختلف علاقوں میں مزارات موجود ہیں جو یہاں مسلمانوں کے سنی عقیدے پر ہونے کی ترجمانی کرتے ہیں۔

مجالس محرم اور تعزیہ داری

شہر کے مختلف محلوں میں ماہ محرم الحرام کے موقع پر یوم شہادت، ذکر شہادت، ذکر شہدائے کربلا کے عنوان سے دینی مجالس کا اہتمام ہوتا ہے جن میں علمائے اہل سنت خطاب فرماتے ہیں اور سیدنا امام عالی

مقام حضرات حسنین کریمین اور جملہ شہدائے اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہ میں محبتوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی بتاتے ہیں کہ مروجہ تعزیہ داری ناجائز و گناہ ہے مگر عوام اس مسئلہ پر کچھ سننے اور عمل کرنے کے بجائے اپنی جاہلانہ روش پر قائم ہیں اور ہر سال کروڑوں روپیہ پانی میں بہا دے رہے ہیں۔ ہاں علما کی صحبت سے فیض یافتہ حضرات کی شرکت نہیں ہوتی ہے اور وہ لوگ ''محفل قرآنی خوانی''، ''بزم یادِ حسین'' منعقد کر کے اپنی غلامی کا اظہار کرتے ہیں۔ جلوس تعزیہ کا خاص اہتمام کرنے میں پٹھان ٹولہ بنجریا محلّہ اور بدھیانی کے مسلمان قابل ذکر ہیں۔ اس جلوس میں مسلموں کے ساتھ غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں حصہ لیتے ہیں، البتہ اب ملکی حالات کی تبدیلی کا اثر اس جلوس میں بھی محسوس کیا جا رہا ہے۔

بارہ ربیع الاول اور جلوس محمدی

چونکہ شہر کی مسلم اکثریت اہل سنت پر مشتمل ہے اور کئی سنی ادارے اپنی حسب حیثیت مصروف کار ہیں اس لئے عوام کے قلوب و اذہان میں بدعقیدگی کے جراثیم نہیں ہیں اور باعث تخلیق کائنات سید عالم نور مجسم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر ایثار کا کچھ نہ کچھ جذبہ آج بھی موجود ہے، اسی لئے ماہ ربیع الاول کا چاند طلوع ہوتے ہی گلی کوچوں کو سجانے محفل میلاد منعقد کرنے اور پوسٹروں بینروں کے ذریعہ ''عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کی مبارکباد ی دینے کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے، تمام مدارس اہل سنت سے بارہویں ربیع الاول شریف کی صبح کو شاندار جلوس نکالے جاتے ہیں جس میں علما اور طلبہ علوم نبویہ کے ساتھ عوام بھی شریک ہوتے ہیں پھر بعد نماز مغرب عوام کا اجتماعی جلوس نکلتا ہے جس میں عوام و خواص کی شرکت ہوتی ہے۔ ۱۹۹۰ء سے اب تک یہ جلوس نہایت شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کے ساتھ نکل رہا ہے۔ ہزار ہا ہزار مسلمانوں کا زبردست ازدحام خانہ کعبہ اور گنبد خضرا کے حسین نقشے اور صلاۃ و سلام کی گونج سے شہر خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ بینک چوراہا پر جلوس اختتام پزیر ہوتا ہے جہاں کثیر تعداد میں محکمہ پولس کا عملہ اور معززین شہر موجود رہتے ہیں اور خلیفۂ تاج الشریعہ تاج الفقہا مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب قاضی شریعت سنت کبیر نگر کا پرمغز خطاب ہوتا ہے،

بعدہ صلاۃ وسلام اور حضرت قاضی شریعت دام ظلہ العالی کی دعا ہوتی ہے۔

بد مذہبوں کی یلغار اور اہل سنت کا تحفظ

جیسا کہ ماسبق میں تحریر کیا جا چکا ہے کہ خلیل آباد کی مسلم اکثریت اہل سنت کے عقائد پر قائم ہے مگر مسلمانوں کو بد مذہب بنانے اور بدعقیدگی کی نشر واشاعت کے لئے تبلیغی جماعت اور وہابی مولوی ایک عرصہ سے کوشاں ہیں، ان کی خفیہ سازش اور مکر وفریب کی بدولت بہت لوگ بدعقیدہ ہو چکے ہیں اور اہل سنت کی طرف سے کوئی مضبوط سہارا نہ ملنے کے سبب متعدد خاندان وہابیت و دیوبندیت کی گود میں چلے گئے ہیں جس کی وجہ سے وہابیت و دیوبندیت کے ساتھ صلح کلیت بھی ہاتھ پیر مارنے لگی ہے، آج سے تقریباً ۲۵ر پچیس سال قبل تبلیغی جماعت کے افراد اور اہل دولت وہابی اپنی ہر تدبیر اور حربہ کو بروئے کار لانے میں برق رفتار تھے۔ قریب تھا کہ شہر وہابیت و صلح کلیت کی بدبو سے بھر جاتا اور بد مذہبیت کے جراثیم سے پورا شہر متاثر ہو جاتا۔

مگر ہزار بار شکر واحسان ہے رب قدیر کا جس نے اپنے دین متین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس نے اپنے محبوب سرکار دو عالم رحمت کائنات سیدنا محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑوں کو خونخوار بھیڑیوں سے بچانے کا انتظام فرما دیا اور محلّہ بدھیانی میں محترم محمد ادریس مرحوم (وفات ۲۲ر رمضان ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۶ء) کی گود میں ایک صالح اور بلند اقبال بیٹا بخشا جسے آج دنیا شہنشاہ تدریس وتفہیم جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب قبلہ کہتی ہے اور ''تاج الفقہا'' کے لقب سے پکارتی اور ''قاضی شریعت سنت کبیر نگر'' کے خطاب سے یاد کرتی ہے۔

حضرت ''تاج الفقہا'' کو آغاز شعور سے ہی وہابیت و دیوبندیت سے سخت نفرت و بیزاری رہی، گویا آپ فطری اور طبعی طور پر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں اور دشمنوں سے دور رہنے اور ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لائے۔ آپ اپنی دس گیارہ سال کی عمر کا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔

''ایک بار میری طبیعت خراب ہوئی اور علاج شہر کے ایک وہابی ڈاکٹر سے ہو رہا تھا، ایک دن مغرب کے وقت دوا لینے پہنچ گیا تو کلینک کے بغل میں وہابی مقبوضہ مسجد میں اذان ہونے لگی، ڈاکٹر نے کہا چلو نماز پڑھ لیں پھر دوا لے جاؤ، آپ بھی تو نماز پڑھتے ہوں گے نا؟

میں نے فوراً کہا: میں نماز تو پڑھتا ہوں مگر آپ لوگوں کے پیچھے نہیں پڑھتا ہوں، ڈاکٹر مسکرا کر مسجد چلا گیا، تھوڑی دیر بعد میں نے بھی اسی مسجد میں جا کر اپنی الگ نماز پڑھی اور جب دواخانہ پر واپس آیا تو ڈاکٹر نے کہا: ابھی آپ بچے ہیں اور ایسی بات کرتے ہیں، دیکھیں یہود و نصاریٰ کس طرح ہم کو برباد کر رہے ہیں اور ہم آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹر کی باتوں کو سننے کے بعد میں نے کہا! ''ہندوستان میں مسلمانوں کو انگریزوں نے تباہ کیا مگر میں نے سنا ہے کہ علمائے دیوبند انگریزوں کی مخبری کا وظیفہ پاتے تھے تو مسلمانوں کو آپ کے علما نے ہی برباد کرایا۔

ڈاکٹر نے میری اس گفتگو کو سن کر خاموشی سے دوا دی اور میں دوا لے کر چلا آیا، پھر آج تک اس کی دوکان پر قدم نہیں رکھا''

اس واقعہ سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ رب تعالیٰ نے آپ کے اندر بدمذہبوں سے نفرت اور ان کی باتوں کا بر وقت جواب دینے کی صلاحیت فطرتاً ودیعت فرما دی تھی جس کا مشاہدہ اس وقت دنیا بھر میں کیا جا رہا ہے۔

عید کا چاند اور تاج الفقہا کے اہم اقدام

خلیل آباد کے دیوبندی مولوی ٹیلی فون کی خبر پر عرصۂ دراز سے عید الفطر کا اعلان کرتے آ رہے تھے۔ ان کی تقلید میں سنی عوام تو الگ رہے اہل علم بھی عید الفطر کی نماز اسی اعلان کے مطابق ادا کر لیتے مگر جب ''تاج الفقہا'' فارغ التحصیل ہو گئے تو میدان عمل میں قدم رکھ دیا اور سنیوں کو اس طرح عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے سختی سے روکا اور شرعی شہادت کے بعد نماز ادا کرنے کی تلقین کی، متعدد بار بحث و تکرار کی نوبت آئی مگر آپ شرعی موقف پر قائم رہے۔ غیروں کے ساتھ بعض اپنوں نے بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا لیکن آپ

نے کسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور احقاق حق کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

ایک مرتبہ سخت بدلی کا موسم تھا اور دیوبندیوں نے ۲۹ر رمضان المبارک کو بلا ثبوت شرعی رویت ہلال کا اعلان کر دیا اور پھر شہر بھر میں نماز عید کا اعلان شروع ہوگیا، جونہی یہ خبر آپ کو ملی، فوراً رکشہ پر مائک بندھوا کر مہنداول چوراہا پہنچے اور رکشے پر کھڑے ہوکر رویت ہلال کے مسائل کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد دیوبندی مولویوں کا نام لے لے کر مخاطب فرمایا اور انہیں چیلنج کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ آپ نے رویت ہلال کا کونسا شرعی طریقہ اختیار کیا ہے، اس کی وضاحت کریں مگر کسی میں حق کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوسکی جس کے نتیجے میں سنیوں نے تیس روزہ مکمل کر کے عید الفطر کی نماز ادا کی اور وہابیوں دیوبندیوں کے فریب میں آنے سے بچ گئے۔ اب بحمدہٖ تعالیٰ سنی حضرات اپنے علما کے اعلان کے مطابق روزہ اور عید و بقرہ عید کا اہتمام کرتے ہیں۔

غالباً ۱۹۹۹ء میں آپ نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد شہر کے چند اہم حضرات کی جامع مسجد انصار ٹولہ میں میٹنگ بلائی اور علما وعوام کے سامنے ''رویت ہلال کمیٹی'' قائم کرنے کی تجویز رکھی جسے حاضرین نے پسند کیا اور پھر باتفاق حاضرین کمیٹی قائم ہوئی اور آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔

عیدگاہ خلیل آباد کا ایک اہم واقعہ

۱۹۹۳ء کی بات ہے شہر کے دیوبندیوں نے قلب شہر میں واقع عیدگاہ متعلقہ دار العلوم اہل سنت بحر العلوم پر ناجائز قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور پھر عید الفطر کی نماز پڑھ کر اپنا قبضہ دکھانا چاہا جس کے لئے مطلع ابر آلود ہونے کے باوجود ۲۹ر رمضان المبارک کو بغیر ثبوت شرعی شوال المکرّم کی رویت ہلال کا اعلان کر کے عیدگاہ مذکور میں نماز ادا کرنے کے لئے لوگوں کو تیار کیا، جب صبح کو یہ خبر ذمہ داران عیدگاہ تک پہنچی انھوں نے حفاظتی تدابیر اختیار کی اور پھر حضرت تاج الفقہا کو حالات سے آگاہ کیا۔ اب آگے کا واقعہ حضرت مولانا محمد قمر الدین رضوی شیخ الادب مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف سے ملاحظہ ہو۔

''آپ یہ خبر سنتے ہی بے چین ہو گئے اور فوراً دیو بندیوں کی کتابوں کا بنڈل تیار کیا اور اپنے محلے کے چند افراد کو لے کر عید گاہ پہنچ گئے، رفتہ رفتہ دوسرے محلّہ کے مسلمان بھی جمع ہو گئے، فورس بھی آ چکی تھی مفتی صاحب نے مجمع عام میں کھڑے ہو کر دیو بندیوں کے کفری عقائد بیان کرنا شروع کر دیا اور شہر کے دیو بندیوں کا نام لے لے کر للکارتے رہے اور بار بار یہ کہتے کہ

''نماز مسلمانوں کے لئے ہے۔ دیو بندیو! آؤ تم پہلے اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو پھر عید گاہ میں نماز پڑھنا''

تقریباً گیارہ بجے دن تک مفتی صاحب اپنے ساتھیوں کو لے کر ''عید گاہ'' پر کھڑے دیو بندیوں کو للکارتے رہے مگر کسی بھی دیو بندی میں حق کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور نماز پڑھنا تو دور کی بات ہے عید گاہ کی طرف رخ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ سچ ہے۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

(فتاوی علیمیہ، ج:۱ص:٦٦)

جب اہل شہر نے آپ کی دینی غیرت وحمیت، مذہبی جذبہ، مسلک بیداری اور علمی رعب ودبدبہ کو مشاہدہ کیا تو ان کے قلوب واذہان پر آپ کی قدر ومنزلت اور شفقت ومحبت کے خوشنما پھول کھلنے لگے اور ہر سو آپ کے فضائل وکمالات کا چرچا ہونے لگا۔ ساتھ ہی آپ اپنے پاکیزہ کردار اور نرم گفتار کے ذریعہ لوگوں کو خصوصاً نو جوانوں کو عقائد اہل سنت اور عقائد دیابنہ وغیرہ سے آگاہ کر کے انہیں متصلب سنی بنانا شروع کر دیا اور ان کے دلوں میں اسلاف کرام بالخصوص مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت پیشوائے اہل سنت سیدنا امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وبزرگی کا جھنڈا نصب کرنے کے لئے جہد مسلسل میں منہمک ہو گئے، آپ کی مخلصانہ کوشش کا یہ حال ہے کہ بہت سے نو جوانوں کو اپنے ذاتی پیسے سے مرکز اہل سنت بریلی شریف پہنچایا، انہیں امام احمد رضا قدس سرہٗ کا گرویدہ بنایا اور دینی مسائل سے آگاہ کیا۔ بیشمار لوگوں کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تصنیفات تحفہ میں دیں، غرضیکہ

شہر کو مسلک اعلیٰ حضرت کا حسین گلشن بنانے میں دن رات ایک کر دیا۔ آپ کی سعیٔ پیہم کی بدولت آج بحمد اللہ یہ کیفیت ہے کہ

ع گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں

حضرت تاج الفقہا کی ان خدمات دینیہ کے ساتھ علمی لیاقت وصلاحیت کا شہرہ شدہ شدہ اکابر اہل سنت تک پہنچا پھر ان کا قرب نصیب ہوا اور ایک وہ وقت بھی آیا کہ آپ اکابر کے نگہ انتخاب اور منظور نظر ہو گئے خصوصاً وارث علوم اعلیٰ حضرت سیدی تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۴۲ء وفات ۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ)

ممتاز الفقہا سلطان الاساتذہ محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہم العالیہ، امام العلما مفتی شبیر حسن رضوی علیہ الرحمہ جیسے اساطین ملت نے آپ کو اپنا معتمد مانا اور خصوصی نوازشات فرمائیں۔ ان بزرگوں نے آپ کی ذہانیت وفطانت اور فقہی بصیرت کو دیکھ کر ''شرعی کونسل آف انڈیا'' بریلی شریف کی جانب سے منعقد سیمینار بتاریخ ۲۰/ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۴/ جولائی ۲۰۱۰ء بے شمار جلیل القدر محققین اسلام اور مفتیان عظام وعلمائے کرام کی موجودگی میں آپ کو ضلع سنت کبیر نگر کا ''قاضی شریعت'' منتخب فرمایا اور سند قضا عطا کی، جس کا عکس ذیل میں ملاحظہ ہو۔

سند القضا

اندراج نمبر .... حامداً و مصلیاً و مسلماً .... تاریخ تقرر [illegible]

سند القضاء

منجانب: قاضی القضاۃ فی الہند بریلی شریف

نام قاضی: مفتی محمد اختر حسین قادری .... بن: محمد ادریس مرحوم

مکمل پتہ: محلہ بدھیانی خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر یوپی انڈیا

میں نے حضرت مولانا [illegible] کو رویت ہلال اور مسلمانوں کے عائلی معاملات کے مقدمات، مطابق شرع اسلامی فیصل کرنے کے لئے خلیل آباد سنت کبیر نگر کا قاضی مقرر کیا، اور حکم دیا کہ فقہ حنفی کے مقبول و مفتی بہا اقوال فتاوی رضویہ و فتاوی امجدیہ و فتاوی مصطفویہ و بہار شریعت کے مطابق فصل مقدمات کریں اور مسائل جدیدہ میں شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے فیصلوں کو پیش نظر رکھیں۔ ان میں سے کسی امر سے اعراض سبب معزولیت ہو سکتا ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب قدیر استقامت علی الحق اور غیبی تائید سے نوازے اور صحیح فیصلوں کی توفیق دے۔ (آمین)

دستخط	مہر	دستخط
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری	مرکزی دار القضاء	فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری
قاضی القضاۃ فی الہند	۸۲/سوداگران	نائب قاضی القضاۃ فی الہند
۸۲/سوداگران بریلی شریف	بریلی شریف	قادری منزل گھوسی ضلع مئو یوپی

حضور تاج الفقہا نے شہر اور اطراف وجوانب میں فروغ سنیت کے لئے انتھک کوشش فرمائی۔منصب قضا کی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی سنبھالا، رویت ہلال کے بارے میں شرعی قواعد سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ مساجد میں اس موضوع پر تفصیل سے خطاب فرمایا اور احکام شریعت سے باخبر کرکے انہیں دینی طور پر بیدار فرما دیا۔ ان خدمات کی بدولت مسلمانوں کے دلوں میں آپ کی قدر ومنزلت کا پیدا ہو جانا بدیہی بات ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

(پارہ:۱۶،سورۂ مریم،آیت:۹۶)

ترجمہ: بےشک جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے، عنقریب رحمٰن ان کے لئے محبت پیدا کرے گا۔

چنانچہ آج آپ جس علاقہ اور محلّہ میں پہنچ جاتے ہیں، وہاں کے مسلمانوں کے اندر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور لوگ بڑے احترام سے پیش آتے ہیں۔

ضلع سنت کبیر نگر اور آپ کی دینی خدمات

اس وقت حضرت تاج الفقہا کی علمی سطوت، فقہی بصیرت، مناظرانہ صلاحیت اور قائدانہ لیاقت سے دنیا بھر کے مسلمان فیض پا رہے ہیں اور مذہب اہل سنت معروف بہ مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف اٹھنے والے کسی بھی فتنہ کی سرکوبی کے لئے آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر سردست اپنے ضلع سنت کبیر نگر کے لئے آپ کی دینی اور مسلکی خدمات کا ایک جائزہ حاضر کیا جا رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کی اشاعت

حضرت تاج الفقہا دام ظلہٗ نے شعور کی دہلیز پر قدم رکھنے سے لے کر اب تک تعلیمات امام احمد رضا کی نشر واشاعت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا رکھا ہے اور لوگوں کو مسلک اعلیٰ

حضرت پرسختی سے قائم رکھنے کے لئے حیات مستعار کا لمحہ لمحہ وقف کر دیا ہے۔آپ کی مجلس ''ذکر رضا'' کا حسین گلستان ہوتی ہے۔آپ کی بزم ''افکار رضا'' کی خوشبو سے معطر رہتی ہے۔ خلوت وجلوت میں ''تصور رضا'' ہمدم وہمنوا اور دمساز وغمگسار ہوتا ہے اور عشق رسالت کی دولت حاصل کرنے کے لیے ''در رضا'' پر حاضری کا بہترین درس دیا جاتا ہے۔آپ کے قریب میں رہنے والے عوام وخواص کے دل ودماغ میں محبت اسلاف اور عشق مصطفیٰ کا عنصر ساتھ ہی اعدائے دین اور گستاخان خدا اور رسول سے نفرت کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے۔

جب آپ جمعرات یا جمعہ کو اپنے گھر پر تشریف لاتے ہیں تو بعد نماز مغرب ذکر وفکر اور پند وموعظت کی محفل سج جاتی ہے۔نعت ومنقبت کے اشعار سنائے جاتے ہیں۔خصوصاً سیدنا غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی قدس سرہٗ ،مجدد دین وملت سیدنا امام احمد رضا قادری بریلوی اور حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں منقبت خوانی ہوتی ہے۔''شجرہ قادریہ رضویہ'' پڑھا جاتا ہے۔تقسیم تبرک ہوتا ہے گویا اس طرح مذہب ومسلک کی دعوت وتبلیغ کا کام ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت عیدگاہ

محلّہ بدھیانی کی یہ قدیم عیدگاہ آبادی سے پورب واقع ہے۔ حضرت تاج الفقہا نے ۱۹۸۸ء سے اس میں نماز عیدین کی امامت وخطابت کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے۔دوران خطاب ایمان وعقیدے کے تحفظ اور ملکی ومسلکی حالات پر نظر رکھتے ہوئے اسلام پر سختی سے قائم رہنے کی واضح گفتگو قابل سماعت ہوتی ہے۔بد مذہبوں کی تردید اور ان سے نفرت وبیزاری کا سبق کتاب وسنت کی روشنی میں بڑے صاف لفظوں میں دیتے ہیں۔آپ کی تقریر سننے اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے لئے دور دراز علاقوں سے کثیر تعداد جمع ہوتی ہے،آپ نے اس وسیع وعریض عیدگاہ سے مسلک اعلیٰ حضرت کی بے باک ترجمانی فرما کر بے شمار لوگوں کے عقیدے کی حفاظت فرمائی ہے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مذکورہ عیدگاہ کا نام آپ نے ہی ''اعلیٰ حضرت عیدگاہ'' رکھا ہے۔یہی نام آج لوگوں کی زبان پر جاری ہے جس سے بدھیانی کے مسلمانوں کی خوش عقیدگی کا اظہار ہورہا ہے۔

غوثیہ جامع مسجد برسہابرس سے بدھیانی کی ''غوثیہ جامع مسجد'' میں جمعہ کی خطابت اورامامت کی ذمہ داری فی سبیل اللہ نباہ رہے ہیں اوراپنی دل نشیں تقریر سے لوگوں کے قلب وجگر کوحلاوت ایمانی بخش رہے ہیں۔جمعہ کے خطاب میں کن امور کا لحاظ فرماتے ہیں اسے جاننے کے لئے خود حضرت کی مشہور تصنیف ''آداب امامت'' کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

رضا جامع مسجد دعوت وتبلیغ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت کے پیش نظر گاہے بگاہے دیگر مساجد کے ذمہ داروں کی خواہش پر دوسری مسجدوں میں بھی تشریف لے جاتے ہیں۔ان میں ''رضا جامع مسجد'' گوشت منڈی رضانگر کو زیادہ وقت دیتے ہیں۔یہ مسجد میں محترم محمد معین خان رضوی ساکن بسڈیلہ ضلع سنت کبیرنگر ریٹائرڈ کیشئر گرامین بینک کی محنت سے قائم ہوئی ہے۔نماز جمعہ سے اس مسجد کا افتتاح ہوا جس میں حضرت تاج الفقہا بھی شریک رہے۔اس وقت سے لے کر اب تک اس مسجد میں خطیب وامام کا انتظام جناب محمد معین خاں صاحب حضرت کے ذریعہ کررہے ہیں۔اس مسجد میں حضرت تاج الفقہا کی خطابت کی بدولت بے شمار لوگ بدعقیدہ ہونے سے محفوظ ہوئے،انگنت افراد سنیت میں پختہ ہوئے اور مسائل دینیہ سے آگاہ ہوئے،فی الحال اس مسجد میں مولانا محمد نوشاد رضوی جامعی ساکن محلّہ بدھیانی امامت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں اور اسلام وسنیت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

مسجد غوث اعظم شہر کا نہایت اہم علاقہ بینک چوراہا کہلاتا ہے،اسی چوراہے کے بغل میں دکھن سمت ترپاٹھی مارکیٹ اور تھوڑی دور پر ریلوے اسٹیشن ہے یہاں کوئی مسجد نہیں تھی جس سے لوگوں کو نماز پڑھنے کے لئے بہت دشواری پیش آتی تھی۔

حضرت تاج الفقہا صاحب قبلہ نے اس ضرورت کو محسوس فرمایا اور جناب الحاج محمد جمن ایڈوکیٹ صاحب رضوی اور جناب سیٹھ وصی اللہ خاں صاحب سے زمین دینے کے لئے گزارش کی۔ان حضرات نے آپ کی گزارش کو قبول کیا اور کہا کہ آپ ضرورت کے مطابق جتنی زمین کی نشان دہی کر دیں گے ہم لوگ مسجد کے لئے وقف کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت والا دام ظلہ العالی نے نشان دہی فرمائی اور پھر گیارہ ربیع الآخر ۱۴ھ بروز جمعہ مبارکہ بعد نماز جمعہ حضرت کے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد رکھی گئی جس میں آپ کے مخلص رفقائے کار حضرت مولانا مفتی محمد نعیم نظامی صاحب جناب حافظ ماجد علی رضوی صاحب اساتذہ دار العلوم اہل سنت بحر العلوم خلیل آباد کے علاوہ کچھ معززین شہر بھی شریک تھے۔تاریخ سنگ بنیاد کی مناسبت سے مشورہ کے بعد حضرت نے اس کا نام ''مسجد غوث اعظم'' رکھا اور ماہ شعبان المعظم ۱۴ھ بروز جمعہ افتتاح کی تاریخ متعین ہوئی۔افتتاح کا مبارک عمل حضرت تاج الفقہا کے ذریعہ وجود پذیر ہونا تھا مگر حضرت اچانک زیارت حرمین طیبین اور عمرہ کے بابرکت سفر پر روانہ ہو گئے اور حضرت کے مشورہ سے شہزادہ فقیہ ملت علامہ الحاج محمد انوار احمد امجدی سجادہ نشین آستانہ فقیہ ملت وسربراہ اعلیٰ دار العلوم اہل سنت ارشد العلوم اوجھا گنج ضلع بستی کی تشریف آوری ہوئی اور نماز جمعہ سے مسجد میں نماز کی ادائیگی کا آغاز ہوا۔

حضرت تاج الفقہا نے اس مسجد میں جمعہ کے دن خطابت وامامت کے لئے گرامی قدر حضرت مولانا مجیب اللہ رضوی صاحب استاذ دار العلوم اشرف العلوم ڈیوہاری ضلع بستی سے گزارش کی جسے مولانا موصوف نے شرف قبولیت بخشا اور تاحال بحسن وخوبی اپنی ذمہ داری نباہ رہے ہیں۔موقع بموقع اس مسجد میں بھی حضرت تاج الفقہا دام ظلہ العالی خطابت وامامت کے لئے جلوہ فرما ہو جاتے ہیں۔اس مسجد میں نماز پنج گانہ کا ذمہ عزیز محترم حافظ شرافت علی رضوی صاحب کے سپرد ہے۔

حضرت تاج الفقہا نے اس مسجد کو قائم فرما کر جس عظیم اور مشکل امر کو حل فرمایا وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

غوثیہ جامع مسجد جلکل روڈ غوثیہ جامع مسجد جلکل روڈ کے لئے اس محلّہ کے حوصلہ مند مسلمانوں نے والہانہ جذبے کا ثبوت دیا اور کثیر رقم خرچ کر کے زمین حاصل کی۔ حضرت تاج الفقہاء اور حضرت مولانا مفتی محمد نعیم نظامی، جناب حافظ ماجد علی رضوی صاحبان نے اس مسجد کی بنیاد رکھی، بعض دیگر حضرات بھی شریک سفر رہے۔

حضرت تاج الفقہا کے مشورہ پر اس مسجد کا افتتاح استاذ العلما حضرت علامہ محمد ایوب رضوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سابق صدر المدرسین الجامعۃ الاسلامیہ قصبہ رونا ہی فیض آباد نے نماز جمعہ کی امامت وخطابت سے فرمایا۔

حضرت تاج الفقہا گاہے گاہے اس مسجد میں ذمہ داران مسجد کی خواہش پر تشریف لے جاتے ہیں اور خطاب فرما کر دلوں کو لذت ایمان سے آشنا کرتے ہیں۔ خصوصاً ماہ رمضان المبارک میں ختم قرآن مجید کے موقع پر تشریف لے جا کر عظمت قرآن سے روشناس کراتے ہیں۔ اس مسجد میں امامت وخطابت کا کام محترم مولانا محمد ریحان نظامی صاحب بن حضرت حافظ محمد مستقیم صاحب علیہ الرحمہ سابق امام جامع مسجد بردھیا خلیل آباد سنبھالے ہوئے ہیں۔

قادری مسجد پرانی بکرامنڈی بکرامنڈی میں ایک قدیم آستانہ کے بغل مختصر جگہ پر یہ مسجد واقع ہے۔ ۲۰۰۸ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی، جمعہ کا آغاز حضرت کے ذریعہ ہوا، یہاں کے ذمہ داران کے دل میں حضرت کی قدر ومنزلت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسجد کی کوئی اہم تقریب حضرت کی دعوت کے بغیر منعقد نہیں ہوتی ہے۔ موقع ملنے پر یہاں بھی حضرت کی رونق افروزی ہوتی ہے اور ماہ رمضان المبارک میں ختم قرآن کے وقت ضرور شرکت رہتی ہے اور لوگ آپ کے وعظ سے محظوظ ہوتے ہیں۔

جامع مسجد انصار ٹولہ یہ مسجد شہر میں بڑی اہمیت کی حامل مانی جاتی ہے۔ انصار محلّہ میں واقع اس مسجد میں امامت کا فریضہ عالی جناب حافظ ماجد علی رضوی صاحب استاذ بحر العلوم انجام دے رہے ہیں جو حضرت تاج الفقہا سے غایت

درجہ انسیت رکھتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں ختم قرآن مجید کے موقع پر حافظ صاحب کی دعوت پر حضرت جلوہ فرما ہوکر مدلل و مفصل خطاب کر کے لوگوں کے دلوں میں عظمت مصطفیٰ کی شمع فروزاں کرتے ہیں۔

جامع مسجد بَرُ دَہیاَ محلّہ بردہیا محلّہ جہاں کپڑے کا مشہور بازار لگتا ہے یہ مسجد بازار کے بیچ میں واقع ہے جہاں فی الحال مولانا محمد مبشر رضا تدریسی صاحب خطابت وامامت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ حضرت تاج الفقہا ختم قرآن کے موقع پر تشریف لاکر اپنی ایمان افروز گفتگو سے سامعین کو نوازتے ہیں۔ یہاں کے مصلی حضرات بھی حضرت سے عقیدت واحترام کا معاملہ رکھتے ہیں۔

مسجد محلّہ بنجریا بینک چوراہا کے عقب میں واقع بنجریا محلّہ کی قدیم مسجد میں وقتاً فوقتاً جانا ہوتا ہے۔ خاص کر ختم قرآن مجید کے موقع پر پہنچ کر تفسیر قرآن فرماتے ہیں اور اہل محفل کو شاد کام کرتے ہیں۔

حضرت کی تبلیغی اور دعوتی خدمات کے سبب شہر کے بے شمار سنی حضرات میں نئی بیداری پیدا ہوئی ہے ۔ نسل نَو میں اسلامی اقدار اور مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا سلیقہ آیا، بزرگوں کی عقیدت واحترام کا شعور جاگا ،علمائے حق کی صحبت میں بیٹھنے کا جذبہ پیدا ہوا، تذبذب اور شک وتردد میں پھنسے لوگوں کے دلوں میں اذعان ویقین کا اجالا پھیلا اور مذہب اہل سنت کی اہمیت کا علم حاصل ہوا۔ ساتھ ہی حضرت تاج الفقہا کے پاکیزہ کردار اور نیک طینتی کو قریب سے دیکھنے سمجھنے اور پرکھنے کا موقع بھی ملا۔

انہیں وجوہات کی بنا پر آپ جدھر سے گزرتے ہیں، اہل حق بڑی محبت اور تعظیم وتکریم کا برتاؤ کرتے ہیں۔

عرس نقشبندی کی ذمہ داری ماسبق میں بتایا جاچکا ہے کہ محلّہ مڑیا خاص میں سلسلہ نقشبندیہ کے تین بزرگوں کے مزارات ہیں، جہاں ہر سال ۶ رشعبان المعظم کو عرس منعقد ہوتا ہے، جب حضرت تاج الفقہا کا اراکین عرس کمیٹی سے

رابطہ ہوا تو انہوں نے آپ کے مشورہ اور رائے کے مطابق عرس مقدس کا پروگرام منعقد کرنے کی خواہش ظاہر کی اور درگاہ شریف کے انتظامی امور کی نگرانی کرنے پر اصرار کیا جسے آپ نے بخوشی شرف قبولیت بخشا۔ تادم تحریر دس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے، درگاہ شریف کا انتظام وانصرام اور عرس پاک کی تقریب آپ کی نگرانی میں انجام پاتی ہے۔ عرس کا آغاز صبح قرآن خوانی سے ہوتا ہے بعد نماز ظہر علمائے کرام کے بیانات ہوتے ہیں اور آپ کی اقتدا میں نماز عصر ادا کرنے کے بعد محفل قل شریف منعقد ہوتی ہے پھر آپ شجرہ نقشبندیہ پڑھ کر دعا فرماتے ہیں۔ درگاہ شریف کی دیکھ بھال محلّہ مڑیا کے مسلمان خصوصاً جناب الحاج عبدالرزاق صاحب اور جناب محمد شمشیر رضوی صاحب اپنے رفقا کے ساتھ کرتے ہیں۔

کنز الایمان مسجد مڑیا کا واقعہ

آج سے پندرہ سال قبل محلّہ مڑیا کے کچھ شر پسند دیوبندیوں نے سر اٹھانا چاہا اور وہاں کی مسجد پر ناجائز قبضے کا منصوبہ بنایا، جب حضرت تاج الفقہا کو یہ خبر موصول ہوئی تو نماز جمعہ سے پیشتر کچھ بااثر افراد اور ایک پولیس کے ساتھ مسجد پہنچ گئے۔ نماز سے قبل خطاب فرمارہے تھے کہ ایک وہابی نے دوران خطاب خلل پیدا کرنا چاہا جس پر وہ پولیس جھپٹ پڑے اور پھر تمام وہابی اس طرح خوفزدہ ہو گئے کہ آئندہ مسجد کی طرف غلط نگاہ اٹھانے کی جرأت نہ کر سکے بلکہ ان لوگوں سے مسجد مکمل پاک وصاف ہو گئی۔ آپ نے اس مسجد کا نام ''کنز الایمان مسجد'' رکھ کر پتھر کا کتبہ دیوار مسجد پر نصب کرادیا اور بدعقیدوں کی سازش کو ہمیشہ کے لئے ناکام کر دیا، اس مسجد میں فی الحال حضرت مولانا محمد مشیر حسن ساکن ہردی سنت کبیر نگر امامت وخطابت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

ہماری اس تفصیل سے مانند آفتاب روشن ہو جاتا ہے کہ حضرت تاج الفقہا نے شہر خلیل آباد میں مذہب ومسلک کے لئے کس قدر قربانی پیش کی ہے اور حمایت حق کی خاطر کتنے صبر آزما حالات کا مقابلہ نہایت دلیرانہ طریقے پر فرمایا ہے اور دینی رہنمائی کا فریضہ کس تن دہی سے انجام دیا ہے اور اگر آج شہر کے باشندے آپ کو عظمت واحترام کی نظر سے دیکھتے ہیں تو

اس کے پیچھے کیا راز ہے۔

امرڈوبھا میں غیر مقلدین کی شرارت اور حضرت تاج الفقہا کی خطابت

قارئین کرام! آپ نے شہر خلیل آباد میں حضرت تاج الفقہا کی تبلیغی دعوتی مذہبی اور دینی سرگرموں کو ملاحظہ فرمالیا ہے۔اب ضلعی سطح پر آپ کی مسلکی اور دینی خدمات کو بھی ملاحظہ کریں۔

۲۰۰۸ء میں قصبہ امرڈوبھا محلّہ بُدھیا بازار میں غیر مقلدوں نے ایک پروگرام کیا، جس میں اپنی عادت کے مطابق ان کے مولویوں نے ائمہ مجتہدین خصوصاً فقہ حنفی کے حوالے سے بے بنیاد باتیں کیں اور مسلمانوں میں انتشار برپا کیا جس کے سبب وہاں کے غیور سنیوں نے ان کے ہفوات اور ائمۂ اسلام کے خلاف ان کے خرافات کی بخیہ دری کرنے کے لئے ایک عظیم الشان پروگرام منعقد کیا اور حضرت سے ''غیر مقلدیت کی تردید'' کی فرمائش کی۔

چنانچہ آپ وقت کے مطابق اسٹیج پر جلوہ فرما ہوگئے۔اساتذۂ دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا سے اسٹیج نور نور ہورہا تھا۔خطیب ذیشان عالم ذی وقار علامہ محمد علاء الدین برکاتی مصباحی صاحب استاذ مدرسہ فیض الاسلام مہنداول کا ایمان افروز خطاب مسلمانوں کے قلوب واذہان میں ایمان وعقیدے کی عظمت بیٹھارہا تھا۔آپ کے خطاب کے بعد حضرت کے خطاب کا اعلان ہوا۔سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع قابل دید تھا مگر اب سارا مجمع گوش برآواز تھا۔حضرت والا نے اپنے خطاب کے ذریعے قصر غیر مقلدیت پر ایسی بجلی گرائی کہ آج تک اس سے آہ وفغاں سنائی دیتی ہے۔پروگرام کے بعد ہفتوں تک وہابیوں نے دکانوں پر بیٹھنا بند کردیا تھا اور پھر اب تک کوئی ایسی جرأت نہ کرسکے۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

امرڈوبھا میں دیوبندی شرارت اور
حضرت تاج الفقہا کی بے باک خطابت

۲۰۱۵ء میں قصبہ امرڈوبھا میں واقع دیوبندی ادارہ کے محمود الحسن قاسمی نامی ایک مولوی نے ایمان وعقیدے کے متعلق کچھ بے بنیاد باتیں کیں اور سیدنا امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کے بارے میں نازیبا کلمات کہے جس کی وجہ سے وہاں کا مذہبی ماحول کافی بگڑ گیا۔سوال وجواب کا سلسلہ چلا،نوبت مناظرہ تک پہنچ گئی۔ وہاں کے باغیرت مسلمانوں نے مذہب اہل سنت کے تحفظ اور دیوبندیت کی سرکوبی کے لئے علمائے کرام کو مدعو کیا، چنانچہ دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا کی وسیع وعریض فلڈ میں جلسہ منعقد ہوا اور پھر حضرت تاج الفقہا کا برق بار خطاب ہوا جس میں دیوبندیت کے منصوبے جل کر خاکستر ہوگئے اور مسلمان ان کے شروفساد سے بچ گئے۔

لوہرسن میں وہابیت کی دندان شکنی

غالباً ۲۰۱۳ء میں قصبہ لوہرسن ضلع سنت کبیر نگر میں وہابیوں نے اپنا پروگرام کیا جس میں عظمت رسالت پر غلط نگاہ اٹھانے کی ناپاک جسارت کی اور علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شکوک وشبہات کی چادر پھیلائی ،وہاں کے غیرت مند مسلمانوں نے حضرت علامہ علاء الدین مصباحی صاحب اور حضرت تاج الفقہا کو آواز دی۔آپ نے لبیک کہا اور پھر مدرسہ ستاریہ معین الاسلام کے صحن میں ایمان افروز وہابیت سوز خطاب فرمایا اور دلائل وبراہین سے مسئلۂ علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کو اس طرح واضح فرمایا کہ وہابیت کے پر خچے اڑ گئے۔مسلمانوں کی روح جھوم اٹھی اور دل ودماغ پکار اٹھے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

موضع تنہواں میں وہابی یلغار اور حضرت تاج الفقہا کی للکار

۲۰۰۸ء میں موضع تنہواں میں وہابیوں نے شرارت کی اور عقائد اہل سنت پر بے جا اعتراضات کرکے سنیوں کو بدعقیدہ بنانے کی سازش رچی جس پر وہاں کے باحوصلہ مسلمانوں نے معمار قوم وملت حضرت مولانا شبیر احمد قادری بانی جامعہ رابعہ بصریہ تنہواں (وفات: ۲۰۱۷ء) کی قیادت میں جلسہ منعقد کیا جس میں حضرت تاج الفقہا تشریف لے گئے۔ منبر پاک پر جلیل القدر علمائے کرام تشریف فرما تھے اور آپ خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے پہلے ایمان وعقیدے کی اہمیت پر گفتگو فرمائی پھر عظمت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا۔ مجمع نہایت اطمینان وسکون سے آپ کی پرمغز تقریر سے محظوظ ہورہا تھا۔ حالات کے مطابق آپ نے علمائے دیوبند کے گندے اور کفری عقائد کو بیان کرنا شروع کردیا جس سے دیوبندی مولوی بوکھلا اٹھے اور اپنے مذہب کا جنازہ نکلتے دیکھ کر جلسے کو برباد کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ اپنے ایک شخص کے ذریعہ حضرت کے پاس ایک رقعہ بھیجا جس نے دوران تقریر خلل ڈالنا چاہا جس پر عوام میں ایسا زبردست خلفشار ہوا کہ کچھ دیر تک وہاں کا سارا نظام درہم برہم ہوگیا، وہابیوں نے لاٹھی ڈنڈے سے حملہ شروع کردیا، بمشکل حالات قابو میں آئے، اس درمیان حضرت تاج الفقہا پورے اطمینان وسکون کے ساتھ اسٹیج پر موجود رہے اور پھر ماحول صحیح ہونے پر کچھ دیر خطاب فرما کر اسٹیج سے اترے۔

مناظرہ کی نوبت اور حضرت تاج الفقہا کی علمی شان وشوکت

حضرت کے بیان کے بعد خطیب الہند حضرت مولانا غلام محی الدین سبحانی علیہ الرحمہ کا خطاب ہوا۔ آپ نے دوران خطاب دیوبندیوں کو مار پیٹ کرنے کے بجائے مناظرہ کرنے کے لئے کہا اور پھر ایک وہ دن بھی آگیا جب شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے سنی دیوبندی علما موضع تنہواں میں اکٹھا ہوگئے۔ علمائے اہل سنت میں اساتذۂ تنویر الاسلام امرڈوبھا، اساتذۂ فیض الرسول براؤں شریف اور اساتذۂ مدرسہ فیض الاسلام مہنداول کے

ساتھ حضرت تاج الفقہا بھی تشریف فرما ہوئے۔

دیوبندی مولویوں میں مولوی عبدالحفیظ رحمانی لہرسن بازار، مولوی محمد اسرائیل گھوسی مئو اور مولوی نذر محمد قاسمی مظفرنگری، بہرائچی قابل ذکر ہیں۔ اہل سنت کی طرف سے بحیثیت صدر جامع معقول ومنقول علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا اور بحیثیت ''متکلم ومناظر'' حضرت تاج الفقہا منتخب ہوئے اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی نذر محمد قاسمی متکلم منتخب ہوئے۔

بعد نماز ظہر گفتگو کا آغاز ہوا اور پھر دوسرے دن دوپہر تک شرائط مناظرہ طے ہوتے رہے۔ دوران گفتگو متعدد بار دیوبندی مناظر کو ساکت وصامت ہونا پڑا اور اپنی ہی گفتگو سے اپنے جال میں پھنسنا پڑا۔ آپ کی ضیافت طبع کے لئے گفتگو کا ایک حصہ حاضر ہے۔

دیوبندی مناظر: ہمارا دعویٰ ہے کہ ''مولانا احمد رضا بریلوی اپنی تحریروں کے سبب کافر ہیں۔''

سنی مناظر: کیا آپ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ پر کافر ہونے کا حکم لگا رہے ہیں؟

دیوبندی مناظر: نہیں، میں حکم نہیں لگا رہا ہوں۔

سنی مناظر: واہ، سبحان اللہ! جب آپ کے کلمات میں مبتدا اور خبر موجود ہیں تو حکم کیوں نہیں ہے؟ کیا آپ مفرد اور مرکب اور مرکب تام کا مطلب بھی نہیں سمجھتے ہیں؟ آپ بتائیں اور جلد بتائیں، آپ حکم لگا رہے ہیں یا نہیں؟

دیوبندی مناظر: مولوی محمد اسرائیل کے لقمہ دینے پر ہاں حکم تو ہے۔

سنی مناظر: امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ پر حکم کفر لگانے میں آپ اصیل ہیں یا وکیل ہیں؟

دیوبندی مناظر: یہ اصیل اور وکیل کا کیا مطلب ہے؟

سنی مناظر: جب آپ کو ابھی اصیل و وکیل کا معنی معلوم نہیں ہے تو کیوں شرائط

مناظرہ طے کرنے آ گئے ہیں۔

اس مختصر گفتگو سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ دیوبندیوں کی کتنی مرتبہ ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنا پڑا ہوگا اورحضرت تاج الفقہا کی علمی شان وشوکت کے سامنے وہ کس طرح سرنگوں ہوئے ہوں گے۔

موضع کرما میں شاطر دیوبندیوں کا چیلنج مناظرہ اورحضرت تاج الفقہا کی تشریف آوری

غالبًا ۲۰۰۰ء میں موضع کرما دنگھٹا سنت کبیر نگر میں حضرت مولانا نورالدین صاحب ساکن مگہر ضلع سنت کبیر نگر خدمت دین میں مصروف تھے۔اس علاقے میں دیوبندیت کافی شرارت پسند ہے مولانا موصوف کو برابر مناظرہ کرنے پر برانگیختہ کرتے رہتے، چنانچہ مولانا محترم نے ان کا چیلنج مناظرہ قبول کرلیا اور حضرت تاج الفقہا کو حالات سے مطلع کیا حضرت نے تاریخ متعین پر پہنچنے کا وعدہ فرمالیا اور پھر مکمل تیاری کے ساتھ اپنے احباب کو لے کر موضع کرما میں پہنچ گئے، اس آبادی میں اہل سنت کے افراد کم اور وہابی کثیر تعداد میں ہیں مگر حضرت کی تشریف ارزانی سے سنیوں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اسٹیج وغیرہ کا انتظام کیا، علمائے اہل سنت نے اپنی حقانیت اور دیوبندیت کی غلاظت دکھانے کے لئے نہایت جرأت کا مظاہرہ کیا اور پولس کی موجودگی میں حضرت تاج الفقہا نے دیوبندی شرارت کو اجاگر کرتے ہوئے ان تک تحریری پیغام بھیجا، ان کو بذریعۂ مائک بار بار میدان مناظرہ میں آنے کی دعوت دی مگر شیر رضا کی للکار کے سامنے سارے دیوبندی لومڑی کی طرح دم دبا کر بھاگ گئے اور آخر محفل تک ایک بھی دیوبندی سامنے آنے کی جرأت نہ کرسکا۔ بالآخر حضرت والا نے اہل سنت کی فتح مبین اور دیوبندیوں کی شکست کا اعلان فرما کر صلاۃ وسلام پر مجلس کو ختم فرمایا۔

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

فتنۂ صلح کلیت کا ظہور اور علمائے حق کی سعئ مشکور

آپ نے ما سبق کی تفصیلی گفتگو سے سمجھ لیا ہوگا کہ ضلع سنت کبیر نگر میں اہلسنت کو ختم کرنے اور دینی ماحول بگاڑنے میں وہابیت و دیوبندیت نے ہی زیادہ شرارت دکھائی ہے اور علمائے حق بالخصوص حضور تاج الفقہا نے انھیں کی سرکوبی اور دہن دوزی میں اپنی قوت صرف فرما کر اسلام وسنیت کی حفاظت کی ہے۔

مگر آئندہ اوراق میں آپ وہ داستان خونچکاں اور واقعۂ درد والم بھی پڑھیں گے کہ جس سے کلیجہ منہ کو آئے گا اور زبان بے ساختہ کہہ دے گی ع۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

موضع دیوریالال کی داستان غم

۳۰ رمئی ۲۰۱۴ء کی تاریخ ضلع سنت کبیر نگر والوں کے لئے ''یوم سیاہ'' کے طور پر یاد کئے جانے کے قابل ہے، اسی تاریخ میں موضع دیوریالال ضلع سنت کبیر نگر میں سیٹھ امتیاز ساکن دیوریالال نے اپنے پیر سید سبطین حیدر مارہروی کو بلا کر ایک جلسہ کیا جس میں مارہروی صاحب نے جی کھول کر علمائے اہل سنت خصوصا سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ اور وارث علوم اعلی حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمہ کے خلاف بکواس کی اور اہل سنت کے نشیمن میں آگ لگا دی سنیوں کے درمیان رہا سہا اتحاد تاش کے پتے کی طرح بکھر گیا، جنگ وجدال کا بازار گرم ہوگیا، بیچ چوراہے پر سنی سنی دست بگریباں ہونے لگے، سنی کہلانے کے باوجود سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ جیسی عبقری ذات اور محسن اسلام وسنیت پر تبرا کرنے کی مذموم حرکت شروع کردی اور شیعہ سنی وہابی دیوبندی کو ایک کرنے کی تحریک کی بنیاد ڈالنے کی تدبیریں کی جانے لگیں، لفظ ''مسلک اعلی حضرت'' ختم کرنے کا ذہن بنانے کا آغاز ہوگیا حیرت بالائے حیرت اور افسوس صد افسوس اس بات پر ہے کہ مارہروی صاحب

کی اس زہر آلود تحریک کو قوت دینے کے لئے مولانا بدر عالم مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ تشریف فرما ہوئے اور مارہروی کی حمایت میں خطاب فرمایا

ع چوں کفر از کعبہ بر خیز دکجا ماند مسلمانی

ان حالات کے پیش نظر موضع بسڈیلہ کے غیرت منداور جیالے مسلمانوں نے علمائے تدریس الاسلام کی بھرپور حمایت میں سرفروشانہ کردار نبھانے کا اظہار کیا، مذہب اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت پر ہوئے اس شدید حملے کا دفاع کرنے کا بیڑا اٹھایا، سنیوں کے درمیان پیدا ہوے اختلاف کو ختم کر کے انہیں متحد کرنے کی کوشش شروع کی، امام احمد رضا قادری قدس سرہ کی پاکیزہ تعلیم سے منحرف ہونے والوں کو صراط مستقیم پر لانے کے لئے دلچسپی دکھائی اور صلح کلیت بیزار اجلاس کا انعقاد کیا جس میں شیر کالپی پیر طریقت غیاث ملت حضرت سید غیاث الدین صاحب قبلہ دام ظلہ العالی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ محمدیہ شہر کالپی شریف اور مناظر اہلسنت خلیفۂ تاج الشریعہ، تاج الفقہا مفتی محمد اختر حسین قادری دام ظلہ العالی قاضی شریعت سنت کبیر نگر کو خصوصی خطاب اور مسلک پر ہوئے حملوں کا جواب دینے کے لئے دعوت دی گئی۔

حضرت تاج الفقہا نے مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا اور مخالفین کے اعتراضات اور شکوک وشبہات کی تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیا، مسلک اعلیٰ حضرت کی ایسی شاندار ترجمانی فرمائی کہ اہل باطل رو سیاہ اور اہل حق سرخ رو ہو گئے، سیدنا امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے فضائل وکمالات اور ان کی ہمہ جہت دینی خدمات کا تذکرہ اس مؤثر طریقے سے فرمایا کہ جلسہ گاہ ''اعلیٰ حضرت مسلک اعلیٰ حضرت اور بستی بستی قریہ قریہ تاج الشریعہ'' تاج الشریعہ کے نعروں سے گونج اٹھی اور لوگوں کے دلوں پر عظمت رضا کا پرچم لہرانے لگا۔ سچ ہے:

نور حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

بادۂ توحید کے متوالوں، اور شمع رسالت کے پروانوں، غوث وخواجہ کے دیوانوں، امام

احمد رضا کے جانثاروں اور حضور تاج الشریعہ کے وفاداروں نے جب بسڈ یلہ میں حضرت تاج الفقہا کی غلامئ رضا کی یہ کیفیت دیکھی تو تاج الفقہا کو اپنے دلوں میں بسالیا اور آنکھوں میں جگہ دیدی اور تعظیم و تکریم میں پلکیں بچھا دیں اور آج بحمدہ تعالیٰ بسڈ یلہ کے سنی عوام وخواص میں نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جا رہے ہیں۔ سچ ہے:

ع رضا سے ملو گے تو کھل جاوگے تم

اس مقام پر خون رلانے والی یہ بات ضرور کہونگا کہ اس حادثہ فاجعہ کی تردید اور مذہب ومسلک پر ہوئے ایسے سخت حملے کے دفاع میں موضع دیوریالال کے وہ علما جو اعلیٰ حضرت اور تاج الشریعہ کا نام لے کر دولت جمع کر رہے ہیں اور خود کو فلاں فلاں کا خلیفہ بتاتے پھر رہے ہیں ایک قدم بھی ساتھ نہ دے سکے اور اہل سنت کو متحد کرنے کے لئے کوئی حرکت نہیں دکھائی۔ **فاعتبروا یا اولی الالباب**

قصبہ مگہر کا حادثہ اور علمائے حق کی خدمات

دیوریالال میں لگائی گئی آگ کے شعلے ابھی سرد بھی نہ ہو سکے تھے کہ ماہ مارچ ۲۰۱۵ء کو دارالعلوم برکاتیہ مؤیدالاسلام قصبہ مگہر ضلع سنت کبیر نگر کے سالانہ اجلاس میں سید سبطین حیدر مارہروی نے اس طرح زہر اگلا کہ پورے علاقے کی فضا مکدر ہوگئی اور دیوریالال میں ہوئے حادثہ کے سبب اہل سنت کا جو عظیم خسارہ ہوا تھا، اس سے کہیں زیادہ نقصان یہاں ہوتا نظر آیا۔ مارہروی صاحب کی تقریر کے درج ذیل جملے ملاحظہ ہوں:-

(۱) ''مسلک اعلیٰ حضرت'' مولانا احمد رضا خان صاحب کے باپ کی جاگیر نہیں ہے، یہ سبطین حیدر کے باپ کی جاگیر ہے۔ (۲) بریلی آل نبی کے لئے طائف ہوگیا (۳) اعلیٰ حضرت کسی ایک کی ٹھیکیداری نہیں ہے (۴) میں علمائے اہل سنت کے بارے میں نہیں بلکہ علمائے سو کے بارے میں بات کر رہا ہوں (۵) تم لوگوں کو چکر پھرایا ان چھٹ بھیے مولویوں نے (۶) اذان ثانی اندر یا باہر، چین کی گھڑی جائز یا ناجائز، و مائک پر نماز جائز یا ناجائز، یہ علمائے سو نے جس طرف چاہا بھیڑیوں کو لے کر چلے گئے (۷) عالم کے علم میں اس وقت

تک پختگی نہیں آتی جب تک اس کے اوپر سے مذہبی مسلکی تعصب نہ اٹھ جائے (۸) اپنی اندھی لاٹھی چلاؤ جہاں چلانا ہے لیکن یاد رکھو جب تک خانقاہ برکاتیہ کا ایک بھی فرد زندہ ہے تمہیں اندھی لاٹھی چلانے نہیں دے گا (۹) آپ کے نام کے آگے سے علامہ، حضور، جانشین اور پتہ نہیں کون سے خود القاب ہیں نکال لیا جائے تو کوئی آپ کے ہاتھ میں بھیک بھی نہیں دے گا (۱۰) تو بھول گئے اس بات کو کہ ابھی تمہارا باپ زندہ ہے۔ (آڈیو کلپ)

سید سبطین حیدر کے اور کچھ افکار و نظریات

موقع کی مناسبت سے مارہروی صاحب کے کچھ اور عقائد اور افکار و نظریات بھی پیش کر دے رہے ہیں جن کا برملا اظہار آنجناب نے مارہرہ شریف میں اپنے ادارہ کے اساتذہ کے سامنے وقتاً فوقتاً کیا ہے اور اساتذہ نے اسے تحریر کر کے واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعہ عام کیا ہے۔

سید سبطین حیدر مارہروی کے عقائد و نظریات

(منقول از سابق مدرسین جامعہ آل رسول مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ یوپی)

(۱) تمام صحابہ میں سب سے افضل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(۲) خلافت کے اصل مستحق حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے لیکن جمعیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پر تمام صحابہ کو جانشینی کی فکر دامن گیر تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کو فکر نہ تھی، اسی وجہ سے تدفین میں تاخیر ہوئی۔

(۴) میں امیر معاویہ کے مناقب کا قائل نہیں ہوں اور نہ میں ان کا عرس کر سکتا ہوں اور جو بدعہدی انہوں نے میرے جد امجد حضرت علی اور حضرت حسن کے ساتھ کی اگر میں اس وقت ہوتا تو چیر پھاڑ کر دیتا، امیر معاویہ کو میں برا کہہ سکتا ہوں کسی اور کو یہ حق حاصل نہیں اس لئے کہ میں نے بہت کچھ کھویا ہے۔

(۵) ائمہ صرف اہل بیت میں ہیں باقی سب علما اور دنیوی امور کو چلانے والے

حکمراں اور خلفا ہیں۔

(۶) ائمہ کل بارہ ہیں۔

(۷) فقہ زید ثابت اور صحیح ہے مسند زید قابل قبول کتاب ہے جو جامعہ آل رسول مارہرہ میں داخل نصاب ہے۔

(۸) شریعت لوگوں کی طبیعت کے مطابق ہے، ہمیں چاہیے کہ لوگوں کو آسانیاں فراہم کریں، اس لئے میں (سید سبطین حیدر) دین آسان کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اگر چہ کسی بھی امام کے قول پر عمل کرنا پڑے۔

(۹) اہل بیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی وحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد ان کی اولاد ہیں۔

(۱۰) داڑھی ایک مشت واجب نہیں ہے۔

(۱۱) تمام بریلوی خارجی ہیں۔

(۱۲) جامعہ آل رسول قائم کرنے کا مقصد صرف اور صرف امام مہدی کے لئے فوج تیار کرنا ہے۔

(۱۳) جو ابوطالب کو ایمان والا نہ جانے وہ یزیدی ہے۔

(۱۴) قاضی ابو یوسف کے زمانہ میں سرکاری مذہب حنفی تھا، اس لئے ہر فیصلہ حنفی کے حق میں ہوتا تھا گر چہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۵) جو بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے، اسی لئے ہر کلمہ گو وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(۱۶) حدیث افتراق امت (سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مَلَّةً کُلُّھُمْ فِیْ النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً) کو مولویوں نے کذباً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۱۷) مولویوں نے شریعت کو منجمد اور منحصر کر رکھا ہے، جو کچھ علما نے لکھا اسی میں

پڑے رہتے ہیں خود سے کچھ غور وخوض نہیں کرتے جب کہ قرآن وسنت ہماری نظروں کے سامنے ہیں، ہم کیوں نہیں ڈائریکٹ ان سے مسئلہ نکالتے۔

نوٹ: یہ تحریر شوسل میڈیا سے پرنٹ کی گئی ہے۔

قصبہ مگہر میں تقریر کے بعد برکاتیہ مؤیدالاسلام کے ذمہ داروں کی طرف سے مارہروی صاحب کی کوئی وضاحت یا تردید نہ ہونے پر علمائے حق اور عوام میں مزید بے چینی پیدا ہوگئی اور ہر سمت اختلاف وانتشار کی آندھی چلنے لگی۔

ان حالات کے پیش نظر جناب مولانا حشم اللہ صاحب پرنسپل بحرالعلوم خلیل آباد کی قیادت میں علمائے کرام کا ایک وفد مدرسہ برکاتیہ مگہر کے ذمہ داروں سے ملا مگر انہوں نے مارہروی صاحب کی تقریر کی تردید پر کچھ کہنے سے انکار کردیا۔

اس دوران ''حضرت تاج الفقہا'' شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے زیر اہتمام منعقد فقہی سیمینار میں شرکت کے لئے اندور مدھیہ پردیش تشریف رکھتے تھے، جب آپ جمد اشاہی واپس ہوئے تو سارے احوال وکوائف سے آگاہ ہوئے علاقے میں بڑھتے ہوئے سیلاب اختلاف اور طوفان صلح کلیت کی روک تھام کے لئے بحرالعلوم خلیل آباد میں علمائے کرام کی ایک مشاورتی نشست رکھی گئی جس میں حضرت مولانا حیدر علی اشرفی امر ڈوبھا حضرت مولانا علاء الدین برکاتی مصباحی صاحب منہداول، حضرت مولانا حشم اللہ صاحب، حضرت مفتی محمد نعیم صاحب اور حضرت تاج الفقہا کے علاوہ بھی ائمہ وعلما حضرات نے شرکت کی اور اپنی اپنی رائے سے نوازا، پھر باتفاق رائے طے ہوا کہ اتمام حجت کے لئے ایک بار اور برکاتیہ مگہر کے ذمہ داروں سے بات چیت کرلی جائے، اگر وہ حضرات اپنی برأت کا اعلان کردیں تو ٹھیک ہے ورنہ عوام اہل سنت کو مذکورہ ادارہ سے دور ہوجانے کا حکم صادر کردیا جائے۔ چنانچہ مذکورہ بالا علمائے کرام کا نورانی قافلہ صوفی سخاوت علی برکاتی صاحب کے دولت کدہ پر پہنچا اور ان سے گفتگو شروع ہوئی، وفد کی جانب سے گفتگو کی ذمہ داری حضرت مولانا محمد علاء الدین برکاتی صاحب نبھا رہے تھے۔

''دوران گفتگو صوفی سخاوت علی صاحب نے کہا: میں علما کرام کی باتوں سے متفق ہوں، ان سے الگ نہیں ہوں اور مسلک اعلیٰ حضرت پر ہی قائم ہوں''

''نگران کے صاحبزادے قاری اختر نسیم برکاتی صاحب نے کہا کہ میں ابھی کچھ نہیں کہوں گا، سید صاحب جیسا کہیں گے ویسا کرونگا،،

ان دونوں کی گفتگو کے بعد علمائے کرام واپس چلے گئے، چند ہفتے کے بعد قاری اختر نسیم صاحب نے وفد میں شامل علما کو فون کر کے بتایا کہ سید صاحب مارہرہ شریف سے مگہر آ چکے ہیں آپ لوگ جو بات کرنا چاہیں آ کر کر لیں۔

چنانچہ شہزادۂ خطیب البراہین علامہ حبیب الرحمٰن صاحب دام ظلہ العالی کی قیادت میں تقریباً بیس علما پر مشتمل ایک وفد مارہروی صاحب کے متعین کردہ وقت اور جگہ کے مطابق بعد نماز ظہر برکاتیہ مؤید الاسلام مگہر کے گیٹ پر پہنچ گیا۔اس وفد میں حضرت مولانا علاء الدین برکاتی صاحب، قاری راز محمد صاحب، مولانا محمد توفیق صاحب کے علاوہ دیگر علمائے کرام خصوصا حضرت تاج الفقہا بھی شامل تھے۔

ادارہ کے ذمہ داروں کا علمائے کرام کے ساتھ قابل افسوس برتاؤ

ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ قاری اختر نسیم صاحب کی دعوت پر علما کا وفد برکاتیہ مؤید الاسلام بروقت پہنچ گیا تھا مگر سخت حیرت وافسوس کی بات ہے کہ دعوت دے کر بلائے گئے علمائے کرام کو پانی پلانا تو دور کی بات ہے کسی نے بیٹھنے تک کو نہیں کہا بلکہ مدرسہ کا دروازہ مقفل کر دیا گیا اور کوئی ذمہ دار فرد علما سے گفتگو کے لئے نہیں دکھا، سخت دھوپ اور گرمی میں علمائے حق مدرسہ کے دروازہ کے سامنے کھڑے رہے اور مسلمانوں کے درمیان پھیلے خلفشار کے خاتمے کے لئے تذلیل وتحقیر کا یہ برتاؤ دیکھتے رہے۔نماز عصر تک علمائے کرام کو اسی طرح ذلیل ورسوا کیا جاتا رہا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ سیکڑوں کی تعداد میں مجمع اکٹھا ہو گیا اور ذمہ داران ادارہ کی یہ حرکت دیکھ طعن وتشنیع کرنا شروع کر دیا۔

علمائے کرام محو حیرت تھے کہ جو شخص منبر پر چیخ چیخ کر اسلاف کی عظمت وحرمت اور اہل سنت کے اتحاد پر برق باری کر رہا تھا آج کیوں اس قدر بزدل ہو گیا ہے کہ مجمع عام میں آ کر علمائے حق سے بات کرنے کی جسارت نہیں کر پا رہا ہے اور گفتگو کرنے کی دعوت دینے کے باوجود روپوش ہو گیا ہے۔

اسی افراتفری کے عالم میں حضرت مولانا محمد علاء الدین برکاتی صاحب کو صوفی سخاوت علی صاحب کے مکان میں بلایا گیا، انہوں نے کچھ دیر کے بعد علامہ حبیب الرحمٰن صاحب کو بھی اندر بلا لیا اور پھر نماز مغرب سے تھوڑا پہلے باہر آ کر یہ پیغام سنایا گیا کہ

''سید صاحب اندر صرف پانچ لوگوں کو بات کرنے کے لئے بلا رہے ہیں''

جس پر مجمع نے بیک زبان کہا: گفتگو اندر نہیں باہر ہو گی، دیر تک اسی گومگو کی کیفیت کے بعد طے ہوا کہ جتنے علما وفد میں شامل ہیں سب اندر جائیں گے۔ بالآخر علمائے کرام کو اندر آ کر بات جیت کرنے پر آمادگی ظاہر کی گئی اور پھر علمائے حق اندر تشریف لے گئے مگر اندر جانے کے بعد جو نقشہ نظر آیا وہ حیرت انگیز تھا۔

مولانا حشم اللہ صاحب اپنے چند ہمنواؤں کے ساتھ مارہروی صاحب کے پہلو میں جلوہ فگن تھے اور اب وہ مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کرنے والے خیمے میں دکھائی دے رہے تھے جبکہ مارہروی صاحب کی مخالفت میں اولین کردار آپ نے ہی ادا کیا تھا، چند ہفتوں میں ہی کعبہ حجاز کو چھوڑ کر ترکستانی قبلہ اپنانے پر محو حیرت ہوں کہ ''دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔''

مارہروی صاحب سے گفتگو کا آغاز حضرت مولانا علاء الدین صاحب برکاتی نے کیا۔ دوران کلام شہزادہ خطیب البراہین اور قاری راز محمد صاحب کے علاوہ حضرت تاج الفقہا نے بھی کچھ باتیں رکھیں، مارہروی صاحب بعض باتوں سے مکر گئے اور بعض باتوں کی بیجا تاویل شروع کی، مگر علمائے حق کے سوالات کا تسلی بخش جواب نہ دے سکے اور کہنے لگے میں مسلک اعلیٰ حضرت کا مخالف نہیں ہوں۔ اس گفتگو کے بعد علمائے کرام نے باہر آ کر اعلان کیا کہ آپ لوگ اپنے گھروں کو تشریف لے جائیں۔ مارہروی صاحب نے مسلک اعلیٰ حضرت کی

مخالفت نہ کرنے کا اظہار کر دیا ہے، یہ سن کر لوگ واپس چلے گئے مگر مارہروی صاحب اور برکاتیہ مؤیدالاسلام کے ذمہ داران اپنے غلط نظرے پر قائم رہ کر مسلک مخالف سرگرمیاں دکھا نے لگے اور صلح کلیت ورافضیت کے مہلک جراثیمکو قوم میں پھیلانا شروع کر دیا۔

حضرت تاج الفقہا میدان عمل میں

اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت تاج الفقہا سے نہ رہا گیا اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑوں کو بھیڑیوں کے منہ میں جاتے دیکھ کر آپ سے برداشت نہ ہو سکا چنانچہ آپ نے صلح کلیت و رافضیت کے جراثیم کو نیست و نابود کرنے کے لئے کمر ہمت کس لی اور میدان عمل میں بے خوف وخطر کود پڑے۔

مسلک اعلی حضرت کے سچے پیروکاروں میں قاری محمد حسین برکاتی ساکن مگہر، حضرت مولانا ولی اللہ مصباحی برکاتی مگہر، عالم حق بیان حضرت مولانا محمد علاء الدین مصباحی برکاتی مہنداول، حضرت مفتی محمد نعیم نظامی صاحب استاذ بحرالعلوم خلیل آباد، حافظ ماجد علی صاحب کے ساتھ کچھ معزز ین شہر کا ایک نورانی قافلہ تشکیل پایا اور مگہر کے اطراف وجوانب میں واقع مسلم آبادیوں کا دورہ شروع ہوا۔

حضرت تاج الفقہا اپنی گاڑی سے دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی کی مصروفیات سے فارغ ہو کر مگہر تشریف لاتے اور پھر علاقے کے مسلمانوں کو مذہب حق اہل سنت کی بنیادی باتیں بتانے اور سطینی فتنہ سے تحفظ فراہم کرنے کیلئے ان کے درمیان تشریف لے جاتے، بعد نماز مغرب سے بارہ ایک بجے رات تک گاؤں گاؤں پہنچ کر ایمان و یقین کا اجالا پھیلاتے اور پھر جمدا شاہی واپس جاتے، متعدد مواضعات میں سب وشتم اور طعن وتشنیع کی سوغات بھی ملتی مگر دین حق کا یہ بے لوث سپاہی در در پھر کر لوگوں کے ایمان کی حفاظت میں لگا رہا اور سادہ لوح سنیوں کو رافضیت و بد مذہبیت کے دام میں پھنسنے سے بچاتا رہا۔

اس مخلص اور حوصلہ مند نوارنی قافلہ کی مساعی شاقہ کی بدولت حق و باطل کا فرق لوگوں

نے سر کی آنکھوں سے دیکھ لیا اور آج بحمدہ تعالیٰ اس فتنے کا نام لیوا کوئی نظر نہیں آتا ہے بلکہ مرکز فتن بھی ویران دکھائی دیتا ہے۔

دارالعلوم برکاتیہ سید العلوم مگہر کی ترقی

۲۰۱۲ء میں مولانا ولی اللہ برکاتی اور قاری محمد حسین برکاتی صاحبان نے اسلامی نونہالوں کو دین وسنت کی بنیادی باتوں سے آراستہ کرنے کیلئے مکتب کی شکل میں ایک ادارہ بنام سید العلوم قائم کیا تھا جو ان کے باوفا معاونین کی بدولت منزل مقصود کی طرف اپنی حیثیت کے مطابق رواں دواں تھا مگر جب دارالعلوم برکاتیہ مؤیدالاسلام کے ذمہ داروں نے بدعقیدگی اختیار کر لی اور کھلم کھلا مذہب اہل سنت کی بغاوت کا علم بلند کر دیا تو مولانا ولی اللہ برکاتی صاحب نے سید العلوم کو مزید ترقی دینے کا منصوبہ بنایا اور اپنے رفقا کار کو لے کر قدم آگے بڑھایا، علمائے حق نے ان کو مزید توانائی بخشی، اس طرح اب یہ ادارہ شعبۂ حفظ وقرأت قائم کر کے بیرونی طلبہ کی کفالت کا بار گراں اٹھائے ہوئے ہے اور قوم کی دینی و مذہبی ضرورت کی تکمیل میں مصروف ہے، رب قدیر اس کی تعمیر وترقی کے لئے غیب سے سامان مہیا فرمائے اور مذہب اہل سنت کے اس ترجمان ادارہ کو اشرار کے شر سے محفوظ رکھے۔

چونکہ بانیان ادارہ نے حضرت تاج الفقہا کی بے لوث خدمات کو اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ رکھا تھا اور عالم اسلام میں آپ کی مقبولیت اور اکابر اسلام سے خوشگوار روابط کو جان لیا تھا پھر آپ ضلع سنت کبیر نگر کے مرکز اہل سنت بریلی شریف کی طرف سے مقرر کردہ ''قاضی شریعت'' بھی ہوئے ان وجہوں سے ان حضرات نے آپ کو ادارہ کا سرپرست بنا دیا جسے آپ نے بخوشی قبول فرما لیا۔ آج وہ ادارہ قصبہ مگہر میں اہل سنت کا مرکزی ادارہ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے اور حضرت تاج الفقہا کے قیمتی مشوروں کے مطابق شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔

سربراہ اعلیٰ مبارکپور کا قابل مذمت قدم

دیوریا لال اور مگہر میں فتنہ وفساد برپا کرنے والے اور اہل سنت کے درمیان جنگ

وجدال کا ماحول پیدا کرنے والے جناب مارہروی صاحب کی حمایت میں مولانا بدر عالم مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے آنے سے ہی مسلمان حیرت زدہ تھے مگر سربراہ اعلی مبارکپور کے کردار نے یہ واضح کردیا کہ ان بزرگوں کے اس طرح کے عمل پر مسلمانوں کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب ان سے بچنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ حضرات بھی بریلی مخالفت تحریک کے حوالہ سے مارہروی صاحب کے ہی ہمنوا ہیں جس کے ثبوت میں درج ذیل واقعہ کا مطالعہ کافی ہوگا۔

ضلع سنت کبیر نگر کو اختلاف وانتشار کا میدان اور مسلک اعلی حضرت مخالف تحریک کا مرکز بنانے کا کام اگر چہ بعض حضرات بہت پہلے سے کررہے تھے مگر پوری شدومد کے ساتھ یکبارگی اقدام مارہروی صاحب نے کیا اور مارھروی صاحب کے لئے سارا ماحول ان کے مرید خاص جناب محمد امیتاز ساکن دیوریالال نے اپنی دولت کے ذریعہ بنایا، گویا نظریہ مارہروی صاحب کا اور طاقت امتیاز صاحب کی، جسطرح عقیدہ آل نجد کا اور قوت آل سعود کی۔

چونکہ مارہروی صاحب کی تخریب کا پردہ چاک کرنے کا اہم کام حضرت تاج الفقہا ساکن محلّہ بدھیانی کے ذریعہ ہورہا تھا، اس لئے یہودی ذہنیت استعمال کرتے ہوئے بدھیانی کو خاص نشانہ بنایا گیا، مال ودولت اور لڑکی کے واسطہ سے بدھیانی میں مسلک مخالف جھنڈا گاڑنے کے لئے تلاش وجستجو کے بعد سربراہ اعلیٰ صاحب کا چہیتا مرید طبعی عیاش، فطری حریص دنیا اور ناموقتین ماسٹر حبیب اللہ عزیزی مل گیا جسکے لڑکے سے محمد امتیاز نے اپنی لڑکی کا رشتہ طے کیا اس طرح زر اور زن کے ذریعہ ایمان وعقیدہ کو غارت کرنے کا ایک پلیٹ فارم مل گیا۔

اگر سربراہ اعلی صاحب کے اندر غیرت دینی اور درد مذہب ہوتا تو ماسٹر حبیب اللہ عزیزی کو کبھی محمد امتیاز کے گھر رشتہ کرنے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ یہی وہ شخص ہے جس نے مارہروی تخریب کو دعوت دے کر علاقہ کو آتش اختلاف میں جلا کر خاکستر کرنے کی کوشش کی اور گلشن سنیت کو برباد کرنے کا پلان تیار کیا۔

مگر شرم سے ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اتنے بڑے دینی ادارہ کا سربراہ اپنے مرید کو غلط قدم اٹھانے سے روکنے کے بجائے خود فخر سے شریک بزم ہو رہا ہے اور مبارکپور سے چل کر اس ''مسلک مخالف'' اور ''بدنام زمانہ'' کے گھر بارات میں شرکت کرنے پہنچتا ہے اور مارہروی صاحب کا بغل گیر ہو کر اہل سنت کو چڑھانے جیسا کام کرتا ہے۔

اہل انصاف بتائیں کہ مبارکپوری سربراہ اعلی صاحب کا یہ سخت قابل مذمت قدم مسلک بیزار ہے یا مسلک وفادار ہے؟ اگر یہی مسلکی وفاداری اور دینداری ہے تو پھر مسلکی غداری اور دین بیزاری کسے کہا جائیگا۔

محلّہ بدھیانی میں فتنوں کا آغاز

محلّہ ''بدھیانی'' شہر خلیل آباد کا ایک قدیم علاقہ ہے جو شہر کی جانب جنوب میں واقع ہے۔ ریلوے اسٹیشن اور پرانا بس اسٹینڈ کے بغل میں آباد اس محلّہ میں اس وقت دو عربی ''مدرسہ جامعہ عربیہ اہل سنت مصباح العلوم'' اور ''دارالعلوم فیضان حافظ ملت'' اور ایک عظیم الشان مسجد بنام ''غوثیہ جامع مسجد'' قائم ہیں یہاں وہابی دیوبندی رافضی وغیرہ کسی بدعقیدہ کا ایک بھی گھر نہیں ہے۔ دو درجن سے زیادہ علما وحفاظ یہاں موجود ہیں۔

آج سے تقریباً تیس برس قبل ۱۹۹۰ء تک جامعہ عربیہ مصباح العلوم ایک مکتب کی شکل میں تھا، ابتدا میں اس کی باگ ڈور جناب حسن علی پردھان مرحوم کے ہاتھ میں تھی آپ کے بعد جناب حاجی سیٹھ مقبول احمد صاحب اس کے ناظم اعلی مقرر ہوئے، حضرت مولانا فاروق احمد قادری ساکن دیوری بلوہا سدھارتھ نگر فاضل الجامعۃ الاسلامیہ قصبہ روناہی فیض آباد بحیثیت صدر مدرس جلوہ فرما ہوئے آپ کی شبانہ روز جد وجہد سے ادارہ ترقی کی راہ پر چلنے کے قابل ہوا اور گورنمنٹی قانون کے مطابق اس کا وجود ثابت ہوا۔

حضرت مولانا موصوف نے قانونی کاروائی کے ذریعہ ادارے کا رجسٹریشن کرایا باقاعدہ کمیٹی تشکیل کی اور الہ آباد عربی فارسی بورڈ (مدرسہ تعلیمی بورڈ اترپردیش) کے تحت

منظور کرا کے عربی فارسی امتحانات دلانے کا آغاز کیا۔

اس محلّہ میں جامع معقول ومنقول استاذ العلما حضرت علامہ محمد کاظم علی عزیزی علیہ الرحمہ (وفات ۱۹۹۱ء) سابق صدر المدرسین وشیخ الحدیث تدریس الاسلام بسڈ یلہ سنت کبیر نگر کی قرابت داری تھی جس کے سبب آپ کی آمد ورفت بکثرت ہوتی تھی اس لئے مولانا فاروق احمد صاحب نے انہیں ادارے کا صدر اعلی منتخب کر دیا جس سے ادارہ کا اثر ورسوخ اور وقار مسلمانوں کے درمیان بڑھ گیا۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے بڑے بیٹے جناب سیٹھ عبدالعلی عزیزی کو صدر مقرر کر دیا گیا اور اب ادارہ کے ایک عظیم منصب پر ایک غیر مناسب شخص کا قبضہ ہو گیا۔

اس درمیان آپسی انتشار اور کچھ دیگر معاملات کی بنا پر حضرت مولانا محمد فاروق احمد صاحب ادارہ سے مستعفی ہو گئے اور ادارہ کا صدر مدرس مولانا سرور علی قادری صاحب کو بنا دیا گیا جو زمانہ طالب علمی میں حضرت علامہ محمد کاظم علی صاحب علیہ الرحمہ کے خادم خاص اور سائیکل ڈرائیور تھے جناب عبدالعلی عزیزی کا عہد عروج تھا اور دولت کی فراوانی تھی اس لئے علمائے کرام بالخصوص شہزادۂ حافظ ملت مولانا عبدالحفیظ عزیزی صاحب سربراہ اعلی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے عربی مدارس کے مفاد کے پیش نظر ان کی طرف خصوصی توجہ دی اور اعزاز واکرام کا برتاؤ کیا جس سے سیٹھ عزیزی صاحب کا دماغ فرش سے عرش پر پہنچ گیا علما سے اپنے مقدس پیراہن صحیح کراتے جوتے صاف کراتے غرور وتمکنت اور دولت کے نشہ میں یہ بولتے۔

''میں نے پیسے کے بل پر اپنے والد کو رحمۃ اللہ علیہ کہلوالیا ہے رضی اللہ تعالی عنہ کہلوانا باقی ہے''

رمضان المبارک کے بابرکت اور مقدس مہینہ میں روزہ رکھنے کے بجائے علما کے سامنے انتہائی بے غیرتی سے چائے اور سگریٹ نوشی کرتے اور پیسے سے جنت خریدنے کا خواب دیکھتے اردگرد منڈلاتے مولانا صاحبان مدرسے کے چندے کا خیال کر کے کچھ نصیحت کرنے کی ہمت نہ کر پاتے۔ آہستہ آہستہ دماغ میں فرعونیت جڑ پکڑتی گئی اور اب پیر پرستی کا خمار بھی چڑھ گیا، نام ونمود اور شہرت کا جذبہ کچھ زیادہ ہی بیدار ہو گیا اور مبارکپور کی

وفاداری کے اظہار کے لئے بریلی شریف سے ٹکرانا شروع کردیا۔

کبھی خطیب البراہین حضرت صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ پر تنقید تو کبھی شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الوقت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری قدس سرہ پر تبصرہ کی زبان دراز کرنے لگے۔

بلوہا (چوریب) بازار ضلع سنت کبیر نگر سے بسڈیلہ کی طرف جانے والی سڑک کو مجدد دین وملت سیدنا امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کے نام منسوب کرنے کے لئے سنی مسلمانوں نے تجویز پیش کی اور گورنمنٹی حکام سے سارے ابتدائی مراحل طے کرا چکے اوراب گورنمنٹی عملہ کے ذریعہ ''امام احمد رضا گیٹ'' اور ''رضا روڈ'' کا پتھر نصب ہونے کو تھا کہ سیٹھ عزیزی صاحب نے اس کی شدید مخالفت کی اوراپنے والد مرحوم کا نام لکھے جانے پر سارا زور صرف کرڈالا مگر بحمدہ تعالیٰ ''رضا روڈ'' کا ہی پتھر نصب ہوااور جناب کا مالی نشہ ہرن ہوگیا۔

جامعہ عربیہ مصباح العلوم کی جس کمیٹی میں سیٹھ عزیزی صاحب صدر تھے حضرت تاج الفقہا اس میں ناظم تعلیمات تھے، ایک میٹنگ کے دوران حضرت تاج الفقہا نے سیٹھ عزیزی صاحب کی بلوہا کے معاملے کو لے کر تنقید کی اور فرمایا کہ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کا نام آجانے کے بعد ہمیں اپنے باپ دادا کا نام لکھوانے کے لئے اعلیٰ حضرت کی مخالفت زیب نہیں دیتی۔

حضرت کی اس گفتگو سے سیٹھ عزیزی صاحب نے بآسانی سمجھ لیا کہ آئندہ بدھیانی کے مسلمانوں کو بریلی مخالفت بنانا آسان نہیں ہوگا اوران کو مرکز اہل سنت بریلی شریف سے دور کرنے کے لئے مفتی اختر حسین قادری جیسی ذات کے ہوتے ہوئے کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد نہایت شاطرانہ چال سے مولانا عبدالحفیظ سربراہ اعلی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کو بلا کر خفیہ میٹنگ کی گئی حضرت تاج الفقہا کو ناظم تعلیمات کے عہدہ سے برطرف کیا گیا اورادارہ کے قدیم سرپرست اشرف العلما سید حامد اشرف اشرفی

جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور خطیب البراہین حضرت صوفی محمد نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ کا نام حذف کر کے سربراہ اعلی صاحب کو ادارہ کا سرپرست نامزد کیا گیا اور خاموش حکمت عملی سے الحاج سیٹھ مقبول احمد کی جگہ ماسٹر حبیب اللہ عزیزی کو منیجر بنا کر قانونی حیثیت حاصل کر لی گئی۔ ادارہ کا پرانا کارروائی رجسٹر کا عکس ملاحظہ ہو جو اوپر درج کی گئی باتوں کی صداقت پر شاہد عدل ہے۔

عکس کارروائی رجسٹر جامعہ عربیہ

دارالعلوم فیضان حافظ ملت کا قیام

جب جامعہ عربیہ مصباح العلوم کی نظامت حاجی مقبول احمد صاحب سے منتقل ہوکر ماسٹر حبیب اللہ صاحب کے ہاتھ آئی تو پھر ان دونوں میں اختلاف و انتشار اور جنگ وجدال کی آگ بھڑک گئی اس آگ کو شعلہ جوالہ بنانے کا کام سیٹھ عبدالعلی عزیزی صاحب نے انجام دیا، آئے دن شوروغل اور دھینگا مشتی مچتی جس سے محلّہ کے لوگ تنگ تھے دونوں بلکہ تینوں سورما اپنی طاقت وقوت کا مظاہرہ کرتے اور لوگوں کا سکون غارت کرتے۔

ان جھگڑوں اور بکھیڑوں سے تنگ آکر سیٹھ مقبول احمد صاحب نے اپنا الگ ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا اور پھر اپنی ایک زمین ادارہ کے نام وقف کی، صوفی سخاوت علی صاحب مگہر کو بلاکر بنیاد رکھی گئی، اس طرح ۲۰۰۲ء میں دارالعلوم فیضان حافظ ملت وجود پزیر ہوا۔

اس حقیقت کو جان لینے کے بعد ادنی درجے کا انصاف پسند بھی یہ فیصلہ کرلے گا کہ دوسرا ادارہ کسی اور حضرت کی دین نہیں ہے بلکہ سربراہ اعلی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اوران کے تینوں مرید خاص سیٹھ عبدالعلی عزیزی ماسٹر حبیب اللہ عزیزی اور سیٹھ مقبول احمد عزیزی صاحب کے ذاتی اختلاف کا نتیجہ ہے۔

مگر برا ہو حسد وجلن اور ہٹ دھرمی کا کہ جامعہ عربیہ مصباح العلوم کے بعض اساتذہ اور آبادی کے کچھ جاہل بدطینت لوگ ادھر ادھر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ محلّہ بدھیانی میں حضرت تاج الفقہا نے اختلاف کرکے الگ ادارہ کی بنیاد رکھدی، **لعنة اللّٰہ علی الکا ذبین.**

۲۰۱۰ء میں جامعہ عربیہ مصباح العلوم گورنمنٹی امداد یافتہ قرار پایا اور حضرت سربراہ اعلی صاحب کے معتمد خاص مولانا بدرعالم استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے توسل سے ایک ٹیم کی بھاری رقم کے طفیل ادارہ میں تقرری ہوگئی اس طرح ماسٹر حبیب اللہ کو بھاری رقم ہضم کرنے کا سنہرا موقع ہاتھ آیا چونکہ یہ شخص بچپن سے اوباش طبیعت واقع ہوا ہے، آبادی کے

معمر لوگوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ پندرہ سال کی عمر میں ہی ریلوے اسٹیشن پر مسافرین کے ساتھ خوب مہربانی کرتا اوران کی جیب بوسی کر کے ان کا بوجھ ہلکا کیا کرتا تھا، اس کی شراب نوشی اور عیاشی کی داستان سب جانتے ہیں، حرام خوری کا ایسا عادی کہ مولانا آزاد انٹر کالج کی مدت ملازمت میں ادھر ادھر گھوم پھر کر تنخواہ لیتا رہا اور ایمان وعقیدے کا یہ حال ہے کہ بر سہا برس محض دوستی کی بنا پر ایک غیر مسلم کو صبح صبح گاڑی پر بٹھا کر کئی کلو میٹر دور مندر پوجا کرانے لے جاتا رہا جبکہ گھر کے بغل میں موجود مسجد جانے کی کبھی توفیق نہیں ہوتی تھی۔

اب آپ غور کریں! جو شخص ایسے ماحول میں پروان چڑھا ہو، اس سے دین ومذہب کے حوالے سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ اور وہ ایک دینی ادارہ کو کہاں لے جاسکتا ہے۔

جامعہ عربیہ میں بت پرستی

بالآخر جس کا خوف تھا وہی ہوا کہ اس شخص نے ادارہ کو اپنی سیاست چمکانے اور دولت حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا بے غیرتی اور بے دینی کا کھلم کھلا مظاہرہ کرنے لگا، حتی کہ ایک مرتبہ ادارہ کی فلڈ میں ایک سیاسی پروگرام رکھا جس میں کچھ مورتیوں کو اسٹیج پر سجا کر پھول مالا پہنایا گیا، اس پروگرام میں بے علم عوام کے ساتھ ادارہ کے اساتذہ بھی جلوہ فرما رہے اور ادارہ کے اندر کفر وشرک ہوتے دیکھ کر اپنی نوکری کی حفاظت کے لئے محض تماشائی بنے رہے۔ فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

حضرت تاج الفقہا کا شدید ردعمل

جب اس قابل صد افسوس اور لائق ہزار مذمت حادثہ کی خبر حضرت تاج الفقہا کو ملی، آپ نے ''غوثیہ جامع مسجد'' محلّہ بدھیانی میں بروز جمعہ مبارکہ عظمت ایمان اور ذلت کفر وشرک پر پر مغز خطاب فرمایا اور ایک دینی ادارہ میں ہوئے ایسے شنیع پروگرام کی مذمت کرتے ہوئے حکم شرع سے آگاہ فرمایا۔

مگر ادارہ کے اساتذہ اور ماسٹر حبیب اللہ عزیزی نے حکم شرع کو پس پشت ڈال

کر حضرت مفتی صاحب کے خلاف سازش کرنے، ان کو بدنام کرنے، ایذا پہنچانے اور ذلیل ورسوا کرنے کی تحریک شروع کردی اور طرح طرح سے مخالفت کا آغاز کردیا۔

حضرت تاج الفقہا نے ان کرم فرماؤں کے حرکات وسکنات سے واقف ہونے کے باوجود صبر وتحمل اور اعراض واغماض سے کام لیا اور مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کے تحفظ اور ان کے اعمال وافعال کی اصلاح میں لگے رہے اور ان کو مسلک اعلیٰ حضرت کی سچی تعلیمات کا جام پلاتے رہے۔ بحمد اللہ! یہ مبارک سلسلہ آج بھی قائم ہے دعا ہے کہ

ع تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ

عبید اللہ اعظمی کی بدھیانی آمد اور اختلاف کی داستان

۲۰۱۵ء میں ماسٹر حبیب اللہ نے جامعہ عربیہ مصباح العلوم کے جلسے میں ''حافظ عبید اللہ اعظمی'' کو مدعو کیا جب اس کی اطلاع حضرت تاج الفقہا کو دی گئی تو آپ نے ماسٹر کے پاس پیغام بھیجا کہ عبید اللہ اعظمی کی تقریر سے انتشار ہوتا ہے، وہ کفریہ کلمات بولتا ہے، آپ اسے نہ بلائیں۔ ماسٹر نے جواب دیا: میں غور کر کے بتاؤں گا۔

حضرت تاج الفقہا نے اس سلسلہ میں اساتذۂ جامعہ عربیہ مصباح العلوم مولانا سرور علی مولانا بیت اللہ مولانا محمد توفیق صاحبان اور ماسٹر کے ساتھ جامعہ عربیہ مصباح العلوم میں ایک میٹنگ رکھی اور کتابوں کو دکھا کر ''عبید اللہ اعظمی'' کے حوالے سے سمجھایا۔ اختتام مجلس پر مولانا بیت اللہ صاحب نے کہا کہ اس کی تقریر کرانا اور اسے پروگرام میں بلانا حرام ہے مگر ماسٹر نے کہا کہ میں سربراہ اعلی صاحب سے پوچھ کر بتاؤں گا۔

چند ہفتہ گزرنے کے بعد ماسٹر صاحب نے حضرت تاج الفقہا کے پاس خبر بھیجی کہ سربراہ علی صاحب فرما رہے ہیں ''عبید اللہ اعظمی'' صاحب کا کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم ان کو لے کر آئیں گے'' ایک جہاں دیدہ شخص سے اس جواب کو سن کر لوگوں میں بہت مایوسی آئی اور مسلمانوں کے مابین اختلاف کی آگ لگانے والے جواب سے سربراہ اعلی صاحب کی

قومی وملی ہمدردی کا بھی پتہ چل گیا۔ کاش! سربراہ اعلیٰ صاحب نے ضد اور ہٹ دھرمی کے بجائے دوراندیشی سے کام لیا ہوتا تو حالات اور ہوتے۔

حضرت تاج الفقہا نے بروز جمعہ مبارکہ غوثیہ جامع مسجد میں خطاب کے دوران ''عبید اللہ اعظمی'' پر لگے فتویٰ کفر کو پڑھ کر سنایا اور ایسے شخص کے جلسے میں شرکت سے منع فرمایا، وہ فتوی علمائے کرام کے دستخط سے مزین ہے۔ ذیل میں اس کا عکس اور علمائے کرام کے تائیدی دستخط ملاحظہ کریں۔

عکس فتوی بریلی شریف

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس سلسلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی تقریر میں کہا رام کو کس طرح لوگوں نے سمجھا، پرکھا میں نے بحیثیت ASA (ایزے) مسلمان رام کو کس طرح دیکھا، شری رام کا وجود ایسا پاک اور پوتر وجود ہے، ان کا کیرکٹر اتنا نرالا، پیارا اور بے مثال ہے جو ...ctual انکا علکچیول (دانشور) کلاس ہے جو چیزوں کے وجود کو گہرائی میں اتر کر انکی حقیقتوں کو جاننے کی معرفت حاصل ہے۔ وہ شری رام کو امام ہند مانتا ہے، رام نام ہے سچائی کا جو جھوٹ کو پراجت کرتا ہے رام نام ہے مظلوم اور دکھی لوگوں کی حمایت کا جو ظلم کی گردن پکڑتا ہے رام نام ہے سورج کی اس روشنی کا جس کے ذریعہ اندھیرے دور ہوتے ہیں رام نام ہے چاند کی اس چاندنی کا جس کے ذریعہ لوگوں کو سکون ملتا ہے رام نام ہے اس ٹھنڈی ہوا کا جو جھلساتی ہوئی دھوپ میں انسان کیلئے چھتر چھایا بن جاتی ہے میں اسی رام کو جانتا ہوں جس نے نفرت کا سندیش انسانیت کو نہیں دیا نفرت کے مقابلہ میں محبت کے بادل برسائے۔ ایسے شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ اسے کسی دینی پروگرام میں بلانا یا اس کی تقریر سننا کیسا ہے؟۔ بینوا توجروا

سائل

عبیداللہ ...

۷۸۶/۹۲

الجواب۔ کفار کے دیوی دیوتاؤں کی تعریف کرنا کھلا کفر ہے فتاوی رضویہ مترجم میں ہے۔ کفار کے دیوتاؤں کو عزت دینا صریح کلمۂ کفر ہے۔ ج ۱۴ / ص / ۶۲۵

لہذا ایسا شخص دائرہ اسلام سے باہر ہے اسپر توبہ تجدید ایمان اور اگر بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح فرض ہے۔ ایسے کو پروگراموں میں بلانا اسکی تقریر سننا ناجائز و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کوثر علی رضوی
مرکزی دار الافتاء
۸۲ سوداگران
بریلی شریف

الجواب صحیح

صح الجواب

الجواب حق وصواب

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد افروز نظامی

۲۰ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

۲۶ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

18. 3. 2015

حضرت تاج الفقہا کے مؤثر خطاب نے مسلمانوں کے دلوں کو اپیل کیا اور انہوں نے ''عبید اللہ اعظمی'' کی آمد پر ناراضگی کا اظہار شروع کر دیا، ماسٹر نے ان حالات کو دیکھ کر ''اعظمی'' کی حمایت میں مبارکپور کے دارالافتا سے کوئی تحریر چاہی تا کہ لوگوں کو مطمئن کیا جا سکے، چنانچہ ''ارواح ثلثہ'' نے چار سوالات پر مشتمل ایک استفتا تیار کیا اور مفتی محمد نظام الدین صاحب صدر مدرس و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے اس کا جواب لکھا اور ''صحیح فتوی'' کے عنوان سے اسے شائع کیا۔

ماسٹر نے اپنا پروانۂ حمایت پا کر اطمینان کی سانس لی اور اسے صحیفۂ نجات سمجھ کر عوام میں تقسیم کیا۔ تقسیم کرنے والوں میں اساتذۂ جامعہ عربیہ مصباح العلوم بھی شامل تھے۔ مفتی اشرفیہ کے فتوی کا عکس ذیل میں ملاحظہ ہو۔

عکس فتوی مبارکپور

صحیح فتوی

ائمۂ حق اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

تکفیرِ مسلم سے تا حدِّ امکان اجتناب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ
فیس بک وغیرہ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ علما نے ایک فتوے کے ذریعہ مجھے دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا ہے اور
ذیل میں میری تقریر کا ایک نامکمل حصہ پیش کیا ہے فتوے کی نقل مع استفتاء یہ ہے:

۸۶/۹۲ء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس سلسلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی تقریر میں کہا
[رام کو کس طرح لوگوں نے سمجھا، یہ کہا میں نے بحیثیت ASA (اے ایس اے) مسلمان، رام کو کس طرح دیکھا، شری رام کا وجود ایسا پاک اور پوتر وجود ہے، ان کا کیرکٹر اتنا نرالا، پیارا اور بے مثال ہے جو Intellectual انٹیلکچول (دانشور) کلاس ہے جو چیزوں کے وجود کو گہرائی میں اتر کر انکی حقیقتوں کو جاننے کی معرفت حاصل کرتا ہے۔ وہ شری رام کو امام ہند مانتا ہے، رام نام ہے سچائی کا جو جھوٹ کو پراجت کرتا ہے رام نام ہے مظلوم اور دکھی لوگوں کی حمایت کا جو ظلم کی گردن پکڑتا ہے رام نام ہے سورج کی اس روشنی کا جس کے ذریعہ اندھیرے دور ہوتے ہیں رام نام ہے چاندنی اس چاندنی کا جس کے ذریعہ لوگوں کو سکون ملتا ہے رام نام ہے اس ٹھنڈی ہوا کا جو جھلساتی ہوئی دھوپ میں انسان کیلئے چھتر چھایا بن جاتی ہے میں اسی رام کو جانتا ہوں جس نے نفرت کا سندیش انسانیت کو نہیں دیا نفرت کے مقابلہ میں محبت کے بادل برسائے۔]
ایسے شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ اسے کسی دینی پروگرام میں بلانا یا اس کی تقریر سننا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

سائل
عبد اللہ (ممبئی)

۸۶/۹۲ء

الجواب۔ کفار کے دیوی دیوتاؤں کی تعریف کرنا کھلا کفر ہے فتاوی رضویہ مترجم میں ہے۔ کفار کے دیوتاؤں کی تعریف کرنا کفر صریح ہے۔ ج ۱۴، ص ۶۲۵
لہٰذا ایسا شخص دائرہ اسلام سے باہر ہے اس پر توبہ، تجدید ایمان اور اگر بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح فرض ہے اس کو پروگراموں میں بلانا اس کی تقریر سننا ناجائز و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

اس استفتا کا مستفتی کوئی "بندۂ خدا" ہے جس کا پورا پتا درج نہیں اور مفتی کا تو سرے سے کوئی فرضی نام بھی نہیں۔
تصدیقی دستخط کرنے والوں کی ایک لمبی فہرست ہے، نہ معلوم ان میں مفتی کون ہے؟

میری تقریر کا تھوڑا سا حصہ سوال میں نقل کر کے حکم کفر جاری کر دیا گیا ہے اور باقی **ضروری حصے** کو چھوڑ دیا گیا ہے، جیسے کوئی "لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ" (نماز کے قریب نہ جاؤ) سے استدلال کرے اور "وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی" (جب کہ تم نشے میں ہو) چھوڑ دے۔

پہلے تو یہ جاننا چاہیے کہ میں نے یہ تقریر کس مقام پر، کس دور میں، اور کس بنیاد پر کی —— میری یہ تقریر گجرات کے ایک شہر میں ہوئی ہے۔ جب گجرات کے فساد میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا اور ان کی عزت و اَملاک کی بے پناہ بربادی ہوئی تھی مگر مراری باپو نے اپنے "زن تجھ" علاقے میں بھرپور فوکس کر کے امن و امان قائم رکھا، اس دیار میں مسلمانوں کی آبادی بہت ہے مگر قتل و غارت گری تو کیا کسی کی نکسیر بھی نہ ٹوٹی۔ انھوں نے "گاندھی دھام" گجرات میں رام کتھا کی ایک محفل رکھی جس میں سبھی لوگوں کو مدعو کیا اور اپنے اپنے نقطۂ نظر کے لحاظ سے اظہارِ خیال کی دعوت دی۔ ان دنوں گیارہویں یا بارہویں شریف کے سلسلے میں میرے تقریری پروگرام اسی دیار میں ہو رہے تھے۔ لوگوں نے مجھے بھی دعوت دی اور وہاں کے سنّی مسلمانوں نے زور دیا کہ آپ کو اس پروگرام میں شرکت کر لینا چاہیے۔ مراری باپو نے یہاں باہمی امن و امان اور رواداری کی بڑی اچھی فضا قائم کی ہے، آپ کی شرکت سے اس میں اور پختگی آئے گی اور مسلمانوں کا بھلا ہو گا۔

ان حضرات کی تحریک پر اُس علاقے اور اُس ماحول کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ چوں کہ یہ پروگرام "رام" کے نام سے منسوب تھا، اس لیے رام کی امن پسندی، صفائی و پاکیزگی وغیرہ سے متعلق ہندوؤں کے جو خیالات ہیں انھی کو ان کے درمیان رکھتے ہوئے میں نے ان پر حجت قائم کی اور کشت و خون سے ہٹ کر امن و آشتی کے سایے میں زندگی گزارنے کی ہدایت کی۔

مسلم دشمن اور فرقہ پرست عناصر جہاد کو آتنک واد کی صورت میں دکھا کر مسلمانوں کی شبیہ بگاڑنے میں لگے ہوئے ہیں، اس لیے میں نے جہاد کے اصل معنی بتاتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کیا۔ اور یہ واضح کیا کہ خود رام کو ماننے والے رام کے راستے سے ہٹ چکے ہیں۔

میں اپنی تقریر کا **وہ ضروری حصہ** یہاں نقل کرتا ہوں تا کہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جائے۔

> " میں نے آیئے اسے مسلمان رام کو کس طرح دیکھا، میری تاریخ اردو ادب نے شری رام کی حیثیت کو کس طرح جتوایا، سمجھوایا۔ میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کی اس نظم کا حوالہ دوں گا جس نظم کا عنوان ہی ہے "رام"۔
>
> ڈاکٹر سر محمد اقبال لکھتے ہیں:
>
> ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز   اہلِ نظر سمجھتے ہیں ان کو امامِ ہند
>
> شری رام کا وجود ایسا پاک اور پوتر وجود ہے، ان کا کیریکٹر اتنا نرالا، پیارا اور بے مثال ہے کہ جو انٹیلکچول کلاس ہے، جو چیزوں کی گہرائی میں اتر کر ان کی حقیقتوں کی معرفت حاصل کرتا ہے وہ شری رام کو امام ہند مانتا ہے۔
>
> رام نام ہے سچائی کا جو جھوٹ کو پراجت کرتا ہے۔ رام نام ہے مظلوم اور دکھی لوگوں کی حمایت کا جو ظلم کی گردن پکڑتا ہے، رام نام ہے سورج کی اس روشنی کا جس کے ذریعہ اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ رام نام ہے چاندنی کی اس چاندنی کا جس کے ذریعہ لوگوں کو سکون ملتا ہے۔ رام نام ہے اس ٹھنڈی ہوا کا جو جھلساتی ہوئی دھوپ میں انسان کے لیے چھتر چھایا بن جاتی ہے۔ میں اسی رام کو جانتا ہوں جس نے نفرت کا کوئی سندیش انسانیت کو نہیں دیا نفرت کے مقابلے میں محبت کے اس نے بادل برسائے، انسان کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس کروایا، سیتا جی کے ساتھ ایک آتنک وادی نے جو آتنکت کرنے کی

کہلاتی تھی ہم اسے راون کے نام سے جانتے ہیں۔ اس آتنک واد کے خلاف شری رام نے جہاد چھیڑا تھا۔
ایک چیز ہے آتنک واد جس سے ہمارا پورا ملک پریشان ہے۔ ہمارا ہی ملک نہیں پورا سنسار پریشان ہے۔ کسی کو آتنکت کرنا یہی تو ہے آتنک واد۔ اور جو ایسا کرتا ہے وہی ہے آتنک وادی۔ ایسے آتنک واد کا توڑ اور ایسے آتنک واد کے خلاف لڑنے کا نام عربی زبان میں جہاد ہے۔
اس لفظ جہاد کو اتنا اپوتر کر کے رکھا ہے کچھ لوگوں نے کہ جو لڑائی آتنک کے خلاف لڑنے کا ہتھیار تھا اسی ہتھیار کو آج آتنک کا نام دے دیا گیا۔
جہاد نام ہے یدھ کا بھرشٹاچار کا۔ ہر زمانے میں بھرشٹاچار کا نام جہاد ہے اور ہر زمانے میں بھرشٹاچار کا نام آتنک واد ہے۔ اسی زمانے میں جب بھرشٹاچار کیا تھا راون نے تو شری رام نے اس کے خلاف یدھ کیا تھا انسانیت کی موت بچانے کے لیے۔ صرف سیتا جی کی موت کا سوال نہیں تھا، قیامت کی تاریخ تک پیدا ہونے والی ان ساری بیٹیوں کی موت کا سوال تھا جن کی موت کے لیے رام نے اپنے جہاد کا قدم اٹھایا تھا۔ اس عظیم رام کو لیتے ہی نفرت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جہاں وہ نام لیا جائے اور وہاں بھی سماج میں نفرت موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم شری رام کا نام زبان سے تو لیتے ہیں، اپنے عمل میں، اپنے کرتب میں، اپنے سنسکار میں شری رام کو داخل نہیں کرتے۔ تو آج کی اس مجلس میں، میں بہت زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔ میں صرف اتنا ہی کہوں گا۔"

یہ ہے صحیح اور سچی بات، جسے توڑ مروڑ کر کفر تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے ـــــ اب ان حقائق کے پیش نظر چند باتیں جاننا چاہتا ہوں:

۱- ایک مسلمان کے لیے ایمان سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ کفر ثابت ہو تو تجدید ایمان فرض جانتا ہوں لیکن کیا میری اس تقریر پر کفر کا حکم عائد ہوتا ہے جب کہ وہ تقریر غیروں پر حجت قائم کرنے کے لیے ان کے خیالات کو بیان کرتے ہوئے کی گئی ہے؟

۲- مذہب اہل سنت تو یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بات میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال اسلام کا ہو، تب بھی اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے اسے مسلمان ہی مانا جائے۔ تو عرض ہے کہ میری تقریر اسلام اور مسلمانوں کی طرف جاتی ہے یا بہ ہر پہلو کفر و شرک کا ارتکاب کرتے نظر آتی ہے؟

۳- مجھے انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ فتویٰ میں فتاویٰ رضویہ کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ غلط ہے تو کیا واقعی ہمارے ان صغیر و کبیر علما نے فتاویٰ رضویہ کے ساتھ اس طرح کی "دیانت" کا ثبوت پیش کیا ہے؟

۴- میری تقریر کفر و شرک سے خالی ہونے کی صورت میں اسے کفر پر مشتمل ٹھہرانے بلکہ قائل کو بھی دائرۂ اسلام سے خارج ٹھہرانے والوں کا کیا حکم ہے؟

مجھے امید ہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب باصواب سے نوازیں گے۔ بینوا توجروا

مستفتی: عبیداللہ خاں اعظمی (دستخط)
(عبیداللہ خاں اعظمی)
خالص پور، اعظم گڑھ، یوپی

[۱۵ر مارچ ۲۰۱۵ء]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب

(۱) اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت قدس سرہ فرماتے ہیں:

> ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ فَإِنَّ الإسلام يعلو و لا يُعلى۔ (تمہید ایمان ص ۴۳، و سبحان السبوح ص ۸۰)

تقریر کے اقتباس سے ظاہر ہے کہ غیر مسلموں کے خیالات کو بتاتے ہوئے انھی سے ان پر حجت قائم کی گئی ہے جو خطیب کے زورِ بیان کی واضح دلیل ہے اس لیے اس تقریر سے خطیب کے ایمان پر کوئی آنچ نہیں آتی، بلکہ یہ تو اس کے ایمان کی نشانی ہے کہ مجمعِ غیر میں جا کر انھیں کی باتوں سے ان پر حجت قائم کر دی۔

مخالف پر حجت اور الزام قائم کرنے کے لیے کوئی خلاف واقع بات بھی کہنے کی اجازت ہے، مفسرین نے خود قرآن حکیم سے اس کا استخراج کیا ہے۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں: و يجوز عند الأمة فرض الباطل مع الخصم حتى يرجع إلى الحق من ذات نفسه، فإنه أقرب في الحجة، و أقطع للشبهة. (الجامع لأحكام القرآن لأبي عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: ٦٧١هـ)، ج ١١، ص ٣٠٠، دار الكتب المصرية – القاهرة، الطبعة الثانية: ١٣٨٤هـ/١٩٦٤م)

اس تفصیل کے پیشِ نظر سوال میں تقریر کا جو اقتباس خود قائل نے نقل کیا ہے وہ کفریا حرام نہیں بلکہ اپنے مذہب کا دفاع ہے اور غیروں پر اقامتِ حجت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جیسا کہ سطور بالا سے عیاں ہے تقریر کا یہ حصہ غیروں پر اقامتِ حجت کے لیے ہے اس لیے اس میں ایک احتمال بھی کفر کا نہیں۔ لہٰذا خطیب ہرگز ہرگز دائرۂ اسلام سے خارج نہیں، وہ مسلمان ہے، اور اس کی تقریر سننا جائز ہے۔

بلا شبہہ مذہب اہلِ سنت یہ ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں سو پہلو ہوں، جن میں ننانوے [99] پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف، **تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے کوئی کفری پہلو مراد لیا ہے اسے مسلمان ہی مانا جائے گا** اور مفتی پر واجب ہے کہ مسلمان کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے ہوئے اس کے کلام کو اسلامی پہلو ہی پر محمول کرے۔ یعنی مفتی پر لازم ہے کہ پہلے یہ دیکھے کہ ایک مسلمان کے کلام میں اگر کوئی پہلو کفر کا نکلتا ہے تو کوئی پہلو اسلام کا بھی نکلتا ہے یا نہیں؟ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی مسلم کے کلام میں ننانوے [99] پہلو اسلام کے ہوں اور ایک احتمال کفر کا ہو، اسی کفری احتمال کو لے کر مفتی اچھے خاصے مسلمان پر کفری حکم چسپاں کر دے اور ظلم صریح کا مرتکب ہو بلکہ تکفیرِ مسلم کی بلا میں گرفتار ہو کر خود اپنے اوپر حکمِ کفر لوٹا لے۔ یہ مضمون تمہید ایمان، شرح فقہ اکبر اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ سے ماخوذ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) ہاں میں نے فتاویٰ رضویہ مترجم و غیر مترجم دونوں میں اس مقام پر وہ عبارت تلاش کرنے کی کوشش کی مگر نہ ملی، یہاں فتاویٰ رضویہ کا حوالہ غلط دیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) تکفیرِ مسلم بڑا دشوار اور خطرناک معاملہ ہے۔ اس کے لیے مفتی پر لازم ہے کہ ذاتی رنجش اور بغض و عداوت، اسی طرح کسی کی بے جا حمایت و عصبیت سے بالاتر ہو کر بڑی دیانت و امانت اور دقتِ نظر سے غور کرے کہ کلامِ قائل کا ظاہر اسلام کی طرف جاتا ہے یا کفر کی طرف؟ بر تقدیرِ ثانی اس میں کسی تاویل اور اسلامی پہلو کی گنجائش ہے یا نہیں؟ اگر مفتی پر یہ امر واضح نہ ہو تو دوسرے دقیق النظر اور وسیع العلم حضرات سے دریافت کرے اور قائل اگر زندہ ہے تو اس سے بھی پوچھے تاکہ وہ خود اپنی مراد یا اپنے کلام کی معقول توجیہ (اگر ہو تو) پیش کر سکے۔

اسی طرح فتوائے تکفیر کے لیے قلم اٹھانے والے کو درج ذیل امور کا علم ہونا بھی ضروری ہے:

(ا) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں: "اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات ہے۔ اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔" دونوں میں کیا فرق ہے؟ اس سے مفتی کو باخبر ہونا چاہیے۔

(ب) لزومِ کفر اور التزامِ کفر کے مواقع اور دونوں میں فرق، کفر فقہی اور کفر کلامی کا فرق

(ج) تاویلِ قریب، تاویلِ بعید، تاویلِ متعذر کی معرفت اور فقہا و متکلمین کے نزدیک ان کے مراتبِ اعتبار و عدم اعتبار

(د) شبہہ فی الکلام، شبہہ فی المتکلم، شبہہ فی التکلم سے آگاہی

(ہ) صریح و کنایہ پھر صریحِ متعین و صریحِ محتمل سے واقفیت اور فقہا و متکلمین کے نزدیک ان کے احکام

(و) کافر کی تعظیم و تعریف اور اس طرح کے دیگر امور کس صورت میں کفر ہیں، کس صورت میں حرام و ناجائز ہیں، کس صورت میں حرام و ناجائز بھی نہیں، ان سب کو جاننا ضروری ہے۔

بطور مثال یہ چند باتیں ذکر کی گئی ہیں مختصر یہ کہ جو اصولِ افتا اور اصولِ تکفیر سے پوری طرح آشنا اور ان پر اچھی طرح کاربند ہو اسی کو تکفیر جیسے اہم امر میں حکم دینے کا حق ہے ورنہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد کا مصداق ہے:

أجرؤكم على الفُتيا أجرؤكم على النار ۔ تم میں جو فتوی دینے پر زیادہ جری ہے وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرأت رکھتا ہے۔ رواه الدارمي

اور جو شخص بے وجہ روشن کسی مسلمان کی تکفیر پر جسارت کرتا ہے اس کی تنبیہ کے لیے درج ذیل احادیث کافی ہیں:

① أيما امرئٍ قال لأخيه كافر فقد باء بها أحدهما، إن كان كما قال و إلّا رجعت عليه.

یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر، ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔ رواه الأئمة مالك و أحمد و البخاري و مسلم و أبوداؤد و الترمذي عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ۔ واللفظ لمسلم۔

② إذا قال الرجل لأخيه يا كافر فقد باء به أحدهما ۔ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو "یا کافر" کہے تو ان دونوں میں ایک کا رجوع اس طرف بے شک ہوگا۔ رواه الإمام البخاري في صحيحه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

③ ليس من دعا رجلا بالكفر أو قال عدو الله، و ليس كذلك إلّا حار عليه ــ و لا يرمي رجل رجلا بالفسق، و لا يرميه بالكفر إلا ارتدت عليه إن لم يكن صاحبه كذلك ۔ جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے

اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے — اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہو۔ رواه الإمام أحمد والبخاري و مسلم عن أبي ذر رضي الله تعالى عنه- و ما نقلتُ مختصر۔

(۴) ما أكفر رجل رجلا قط إلا باء بها أحدهما إن كان كافرا، و إلا كفر بتكفيره۔ یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ یہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی، اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا، ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔ رواه الإمام ابن حبّان في صحيحه المسمى بالتقاسيم و الأنواع بسند صحيح عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه.

امام احمد رضا قدس سرہ نے یہ احادیث مع دیگر تفصیلات اپنے رسالہ "النہی الأکید" میں ذکر فرمائی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــہ محمد نظام الدین الرضوی

رئیس قسم الإفتاء بالجامعة الأشرفية، مبارك فور
۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ / ۲۱/۳/۲۰۱۵ء

دار العلوم اشرفیہ
دار الافتاء
مبارک پور اعظم گڑھ

عبیداللہ اعظمی کی خلیل آباد میں حرکتیں

جس دن جلسہ ہونا تھا اس دن خلاف عادت ''عبیداللہ اعظمی'' دوپہر میں ہی سیٹھ عبد العلی عزیزی صاحب کے دولت کدہ پر تشریف فرما ہوگئے چونکہ محلّہ بدھیانی کے مسلمانوں نے نقض امن کے خطرہ کے پیش نظر پولس محکمہ کو درخواست دے دی تھی، اس لئے ابھی تک جلسہ کرنے کی قانونی اجازت (پرمیشن) نہیں مل سکی تھی ''اعظمی صاحب'' کے انا کی دیوار گر رہی تھی اور ماسٹر کا غرور خاک میں مل رہا تھا تو آخری حربہ یہ استعمال کیا گیا کہ ادارہ کے طلبہ اور اپنے داشتہ مولانا سرور علی صاحب و دیگر اساتذۂ ادارہ کو پولس چوکی بھیجا گیا، اس مقدس جماعت نے ہندو پولس کو یہ سمجھایا کہ

''ہمارے ایک مولانا نے آپ کے رام کی تعریف کردی ہے، آج کے جلسہ میں وہی آرہے ہیں، چندلوگ اس مولانا کی مخالفت کررہے ہیں اور جلسہ رکوانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔''

پھر ان دیندار مولانا صاحبان نے ''اعظمی صاحب'' پر لگے فتوی کو پڑھ کر سنایا اور پولس سے امداد طلب کی، یہ خبر بھی مسموع ہوئی ہے کہ بعض اساتذہ نے حضرت تاج الفقہا قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر کے خلاف پولس کے کان بھرے۔ شام تک پرمیشن نہ مل پانے سے ''اعظمی صاحب'' کی سانس نیچے اوپر ہونے لگی اور پھر جناب عالی نے ڈی ایم کی بارگاہ میں حاضری دے کر اپنی سیاسی قوت و طاقت اور اثر ورسوخ کی دہائی دی، ڈی ایم صاحب نے اس شرط پر عرضی کو شرف قبول بخشا کہ کسی کے خلاف کوئی بات نہیں ہونی چاہیے اور اگر کوئی انتشار ہوا تو آپ ذمہ دار ہوں گے۔

اپریل ۲۰۱۵ء کو جامعہ عربیہ مصباح العلوم کے صحن میں جلسہ منعقد ہوا جس میں آبادی کے پنچانوے فیصد مسلمانوں نے شرکت نہیں کی اور انہوں نے اپنے عمل سے واضح کردیا کہ اس دور پرفتن میں ابھی بھی حق کے ماننے والے اور باطل کو ٹھکرا دینے والے افراد موجود

ہیں اور کسی کے مکروفریب میں آنے والے نہیں ہیں۔اعظمی صاحب اپنی تقریر کے اختتام پر سلطان الاساتذہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ دام ظلہٗ العالی اور حضرت تاج الفقہا کے خلاف چند جملے بول کر روانہ ہو گئے۔

عبید اللہ اعظمی گروپ کی حضرت محققِ عصر تاج الفقہا کے خلاف منظّم تحریک

ادارہ کے اس اجلاس کے لئے متعدد مواقع پر عبید اللہ اعظمی ،مولانا عبد الحفیظ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اوران کے مرید خاص عبد العلی عزیزی، ماسٹر حبیب اللہ وغیرہم کو جس ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور محلّہ بدھیانی میں اختلاف وانتشار کی آگ لگانے کے بعد خود بھی اس میں جس طرح جلنا پڑا،اس کی کسک نکالنے لئے اس ''مقدس گروپ'' نے حضرت مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب قاضیٔ شریعت ضلع سنت کبیر نگر کے خلاف منظّم سازش کا آغاز کردیا اور وہابیوں کی روش پر چلتے ہوئے کذب وافترا اور بہتان تراشی کے لئے اپنے کچھ ''ہرکاروں'' کو متعین کردیا جواب تک اپنے اس'' کارخیر'' میں مصروف ہیں اور دارین کی شقاوت حاصل کررہے ہیں۔

گورنمنٹی محکموں میں شکایتوں کے انبار

جب ان بزرگوں اوران کے ''ہرکاروں'' کی ریشہ دوانیوں اور دسیسہ کاریوں سے عوام میں کچھ فرق نہیں پڑا بلکہ حضرت تاج الفقہا کے حوالے سے لوگوں میں عزت ووقار اور عقیدت ومحبت کا جذبہ ماضی کے اعتبار سے اور زیادہ ہو گیا اوران کے نزدیک حق وباطل کا امتیاز مانند سورج واضح ہو گیا اور حضور والا سے نفرت کے بجائے اس ''مقدس گروہ'' کو ہی لعن وطعن کرنا شروع کردیا تو اس ''مقدس گروہ'' نے اسلام دشمن طاقتوں کا طریقہ بالخصوص آرایس ایس اور بی جے پی کی روش اپنائی اور حضرت کے خلاف گورنمنٹی خفیہ محکموں میں یہ شکایت درج کرائی کہ

''مفتی محمد اختر حسین قادری قاضیٔ شریعت سنت کبیر نگر کا دہشت گرد تنظیموں سے رابطہ

ہے، ان کا بیرون ملک آنا جانا ہے، وہاں ان تنظیموں سے پیسے لا کر یہاں نوجوانوں کو دیتے ہیں اور انہیں دہشت گردی کی تعلیم دیتے ہیں۔''

اس شکایت پر آئی بی کے لوگوں نے حضرت کے گھر پر چھاپہ مارا اور حضرت والا سے تحقیق حال چاہی۔ آپ کی صداقت سے لبریز، عالمانہ وقار سے پر اور دل نشیں گفتگو نے ان لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد ان کے افسر اعلیٰ نے کہا: قاضی صاحب! ہم لوگ کیا جانتے کہ آپ دبئی جاتے ہیں یا افریقہ آپ کے محلے کے لوگوں نے جو کہا ہم نے اس کی تحقیق کے لئے آپ سے ملاقات کی ہے۔ مالک نے آپ کو یہ چھمتا (صلاحیت) دی ہے کہ جو کوئی آپ کے پاس آئے گا سنتشٹ (مطمئن) ہو کر جائے گا۔ ہم لوگ اس سے پہلے آ کر تفتیش کر چکے ہیں، اسی وقت ہم نے سمجھ لیا تھا کہ آپ کے خلاف شکایت کرنے والے بالکل رانگ (غلط) ہیں۔''

مبارک پور کے پیر اور بدھیانی کے اس مرید کی یہ داستان اس لئے قلم بند کی جارہی ہے تا کہ آنے والی نسلیں تن کے گورے من کے کالے قوم کے غداروں اور میر جعفر و میر صادق کی راہ چلنے والوں سے باخبر رہیں اور تاریخ غلاف کعبہ میں چھپے ان اژدہوں سے لوگوں کو آگاہ کرتی رہے اور مسلمان یہ سبق پڑھتے رہیں کہ:

نور حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

جب اس ''مقدس گروپ'' کو اپنی ذلت و رسوائی کا اس طرح منہ دیکھنا پڑا تو بجائے عبرت و نصیحت لینے کے آتش غیظ وغضب میں جل بھن کر کباب ہونے لگے اور حسد کی آگ کو کچھ اور تیز کرنا شروع کر دیا، تسکین قلب کے لئے ایک بار پھر شکایت کا بھنڈار خفیہ محکمہ کو بھیجا اور شکایت میں وہی باتیں تحریر کی۔

ایک موقع پر حضرت تاج الفقہا اپنے دولت کدہ پر تشریف فرما تھے کہ ایس آئی او کی جانب سے تحقیق و تفتیش کے لئے ایک آفیسر کی آمد ہوگئی۔ حضرت سے ملاقات اور گفتگو کے

بعد انہوں نے کہا ''مولانا! میں تقریباً ستر دن سے آپ کے ساتھ ہوں، میں آپ کا جمدا شاہی میں کلاس روم بھی دیکھ رہا ہوں جس جس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں وہ بھی معلوم ہے۔ نیٹ پر آپ کی جتنی تقریریں مجھے ملیں وہ سب سن چکا ہوں۔''

اس پر حضرت نے مسکرا کر فرمایا: پھر آپ کو کیا کیا ملا؟

انہوں نے جواب دیا'' آپ کے متعلق یہ شکایت کی گئی ہے کہ ملک کے خلاف بیان دیتے ہیں، عوام کو حکومت کی مخالفت پر ابھارتے ہیں۔ ملک مخالف سرگرمیوں میں لگے رہتے ہیں مگر آپ کی تقریروں سے مجھے کچھ نہیں ملا، نہ آپ کا کوئی کام ملک مخالف پایا، اس لئے میں نے ''نارمل رپورٹ'' لگادی پھر آپ سے مل رہا ہوں۔

میں نے شہر کے لوگوں سے معلومات لی اور پورے شہر کا سروے کیا تو پنچانوے فیصد لوگوں میں آپ کی عظمت وعقیدت پائی مگر آپ بتائیں کہ اگر حکومت کسی کو گرفتار کرنا چاہے تو پبلک کیا کر پائے گی؟

حضرت نے فرمایا: پبلک کچھ نہیں کر پائے گی اور انہیں کچھ کرنا بھی نہیں چاہیے کہ حکومت کی مخالفت کر کے عوام اپنا ہی نقصان کریں گے۔

اس جواب پر آفیسر نے کہا، بس! چونکہ آپ کے خلاف شکایت ہو چکی ہے مگر مالک نے آپ کو بچالیا ہے تو آئندہ اور بھی احتیاط کریں۔

یہ کہہ کر وہ آفیسر واپس ہو گئے اور ایک بار پھر سربراہ اعلیٰ مبارک پور، عبید اللہ اعظمی، عبدالعلی عزیزی اور ماسٹر حبیب اللہ کا'مقدس گروہ'' خائب وخاسر ہو گیا اور لوگ پکار اٹھے:

جس کو اللہ رکھے اس کو کون چکھے

حافظ نجم الہدیٰ مصباحی عزیزی کا قضیہ

حافظ نجم الہدیٰ عزیزی ولد ابو محمد مرحوم ساکن محلّہ بدھیانی نے دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی سے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی اور ابتدائی درجہ مولویت کی تعلیم حاصل کی، وہاں وہ حضرت تاج الفقہا کی درسگاہ میں بھی حاضر رہے، پھر مبارک پور سے فارغ التحصیل ہو کر

متعدد مساجد کی امامت سنبھالی، جب جامعہ عربیہ مصباح العلوم بدھیانی ایڈلسٹ پر آیا، عزیزی نسبت کا فائدہ اٹھایا اور خبروں کے مطابق کثیر رقم دے کر ادارہ کے مدرس ہو گئے۔

اس درمیان آبادی کے لوگوں کا بیان ہے کہ حافظ جی حضرت تاج الفقہا سے بڑے ادب سے پیش آتے اور تعظیم وتوقیر کا برتاؤ کرتے مگر گورنمنٹی ملازم ہونے اور دین آزاد منیجر کی صحبت اختیار کرنے کے سبب آہستہ آہستہ حضرت کی مخالفت میں حصہ لینا شروع کر دیا اور پھر بریلی مخالف تحریک کا حصہ بن گئے، چونکہ حضرت ہی ''اعلیٰ حضرت عید گاہ'' محلّہ بدھیانی کے مستقل خطیب وامام ہیں، یونہی عرصۂ دراز سے ''غوثیہ جامع مسجد'' محلّہ بدھیانی میں جمعہ مبارکہ کے دن موجود رہنے کی صورت میں خطابت وامامت کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔

اس لئے آپ نے یہ ضرورت محسوس کی کہ اپنی عدم موجودگی میں کسی کو یہ کام سونپ دیا جائے، حسن اتفاق اور قسمت کی ارجمندی دیکھیں کہ حضرت والا کو سفر حرمین طیبین کی سعادت حاصل ہوگئی اور ''نماز عید الاضحیٰ'' کے لئے حافظ نجم الہدیٰ صاحب کو نامزد کر دیا اور ایک موقع پر غوثیہ جامع مسجد میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کے دوران اعلان فرمایا کہ ''میری عدم موجودگی میں حافظ نجم الہدیٰ صاحب نماز عید الاضحیٰ پڑھادیں گے۔

اس کے بعد عموماً ایسا ہوتا رہا کہ حضرت تاج الفقہا کی عدم موجودگی میں نماز جمعہ کی امامت بھی حافظ جی ہی فرما دیا کرتے۔ محلّہ بدھیانی کے جتنے افراد سے معلوم کیا گیا، سب نے بیک زبان مندرجہ بالا بیان ہی دہرایا اور سارے مصلیان مسجد نے یہی بتایا کہ حضرت کی موجوگی میں حافظ نجم الہدیٰ صاحب نے کبھی امامت نہیں فرمائی بلکہ حضرت کی ہی اقتدا میں نماز ادا کی۔

ماسبق میں یہ بات تحریر کی جاچکی ہے کہ ''عبید اللہ اعظمی'' کی حمایت میں جاری مبارکپوری فتویٰ کو ماسٹر حبیب اللہ نے لوگوں میں تقسیم کرایا۔ حضرت تاج الفقہا کو بعض معتبر ذرائع سے یہ خبر پہنچی کہ حافظ نجم الہدیٰ صاحب مبارکپوری فتویٰ کے صرف حامی ہی نہیں بلکہ اسے لوگوں میں تقسیم بھی کر رہے ہیں۔

اس خبر سے حضرت کو سخت صدمہ پہنچا، پھر جب آپ نے حافظ نجم الہدیٰ عزیزی سے متعلق مزید تحقیق چاہی تو معلوم ہوا کہ حافظ جی نے جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فضیلت کی سند لینے کے بعد وہابی کے گھر اپنی شادی کی اور شادی کے بعد سسرالی تعلقات بھی قائم کئے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ''حافظ جی'' ٹی وی دیکھنے کے صرف شوقین ہی نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانے کے بھی شوقین ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے گھر کے باہر صحن میں ٹی وی رکھ کر لوگوں کے ساتھ دیکھنے کا لطف لیتے ہیں۔

ان امور کو جاننے کے بعد ایک عام دین دار مسلمان بھی ایسے ''حافظ جی'' کی اقتدا میں نماز نہیں ادا کر سکتا ہے چہ جائے کہ حضور تاج الفقہا جیسا عالم دین اور متصلب سنی صحیح العقیدہ مقتدا اور پیشوا۔

ایک دن کی بات ہے کہ غوثیہ جامع مسجد بدھیانی میں نماز عصر کی اقامت ہوئی اور حضرت حسب سابق مصلیٰ کی طرف بڑھے مگر ساتھ ہی حافظ نجم الہدیٰ عزیزی صاحب بھی آگے بڑھے۔ معمول کے خلاف یہ طریقہ اپنانے پر حضرت تاج الفقہا نے ہاتھ کا اشارہ کر کے حافظ جی کو پیچھے جانے کو کہا اور خود امامت فرمائی۔ مقتدیوں میں ماسٹر حبیب اللہ بھی تھے، بعد دعا ان کا اشارہ پا کر ''حافظ جی'' نے تیور بدلا اور بڑے طمطراق انداز میں گفتگو شروع کی۔

حافظ جی: آپ نے مجھے کیوں مصلیٰ امامت سے ہٹایا؟

حضرت تاج الفقہا: ٹھیک ہے، بتا دیا جائے گا۔

حافظ جی: نہیں، بتایئے۔

حضرت تاج الفقہا: سن لیں! آپ کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوگی۔

حافظ جی: کیوں نہیں ہوگی؟

حضرت تاج الفقہا: تفصیل بتا دی جائے گی۔

یہ کہہ کر آپ مسجد سے باہر نکل گئے اور دیگر مصلی حضرات بھی اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس واقعہ کے بعد ''حافظ جی'' نے مسجد میں نماز پنجگانہ اور جمعہ کے لئے جانا چھوڑ دیا

اور مکمل دوسال تک مسجد کا رخ نہیں کیا۔ یہ سچائی محلّہ کے بے شمار لوگوں سے معلوم کی جاسکتی ہے اور جس طرح سے ہم نے جانی ہے دیگر طالبان حقیقت بھی جان سکتے ہیں۔حافظ نجم الہدیٰ صاحب کے متعلق اس تفصیل سے چند باتیں سورج کی طرح روشن ہوگئیں۔

(۱)وہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دوسرے مقامات پر امامت کرتے رہے۔

(۲)۲۰۱۰ء میں جامعہ عربیہ میں مدرس ہونے کے بعد سے بدھیانی میں مستقل رہائش اختیار کی۔

(۳)وہ درجہ پرائمری کے مدرس ہیں اور پرائمری کے بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔

(۴)حضرت تاج الفقہا کے نہ رہنے پر آپ ہی کے حکم سے انہوں نے اعلیٰ حضرت عیدگاہ میں اب تک صرف ایک بار نماز عیدالاضحیٰ پڑھائی۔

(۵)حضرت تاج الفقہا کی عدم موجودگی میں آپ ہی کے اعلان کے مطابق انہوں نے غوثیہ جامع مسجد محلّہ بدھیانی میں بروز جمعہ خطابت وامامت کا کام کیا۔

(۶)حضرت کی موجودگی میں انہوں نے کبھی اس مسجد میں امامت نہیں کی۔

(۷)وہ کبھی بھی مذکورہ مسجد کے مستقل اور باتنخواہ امام نہیں رہے۔

(۸)حضرت تاج الفقہا کو ان کے نظریات اور اعمال قبیحہ کی پہلے سے خبر نہیں تھی۔

(۹)انہوں نے وہابی گھر میں فاضل اشرفیہ مبارک پور ہونے کے بعد شادی کی۔

(۱۰)ٹی وی دیکھنے دکھانے کے شوقین ہیں۔

(۱۱)عبیداللہ اعظمی کے کفریات کے حامی ہیں۔

(۱۲)حضرت تاج الفقہا کی موجودگی میں خلاف معمول امامت کے لئے آگے بڑھے۔

(۱۳)حضرت تاج الفقہا نے انہیں کچھ کہنے کے بجائے اشارہ سے پیچھے کیا۔

(۱۴)حضرت تاج الفقہا نے ’’حافظ جی‘‘ کو ہٹانے کی وجہ یہ بتائی کہ آپ کی اقتدا میں نماز نہیں ہوگی۔

(۱۵)’’حافظ جی‘‘ کے پیچھے نماز نہ ادا کرنے کی وجہ وہ خلاف شرع امور ہیں جو ماقبل

میں مذکور ہیں۔

(۱۶) ''حافظ جی'' نے واقعہ مذکورہ کے بعد دو سال تک ''غوثیہ جامع مسجد'' بدھیانی میں نماز نہیں پڑھی۔

مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب کی شرانگیزی اور فتنہ خیزی

مولانا موصوف دیوریا لال سنت کبیر نگر کے باشندہ، الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد کے تعلیم یافتہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے فارغ التحصیل اور پھر وہاں کے استاذ رہنے کے بعد اس وقت ''دعوت اسلامی'' کے مبلغ اور اس کے زیر انتظام ''کنز الایمان دار الافتا ہالینڈ'' میں مسائل دینیہ بتانے پر مامور ہیں اور شہر خلیل آباد میں ''دعوت اسلامی'' کے تحت ''کلیۃ البنات الرضویہ'' چلا رہے ہیں۔

آپ نے آج سے تقریباً پچیس سال قبل شہر خلیل آباد محلّہ موتی نگر اور حال رضا نگر میں اپنی رہائش کے لئے زمین خریدی اور پھر مکان تعمیر کیا۔ اس درمیان رضا مسجد رضا نگر کا قیام بھی عمل میں آگیا جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ مولانا شمس الہدیٰ صاحب جب کبھی خلیل آباد آتے اسی مسجد میں نماز ادا کرتے۔ اگر حضرت تاج الفقہا کبھی اس مسجد میں جمعہ کے وقت ہوتے اور مولانا شمس الہدیٰ صاحب آجاتے۔ حضرت ان سے خطاب کو کہتے۔ چنانچہ مصلیان مسجد کا بیان ہے کہ بسا اوقات حضرت تاج الفقہا اپنا خطاب بند کر دیتے اور مولانا شمس الہدیٰ صاحب کو خطابت و امامت کی ذمہ داری سونپ دیتے۔ مگر عوام کا رجحان حضرت ہی کی تقریر سننے کا رہتا اور مولانا شمس الہدیٰ صاحب کے بجائے حضرت والا کی طرف ان کے میلان کا اظہار ہوتا بلکہ ایک موقع پر دونوں بزرگوں کی موجودگی تھی اور مصباحی صاحب خطاب فرما رہے تھے کہ اسی درمیان مسجد کے ایک ذمہ دار نے ان کو ٹوک کر بٹھا دیا اور کہا کہ اب مفتی صاحب کی تقریر ہوگی۔

انہی وجوہات سے مصباحی صاحب کا دل آتش حسد میں جلنے لگا اور اپنی انا کی تسکین

کے لئے تدبیریں نکالنی شروع کردیں اور حضرت تاج الفقہا کو قوم میں ذلیل کرنے کے لئے مختلف حربے اپنانے لگے۔مصباحی صاحب نے تاج الفقہا کے خلاف خصوصیت سے درج ذیل تدابیر اپنائیں:

(۱) شہر کی مساجد کے ذمہ داروں سے رابطہ قائم کر کے حضرت کے خلاف ان کے سامنے غلط پروپیگنڈہ کیا۔

(۲) مساجد میں مقرر ائمہ حضرات کو برطرف کر کے ''دعوت اسلامی'' کے افراد کو مسلط کرنے کی خفیہ سازش کی۔

(۳) شہر واطراف میں موجود جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے فارغین کا حضرت تاج الفقہا کے خلاف ذہن بنایا۔

(۴) عبید اللہ اعظمی کے حامی عوام اور مولانا صاحبان سے تعلقات قائم کر کے ان کو حضرت تاج الفقہا کی مخالفت پر ابھارا۔

(۵) سید سبطین حیدر مارہروی کے حامی مولوی حضرات کو اپنایا اور حضرت کے خلاف ان کو قوت بخشی۔

(۶) شہر کے اپنے بعض رشتہ داروں کو حضرت کے خلاف تیار کیا۔

(۷) برادری کے نام پر لوگوں کو اپنا ہمنوا بنا کر حضرت تاج الفقہا کی مخالفت کے لئے ذہن سازی کی۔

(۸) شہر اور اطراف وجوانب میں قائم مدارس عربیہ کا دورہ کر کے علمائے کرام اور اساتذۂ کرام کو حضرت تاج الفقہا پر جھوٹی تہمتیں لگا کر بدظن کرنے کی جدوجہد کی۔

ان تدابیر کو خفیہ طور پر اپنانے کے بعد جب مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب کو اپنے گمان کے مطابق یہ یقین ہو چلا کہ اب حضرت تاج الفقہا کو قوم میں ذلیل ورسوا کرنا آسان ہو گیا ہے اور شہر سے حضرت کو نیست ونابود کرنے اور خود قائد اعظم بن کر رہنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے تو کھل کر میدان میں آ گئے اور حضرت پر الزامات واتہامات کی علانیہ مذموم حرکت

کرنے پر کمر بستہ ہو گئے۔

مجلس افتا وقضا کا پس منظر

قارئین کرام کو غالباً معلوم ہوگا کہ مولانا شمس الہدیٰ مصباحی کو جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے ذمہ داروں نے ایک بار سال بھر کے لئے معطل کر دیا تھا جس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ مصباحی صاحب نے جامعہ اشرفیہ کی خطیر رقم کا گھپلہ کیا تھا یعنی مال غصب کرنے اور ادارہ کی رقم کا غبن کرنے کی وجہ سے یہ سزا دی گئی تھی۔ جناب عالی نے معطّلی کے ایام میں بہت سے ارباب علم اور اصحاب اثر ورسوخ کے دربار میں رو رو کر بحالی کی درخواست دی اور در بدر پہنچ کر زار وقطار آنسو بہانے کے بعد دوبارہ تدریس کی اجازت حاصل کی۔

معطّلی کے دنوں میں رجسٹر حاضری پر دستخط کرنے کے بعد چپراسی روم میں اوقات تعلیم میں حاضر رہنے کا آرڈر تھا، چنانچہ مصباحی صاحب مکمل ذمہ داری سے یہ تمام انجام دیتے۔اس دوران کسی مدرس کی بات کیا کریں کوئی چپراسی بھی مصباحی صاحب کی طرف دیکھنا گوارہ نہیں کرتا تھا۔خدا خدا کر کے کسی طرح یہ ایام تعطیل گزرے اور آپ نے پڑھانا شروع کیا۔

چونکہ جناب فطرتاً مال کے حریص اور دولت بٹورنے کے رسیا ہیں، اس لئے دوبارہ پھر لوٹ کھسوٹ اور گھپلہ بازی میں لگ گئے اور نوبت معطّلی تک پہنچ گئی مگر چالبازی دکھائی اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لیا۔اس طرح کچھ عزت ڈھکی چھپی رہ گئی لیکن اب نام کے ساتھ کوئی منصب نہیں لگ پا رہا تھا، اس لئے دماغ نے رہنمائی کی کہ قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر بنا جائے مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری از ہری علیہ الرحمہ کی طرف سے مقرر قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب کے متعلق لوگوں میں یہ بات پھیلائی جائے کہ یہ قاضی شریعت نہیں ہیں اور تاج الشریعہ نے ان کو مقرر نہیں کیا ہے، یہ خود بخود قاضی شریعت

لکھتے اور لکھواتے ہیں، لہٰذا شہر میں قاضی شریعت کا تقرر ہونا چاہیے۔

اپنے مقصد کے حصول کی خاطر مصباحی صاحب نے مولانا حشم اللہ اور مولانا انوار احمد صاحبان حامیان سبطین حیدر مارہروی صاحب کو شیشے میں اتارا اور ضلع کے مدارس کا دورہ فرما کر مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب کے خلاف ذہن سازی میں دن رات ایک کر دیا ،ان ارواح ثلثہ نے اگر اتنی محنت رد وہابیت و صلح کلیت میں کی ہوتی تو شاید علاقہ کا نقشہ کچھ اور ہوتا مگر افسوس صد افسوس کہ ساری توانائی ایک مخلص عالم دین کو زیر کرنے پر صرف کی اور لوگوں کو ورغلا کر اپنی انا کو سکون دیا۔

چنانچہ ۱۹؍ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو بحر العلوم خلیل آباد میں ''اصلاح معاشرہ'' کے نام سے مصباحی صاحب نے علمائے کرام کی ایک میٹنگ بلائی مگر علمائے کرام کو کسی طرح میٹنگ سے پہلے ہی ان کے مکر و فریب کا علم ہو گیا، اس لئے ضلع کے کسی اہم ادارہ کے علما نے اس میں شرکت نہیں کی ،ہاں جو دس بارہ حضرات شریک ہوئے ان میں بعض اصل حقیقت سے بے خبر تھے اور بعض مصباحی صاحب کے شاگرد تھے۔ان حضرات کے سامنے جب مصباحی صاحب نے ''مسئلۂ قضا'' کو رکھا تو کسی نے بھی مصباحی صاحب کو قاضی شریعت سنت کبیر نگر نہ کہا، کیوں کہ سب جانتے تھے کہ اس ضلع کے لئے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے بہت پہلے مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب کو قاضی شریعت مقرر کر دیا ہے۔اب کسی اور کو کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ مگر ضد اور حسد جو چاہے کرا دے۔چنانچہ مصباحی صاحب نے ''مجلس افتا و قضا'' کے نام سے ایک بورڈ بنوا کر بحر العلوم میں لگا دیا اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے انتخاب و تقرر کی بغاوت کر کے خود اس کے صدر بن گئے اور شہر کے سنیوں کو دو گروپ میں بانٹنے کی ناپاک جسارت کر ڈالی۔یہ ہے مجلس قضا کے صدر صاحب کی داستان مکر و فریب۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آتش مکر و دغا سے

جلکل روڈ کا واقعہ

۲۸؍اگست ۲۰۱۷ء کی تاریخ میں جناب الحاج مہدی حسن خان صاحب کے گھر محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منعقد تھی جس میں علما، ائمہ اور شعرا کی کثیر تعداد مدعو تھی۔اس محفل میں مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب اور حضرت تاج الفقہا بھی مدعو تھے۔شاہدین کا بیان ہے کہ محفل میں مولانا مصباحی صاحب پہلے اور حضرت تاج الفقہا بعد میں آئے مگر محفل میں مصباحی صاحب کی آمد پر اسٹیج پر موجود علما وائمہ میں سے بعض نے کھڑے ہوکر خیر مقدم کیا اور اکثر علما وائمہ بیٹھے رہے اور عوام سب کے سب اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے رہے ۔مصباحی نے تقریر ختم کی اور اسٹیج سے اتر کر جانے لگے ابھی کچھ دور پہنچے تھے کہ حضرت تاج الفقہا کی تشریف آوری ہوگئی جونہی مجمع کی نظر آپ پر پڑی سب نے کھڑے ہوکر آپ کا استقبال کیا۔نعروں کی گونج ہوئی پورا اسٹیج سراپا عقیدت واحترام بن گیا اور نہایت اعزاز واکرام سے اسٹیج پر پہنچایا۔

مصباحی صاحب یہ منظر دیکھ کر بوکھلا اٹھے اور غیظ وغضب میں ڈوبے دوبارہ اسٹیج پر پہنچ گئے اور نیچے رکھی کرسی لے کر اس پر بیٹھ گئے ۔چونکہ حضرت تاج الفقہا کو پہلے سے وعدہ کے مطابق دو چند منٹ شرکت کر کے جمد اشاہی جانا تھا اس لئے آپ نے اسٹیج پر پہنچتے ہی مائک اناؤنسر صاحب سے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کچھ کلمات خیر ادا کرنا شروع کر دیا۔

آپ نے ابھی دو چند الفاظ ہی ادا کئے تھے کہ ''مصباحی صاحب'' نے آپ کے ہاتھ سے مائک چھین لیا اور کہا ابھی میں اور تقریر کروں گا۔''

اس اوچھی حرکت کو دیکھ کر مجمع دم بخود ہوگیا۔حضرت تاج الفقہا حیران ہو گئے اور منبر پر موجود علمائے کرام حیرت واستعجاب میں ڈوب گئے ۔اسی درمیان حضرت نے مولانا شمس الہدیٰ مصباحی سے مائک لے لیا اور شرکا حضرات کو مبارک باد دے کر اسٹیج سے اتر گئے ۔چند حضرات کو چھوڑ کر پورا مجمع حضرت کے پیچھے ہولیا اور مصباحی صاحب پر لعن طعن

کرتا ہوا چلا گیا۔مصباحی صاحب نے چند حضرات کے سامنے جوتقریر فرمائی اس کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔

''یہ کتنا بڑا مولانا ہوگیا ہے کہ اس کے آنے پر سب کھڑے ہوگئے اور نعرہ لگانا شروع کردیا، یہ شہر کا فتنہ ہے، آپ لوگ اس فتنے سے بچیں، شہر کو اس فتنے سے بچائیں۔''

ایک بڑے ادارہ کا بڑا استاذ بڑی عمر کو پہنچنے کے باوجود جو حرکت کر بیٹھا اس سے سنیوں کا سر شرم سے جھک گیا اور اختلاف وانتشار نے اپنا ہاتھ پیر پھیلانا شروع کریا۔ مصباحی صاحب نے مجمع عام میں جو ذلیل حرکت کی اس کے عینی شاہدین آج بھی موجود ہیں، ان سے حقیقت کو معلوم کیا جاسکتا ہے مگر برا ہو جھوٹ اور فریب کا، مولانا شمس الہدیٰ صبح سے ہی اپنے ہمنواؤں کو بتانا شرع کردیا کہ رات فلاں نے میرے ہاتھ سے مائک چھین لیا اور مجھے بے عزت کیا۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

لوگوں کے بیان کے مطابق شہر خلیل آباد کے مسلمانوں کیلئے یہ پہلا حادثہ تھا کہ کسی سنی عالم نے کسی سنی صحیح العقیدہ عالم کے ساتھ برسرمنبر ایسی حرکت کی ہو اور اپنی تعظیم نہ ہونے پر ایسا جلال دکھایا ہو۔

یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی اور عوام علما پر زبان طعن دراز کرنے لگے۔موافقین ومخالفین سرگرم عمل ہوگئے اور ماحول سخت پراگندہ ہوگیا۔علمائے اہل سنت بالخصوص حضرت تاج الفقہانے جس شہر کو اپنی بے پناہ جد و جہد سے اہل سنت کا ایک لہلہاتا گلشن بنایا تھا، مذہب اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت کی پاکیزہ خوشبو سے جس کو معطر ومشکبار کیا تھا۔مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب کے کرتوت نے اس گلشن میں آگ لگادی اور شہر کا اتحاد پارہ پارہ کردیا۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تصفیہ کی کوشش

شہر کی اس انتشاری کیفیت کو ختم کرنے اور مسلمانوں کے اضطراب کو دور کرنے کے لئے بعض مخلص حضرات نے قدم آگے بڑھایا اور دونوں بزرگوں سے گفتگو کی۔ ان مخلصین میں محترم جناب محمد معین خان متولی رضا جامع مسجد رضا نگر اور سیٹھ اشفاق احمد خان گولا بازار قابل ذکر ہیں، ان دونوں حضرات نے تصفیہ کی جو کوشش کی اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

محترم محمد معین خان صاحب کے ذریعہ معلوم ہوا کہ انہوں نے حضرت تاج الفقہا سے ٹیلی فون پر گفتگو کی اور مولانا شمس الہدیٰ صاحب سے مل بیٹھ کر معاملات ختم کرنے کے لئے کہا، جس پر حضرت نے فوراً آمادگی ظاہر کردی اور معین صاحب کی رائے کے پیش نظر امام العلما استاذ الاساتذہ جامع معقول ومنقول علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی قدس سرہٗ شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد (وفات ۱۴؍ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۱؍ دسمبر ۲۰۱۹ء) کو ''فیصل'' کی حیثیت سے بلانے پر اتفاق کیا۔

جناب معین صاحب نے مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب سے بھی گفتگو کی، وہ بھی راضی ہوگئے اور فریقین کی رضا مندی سے ایک متعینہ تاریخ پر حضور امام العلما علیہ الرحمہ کی موجودگی میں میٹنگ کرنے کا فیصلہ ہوگیا مگر پھر کسی وجہ سے مولانا شمس الہدیٰ صاحب نے اس تاریخ میں شرکت سے انکار کردیا اور شہر سے باہر کہیں اور کوچ کر گئے اور کوئی بات نہ بن سکی۔

محترم محمد معین صاحب نے دوبارہ کوشش شروع کی اور میٹنگ کرنے کا پلان بنایا مگر اس بار حضرت امام العلما علیہ الرحمہ کی تاریخ نہ مل سکی تو استاذ العلما حضرت علامہ محمد ایوب رضوی صاحب قبلہ ساکن بسڈیلہ سنت کبیر نگر سابق صدر المدرسین الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد کو بحیثیت ''فیصل'' مدعو کیا گیا۔ حضرت والا نے جمعہ مبارکہ کا دن متعین فرمایا اور طے ہوا کہ محترم محمد معین صاحب کے مکان میں بعد نماز جمعہ میٹنگ ہوگی اور اس میں صرف مندرجہ ذیل افراد ہی شریک رہیں گے۔

(۱) استاذ الاساتذہ علامہ محمد ایوب رضوی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

(۲) مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب

(۳) مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب

(۴) الحاج محمد معین خان صاحب

(۵) الحاج اشفاق احمد خان صاحب

مذکورہ تمام حضرات نے وقت مقررہ پر میٹنگ میں شرکت پر اپنی رضا مندی ظاہر کر دی اور پھر آنے والے دن کا انتظار ہونے لگا۔

غوثیہ جامع مسجد بدھیانی کا حادثہ

میٹنگ کا دن آنے سے پہلے ہی مولانا شمس الہدیٰ صاحب کے ذریعہ ایک شاطرانہ چال کا مظاہرہ کیا گیا اور ان کے ایک جاہل گنوار اور اجڈ رشتہ دار ذاکر علی ساکن بدھیانی کو تیار کیا گیا جس کے ذریعہ میٹنگ کو درہم برہم کرنے اور حضرت تاج الفقہا کو بے عزت کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا چنانچہ جس جمعہ کو تصفیہ کی میٹنگ ہونی تھی معمول کے مطابق حضرت تاج الفقہا غوثیہ جامع مسجد بدھیانی میں نماز جمعہ کے لئے تشریف لے گئے اور خطاب کے بعد منبر پر رونق افروز ہو گئے اور مؤذن اذان دینے کے لئے گیا۔

اسی درمیان ذاکر علی نے تیار کئے ہوئے پلان کے مطابق مسجد میں کھڑے ہو کر سدھائے کتے کی طرح بھونکنا شروع کیا اور بولا:

''پنچو صاحبو! مولانا اختر صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے میں لوگوں کو اعتراض ہے، اس لئے ان کی جگہ کوئی اور نماز پڑھائے تو سب لوگ پڑھیں گے۔''

اس کی اس بات پر کسی نے کوئی جواب نہیں دیا اور مؤذن نے اذان شروع کر دی، جب ذاکر علی نے اپنا یہ حشر دیکھا تو بولا: ''میری کوئی نہیں سن رہا ہے، چلو نکل چلیں۔''

وہ یہ کہہ کر مسجد سے باہر نکل گیا، ساتھ ہی اس ''فتنہ مقدسہ'' کے اراکین باتوہین جناب

حافظ محمد عمر، حافظ محمد نجم الہدیٰ، جناب سعید اللہ مرحوم وغیرہ دس افراد بھی مسجد سے باہر نکل گئے اور اپنے منصوبے میں ناکام ونامراد رہے۔

ع بہت بے آبرو ہوکر خدا کے گھر سے یہ نکلے

حضرت تاج الفقہا نے اس موقع پر جس صبر وتحمل اور حسن تدبیر کا مظاہرہ فرمایا، وہ انھیں کا حصہ ہے، چنانچہ آپ نے سکون واطمینان سے حسب سابق خطبہ دیا، نماز پڑھائی اور پھر سنت اور صلاۃ وسلام ودعا کے بعد اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے۔

شاید محلّہ بدھیانی میں اس نوعیت کا پہلا حادثہ تھا جسے مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب نے اپنے بدطینت رشتہ دار کے ذریعہ وجود پذیر کیا مگر دوسرے کو ذلیل کرنے کے بجائے خود ہی ذلیل وخوار ہوئے۔

حضرت تاج الفقہا کو اپنے وعدہ کے مطابق اسی دن بعد نماز جمعہ فوراً جناب محمد معین صاحب کے مکان پر میٹنگ کے لئے پہنچنا تھا مگر محلّہ میں مصباحی صاحب نے جو گل کھلایا اس کے سبب پہنچنے میں تاخیر ہونا بدیہی بات تھی۔

غالبًا مصباحی صاحب نے سوچا تھا کہ جب محلّہ میں انتشار پیدا ہو جائے گا تو مولانا اختر حسین صاحب میٹنگ میں شریک نہیں ہو پائیں گے، اس طرح مجھے یہ باور کرانا آسان ہوگا کہ ساری غلطی مولانا اختر حسین صاحب کی ہے ورنہ وہ میٹنگ میں وقت پر ضرور آتے۔

مگر سلام ہو اس مرد آہن کے حوصلہ پر اور مذہب اہل سنت کے اس مرد میدان پر اور قربان مسلک اعلیٰ حضرت کے اس بے باک ترجمان اور مجاہد پر کہ ان حالات میں بھی اس کی پیشانی پر کوئی شکن نہ آئی۔ چہرہ اداس نہ ہوا، دل ودماغ پر کوئی صدمہ نہ لیا اور مسکراتا ہوا اپنے گھر سے نکل کر دوسرے محاذ پر پہنچ گیا اور مصباحی صاحب کے فتنوں کی سرکوبی میں لگ گیا۔

محمد معین صاحب کے گھر مولانا شمس الہدیٰ مصباحی کی فتنہ بازی اور ذلت ورسوائی

جب حسب وعدہ حضرت تاج الفقہا جناب محمد معین صاحب کے مکان پر پہنچے تو وہاں کا نقشہ کچھ اور تھا۔ مولانا شمس الہدیٰ صاحب نے اپنے گمان کے مطابق حضرت تاج الفقہا

کے تمام مذہبی و مسلکی اور نظریاتی مخالفین کو جمع کر رکھا تھا، ان میں چند لوگوں کے اسما یہ ہیں:

(۱) مولانا حشم اللہ صاحب (حامی سبطین مارہروی)

(۲) مولانا انوار صاحب (حامی سبطین مارہروی)

(۳) حافظ محمد عمر صاحب (حامی کفریات عبید اللہ اعظمی)

(۴) حافظ نجم الہدیٰ صاحب (حامی کفریات عبید اللہ اعظمی)

(۵) جناب رحم اللہ صاحب بنجریا (گستاخ علمائے حق)

تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ یہ سارے حضرات اس لئے جمع کئے گئے تھے کہ آج مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب ان کے ساتھ مل کر حضرت تاج الفقہا کو نیست و نابود کرنے والے ہیں اور پھر دعوت اسلامی کے اس سرگرم مبلغ کو شہر کی قیادت کا عمامہ شریف باندھ دیا جائے گا۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کی ایک مضبوط اور مستحکم دیوار کو گرا کر سنیت کو تہس نہس کر کے صلح کلیت کا بازار گرم کر دیا جائے گا مگر

نور خدا ہے ظلم کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرت تاج الفقہا نے محمد معین بھائی کے مکان کے اندر پہنچ کر اپنے استاذ گرامی علامہ محمد ایوب رضوی صاحب قبلہ سے سلام و دست بوسی کی اور مجمع پر ایک نظر ڈالنے کے بعد استاذ گرامی سے اجازت لی اور باہر نکل آئے، پیچھے صاحب مکان جناب محمد معین صاحب اور پھر اشفاق احمد صاحب بھی آ گئے اور حضرت تاج الفقہا سے کہا، آپ کیوں باہر نکل آئے؟ جس پر حضرت نے جواب دیا۔ ''آپ لوگوں نے صرف پانچ افراد کے ساتھ میٹنگ کرنے کے لئے کہا تھا، یہاں تو جم غفیر ہے، میں مولانا شمس الہدیٰ صاحب سے گفتگو کیلئے آیا ہوں، پورے شہر کی میٹنگ کرنے نہیں آیا۔

اس جواب کو سن کر جناب محمد معین صاحب نے کہا کہ ان لوگوں کو میں نے نہیں بلایا، مولانا شمس الہدیٰ نے اپنے من سے بلایا ہے اور اشفاق احمد صاحب نے کہا کہ آپ اندر

چلیں میں مولانا شمس الہدیٰ سے خود پوچھوں گا کہ آپ نے ان لوگوں کو کیوں بلایا۔''
مگر حضرت تاج الفقہا نے فرمایا: میں ان لوگوں کی موجودگی میں بات نہیں کروں گا
۔ بالآخر جناب محمد معین صاحب نے ایک ایک کر کے سب کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ مولانا شمس الہدیٰ صاحب نے جب اپنا بنایا منصوبہ خاک میں ملتا دیکھا تو تلملا اٹھے اور خود بھی چلے گئے اور بدھیانی میں ناکام ہونے کے ساتھ یہاں سے بھی خائب وخاسر لوٹے، اس مقام پر ہم سرکار غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں:

حسد سے ان کے سینے پاک کردے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث

ہمیں نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ مولانا شمس الہدیٰ صاحب کی اس ذلیل ورذیل چال کے بعد علاقہ کے ایک اہم شخص نے کہا ''اب سمجھ میں آ گیا کہ سارا فتنہ شمس الہدیٰ کر رہے ہیں۔ دیوریا بسڈیلہ میں تو زیرو تھے ہی خلیل آباد میں بھی زیرو ہو گئے۔ اب ان کو رضا مسجد کے قریب نہ آنے دیا جائے۔''

آتش حسد جلانے والے شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ نار خود انہیں کو جلا کر خاکستر کرتی ہے اور محسود محفوظ و مامون رہتا ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت اور بمرگ نتواں است

بدھیانی میں دوسری جماعت کی داغ بیل

جس آدمی میں انسانیت کی رمق ہوتی ہے، وہ اپنے برے حالات کو دیکھ کر سنبھل جاتا ہے اور کیفر کردار تک پہنچنے کے بعد پھر بہت سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھاتا ہے مگر جناب مصباحی صاحب کا مقدس ضمیر اس مردہ جسم کی طرح ہے جسے شاید صور اسرافیل کے سوا کوئی شے بیدار نہ کر سکے۔ پے در پے ذلت ورسوائی اور مسلسل تحقیر وتذلیل کا سامنا کرنے کے

باوجود غیرت نہیں آئی اور شرارت وفتنہ انگیزی جاری رکھی۔

چنانچہ دوسرے جمعہ کو حافظ نجم الہدیٰ مصباحی کے ذریعے غوثیہ جامع مسجد بدھیانی میں الگ سے نماز جمعہ پڑھنے کا جال پھیلایا اور جب حسب سابق حضرت تاج الفقہا کی اقتدا میں آبادی کے عام مسلمین نے نماز جمعہ ادا کرلی تو جامعہ عربیہ مصباح العلوم کے کچھ طلبہ اور محلّہ کے دس پندرہ لوگوں کے ساتھ دوبارہ اسی مسجد میں حافظ نجم الہدیٰ نے نماز جمعہ پڑھانے کا فتنہ کھڑا کیا اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کا کام انجام دے دیا۔آبادی کے لوگوں نے فتنہ وفساد سے گریز کرنے کی بنا پر خاموشی اختیار کی۔جناب شمس الہدیٰ مصباحی صاحب نے اس طرح مٹھی بھر فسادیوں کی ایک ٹولی بنا کر دونمازیں کرادیں اور پھر آگے کا تخریبی منصوبہ بنانے میں مصروف ہوگئے،اس وقت سے تادم تحریر ایک ہی مسجد میں پانچ چھ افراد نماز پنج گانہ اور بیس پچیس افراد نماز جمعہ الگ پڑھ رہے ہیں۔بقیہ پوری آبادی کے لوگ ایک ساتھ تمام نمازیں ادا کررہے ہیں۔

یوم رضا منانے سے روکنے کا مشورہ اور پہلے جمعہ پڑھ لینے کی تجویز

مولانا شمس الہدیٰ صاحب نے اپنے فتنے کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ایک نیا شگوفہ چھوڑا اور ماہ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ کی بارہویں تاریخ کو حافظ نجم الہدیٰ مصباحی کے گھر قربانی کا گوشت کھانے کے بعد یوں ڈکارلی۔

’’آپ لوگ جامعہ عربیہ میں کسی کو یوم رضا مت کرنے دیجئے جسے یوم رضا منانا ہو اپنے گھر منائے اور جب ہر کام پہلے کرتے ہیں تو نماز جمعہ بھی پہلے پڑھیں‘‘

چیلوں نے اپنے گرو کی بات پر لبیک کہا،دوسرا دن جمعہ کا تھا۔دس بجے کے قریب حافظ محمد عمر صاحب کے والد ولی محمد صاحب نے مائک سے اعلان کیا کہ آج پہلے نماز جمعہ ہم لوگ پڑھیں گے،اس اعلان کے بعد محلّہ میں وہ ہنگامہ برپا ہوا کہ خدا کی پناہ۔

یہ اتفاق تھا کہ حضرت تاج الفقہا اس دن گھر پر تشریف فرما تھے۔آپ نے لوگوں کو

سمجھایا اور فتنہ کی آگ سرد کی۔ نماز جمعہ کا وقت ہوا تو حضرت وقت پر مسجد پہنچ گئے اور پھر کسی فسادی کو آگے آنے کی جرأت نہیں ہوئی لیکن مصباحی صاحب اب بھی خاموش نہ ہوئے اور جنگ وجدال کا ماحول بنانے میں لگے رہے۔ حسد کی آگ میں خود بھی جلتے رہے اور اپنے چیلوں کو بھی جلاتے رہے بلکہ شہر کی سنیت پر برق باری کا کام کرتے رہے۔

بغض وعناد کا شعلہ اور حسد اور جلن کی آگ مصباحی صاحب کے دل میں اس قدر تیز تھی کہ اتنے نشیب وفراز کے بعد بھی اسی طرح باقی رہی اور اب کسی طرح تاج الفقہا کو جیل کی سلاخوں میں ڈلوانے کے لئے ایک دوسرا منصوبہ تیار کیا۔ جس میں ماسٹر حبیب اللہ، اس کا لڑکا محبّ اللہ، نور محمد خازن مصباح العلوم، اس کا لڑکا عبد الواحد، ذاکر علی اور محمد رفیق برادر حافظ نجم الہدیٰ مصباحی داخل درس شیطانی ہوئے اور یہ سبق لیا کہ:

''کسی طرح مفتی محمد اختر حسین صاحب کی موجودگی میں مار پیٹ کرو اور اس کے خلاف ایف آئی آر کراؤ اور ایسی دفعات لگواؤ کہ اسے بہر حال جیل جانا پڑے اور پھر ملازمت پر حملہ کیا جائے اور معطل کرا کر بے روزگار کر دیا جائے۔''

مصباحی صاحب کے دئے ہوئے درس کے مطابق ان کے شاگردوں نے سفر شروع کر دیا اور محلّہ بدھیانی سے لے کر شہر کے مختلف علاقوں تک جدوجہد کا آغاز کر دیا۔

ماسٹر حبیب اللہ کی ذلیل حرکات

اس شخص کا مختصر ذکر پہلے آ چکا ہے۔ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا یہ چہیتا مرید تقریباً بیس سال سے مسجد ومدرسہ اور عیدگاہ کا پیسہ ہضم کر رہا ہے۔ اگر عوام حساب وکتاب کی بات کرتے ہیں تو ان کو فرضی مقدمہ میں پھنسانے اور جیل بھجوانے کی دھمکی دیتا ہے۔ محلّہ کے کچھ باہمت لوگوں نے اس کے اوپر غبن کا مقدمہ بھی کر دیا ہے جس سے ہر چہار سمت سے ماسٹر پر لعنت وملامت ہو رہی ہے مگر جناب کو ذرہ بھر شرم وحیا نہیں آتی ہے۔

آپ اس کی خبیث فطرت کا اندازہ یوں لگا سکتے ہیں کہ اس کی بدحالی کے زمانہ میں ہر

موڑ پر کام آنے والے جناب سیٹھ الحاج مقبول احمد عزیزی صاحب نے ایک مرتبہ جب اس سے مدرسہ کے حساب وکتاب کا مطالبہ کیا اور مصباح العلوم میں میٹنگ رکھی تو یہ شخص میٹنگ میں عوام کے سامنے حساب دینے کے بجائے سیٹھ صاحب کے صاحبزادے زین العابدین مرحوم کے نام ایف آئی آر کردیتا ہے جس میں ان پر مدرسہ سے ڈیڑھ لاکھ روپے لوٹنے کا الزام لگا بیٹھتا ہے۔ایسے کردار وعمل کے حامل نے حضرت تاج الفقہا کی مخالفت میں کیا کیا ہے، اسے ملاحظہ کریں:

(۱) آبادی کے مسلمانوں میں پروپیگنڈہ کیا کہ مولانا اختر حسین کہتے ہیں: میں خان اور منصوریوں کو آپس میں لڑا کر برباد کردوں گا۔

(۲) مجھے نظامت سے ہٹا کر خود ناظم اعلیٰ بننا چاہتا ہے۔

(۳) غیر مسلموں میں پروپیگنڈہ کیا کہ مولانا اختر حسین تم لوگوں کے ''رام کی توہین'' کرتے ہیں۔اس بدطینت نے اس طرح کی بے بنیاد باتوں سے مسلم وغیر مسلم سب کے درمیان حضرت تاج الفقہا کے خلاف نفرت وعداوت کی آگ لگانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگادیا۔

مگر رب کریم جل جلالہ کا بے پایاں فضل واحسان ہے کہ جن لوگوں کے درمیان ایسی باتیں پہنچتی وہ حضرت سے بدظن ہونے کے بجائے ماسٹر پر نفریں کرتے اور حضرت والا کو اس کی فریب کاری سے آگاہ کردیتے۔

وقت گزرتا گیا اور یہ ''فسادی ٹولہ'' اپنے گروگھنٹالوں کی سربراہی میں منصوبہ پر منصوبہ بناتا رہا اور ''مسلک اعلیٰ حضرت کی اس گھن گرج'' کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی تدبیر کرتا رہا۔

دس رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ کا دردناک واقعہ

مصلیان غوثیہ جامع مسجد بدھیانی نے ۱۰؍رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷؍مئی ۲۰۱۸ء بروز اتوار ام المومنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد میں محفل کے انعقاد کا پروگرام بنایا اور پھر بعد نماز تراویح ایصال ثواب کے لئے مصلی حضرات کو مسجد

میں روک لیا گیا۔

رات تقریباً دس بجنے کو تھے کہ حضرت تاج الفقہا نے مائک پر خطاب کا آغاز فرمایا اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذکر جمیل کی خوشبو بکھیرنی شروع کی، اتنے میں فطری جھگڑالو اور طبعی الدالخصام، گستاخ علمائے حق، خازن مصباح العلوم نور محمد نے مسجد کی چھت سے اتر کر نہایت کرخت لہجے میں گستاخی کی اور خانۂ خدا کو اپنی مکروہ آواز سے بھر دیا اور مائک کا حیلہ بنا کر لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔

مسجد میں موجود بعض حضرات نے اسے دھکے دے کر باہر کر دیا اور پھر حضرت تاج الفقہا نے مختصر بیان کے بعد سلام و دعا کر کے محفل ختم کر دی۔ چونکہ یہ ''فسادی ٹولہ'' اپنی نماز پنج گانہ کے لئے مسجد کی چھت پر جماعت کرتا ہے اور وہیں سے منصوبہ بنا کر ''نور محمد'' کو بھیجا گیا تھا لیکن مسجد کے اندر جھگڑا نہ ہو سکا اس لئے مایوس ہو کر یہ ''ٹولہ'' آہستہ آہستہ نکل کر باہر چلا گیا اور اپنے مقصد میں ایک بار پھر ناکام ہو گیا۔

مگر شیطانی دماغ نے فوراً راہ فساد دکھائی اور جنگ وجدال کی آگ جلائی۔ چنانچہ نور محمد اپنے اہل وعیال کے ساتھ مسجد کے سامنے واقع اپنے گھر کی چھت پر جا کر انتظار کرنے لگا کہ جونہی حضرت تاج الفقہا اور دیگر حضرات باہر نکلیں ان پر اینٹ پتھر کی بارش کر دی جائے اور پھر ان لوگوں کے نام ایف آئی آر کرا دی جائے مگر۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

حضرت تاج الفقہا انہیں ظالموں کے سامنے سے اپنے ایک معتقد جناب محمد اسلم داماد حاجی علی حسین صاحبان کی دعوت پر ان کے گھر پہنچ گئے، ہاں جب دیگر نمازی حضرات نے مسجد سے نکلنا شروع کیا تو نور محمد اور اس کے لڑکوں نے ان پر اینٹ اور پتھر کی بارش شروع کر دی جس میں ایک درجن لوگ زخمی ہو گئے اور پورے محلّہ میں افراتفری مچ گئی۔ موقع کی تلاش میں لگے ذاکر علی جیسے بدمعاش اور شر پسند عناصر بھی ہنگامہ آرائی کرنے لگے۔

بالآخر پولیس کے آنے کے بعد حالات پر قابو پایا جا سکا۔ پولیس نے تمام زخمی لوگوں کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ فساد کس نے برپا کیا ہے۔ چنانچہ ''فسادی گروپ'' کے اہم رکن عبدالواحد اور دوسرے اہم رکن ذاکر علی کو گرفتار کر کے کوتوالی خلیل آباد میں بند کر دیا اور ایک بار پھر مولانا شمس الہدیٰ اینڈ کمپنی پر ذلت و رسوائی کا طمانچہ پڑ گیا۔

ع الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کام کیا

حضرت تاج الفقہا کی بے خوفی اور حوصلہ مندی

رات ہوئے افسوسناک اور قابل مذمت حادثہ کے بعد پورا محلّہ خوف و ہراس میں مبتلا تھا اور ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ خصوصاً ''فسادی گروپ'' پر ایسی دہشت طاری تھی کہ آج نماز فجر میں اس کا ایک فرد بھی دکھائی نہیں دیا، اگر کوئی آیا تو اہل حق کی ہیبت نے اسے بھی واپس کر دیا۔

مگر حضرت تاج الفقہا اور اہل حق مظلوم لوگوں میں سے کچھ نے حسب سابق مسجد میں آ کر نماز فجر ادا کی اور پھر اپنے گھروں کو واپس ہو گئے اُس دن سے ''فسادی ٹولہ'' کا مسجد میں آ کر الگ جماعت کرنا دور کی بات ہے اس کا ایک فرد بھی مسجد میں آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ ایسے ہوش ربا اور پریشان کن ماحول میں بھی حضرت تاج الفقہا کا بے خوف و خطر ظالموں کے سامنے سے مسجد آنا جانا انتہائی جرأت و ہمت اور حوصلہ مندی کا پتہ دیتا ہے۔ سچ ہے۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

فرضی ایف آئی آر کی کہانی

حادثہ کے بعد آگے کے حالات سے متعلق معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ''فسادی گروپ'' کا سرغنہ ماسٹر حبیب اللہ اور اس کا بدنہاد لڑکا محبّ اللہ حضرت تاج الفقہا کو جیل بھجوانے کی کوشش میں مصروف ہو گئے خلیل آباد سے دہلی تک کے چھوٹے بڑے مسلم و غیر مسلم جتنے لوگوں سے

سیاسی تعلقات تھے سب کو استعمال کیا اور ایڑی چوٹی کا زور لگاڈالا کہ کسی بھی طرح حضرت جیل چلے جائیں، گیارہ رمضان المبارک کا دن خیر و برکت کے حصول میں صرف کرنے کے بجائے دجل وفریب اور کذب و بہتان تراشی میں گزارا اور جب ہر طرف سے دھتکار اور پھٹکار کی بوچھار ہوئی تو اب ایک غیر مسلم وکیل کا دامن پکڑا جس نے موقع پا کر اپنی مسلم دشمنی بھی دکھائی اور ان فسادیوں کے دل کو سکون کا سامان بھی فراہم کیا، اس وکیل کے ذریعہ ایف آئی آر کی درخواست میں وہ کہانی گڑھی گئی جس میں ملزم کو بہر حال جیل جانا ہی پڑتا ہے۔

ایف آئی آر کا متن

ماسٹر حبیب اللہ نے حضرت تاج الفقہا اور محلّہ بدھیانی کے مسلمانوں کے خلاف ایف آئی آر میں جو باتیں لکھوائیں، وہ ملاحظہ کریں۔

مہودے! ہم پرارتھی محلّہ بدھیانی تھانہ کوتوالی خلیل آباد کے مول نواسی ہیں دینا نک ۲۰۱۸/۵/۲۷ء کو رات ری ساڑھے دس بجے مفتی اختر حسین پوترا دریس وان کے بیس سے پچیس پالتو غنڈوں دوارا میرے پڑوسی نور محمد پوتر ولی اللہ کے گھر پر لاٹھی ڈنڈوں لوہے کے راڈ ودھاردار ہتھیار و ہاتھوں میں اینٹ پتھر لے کر حملہ کر دیا جس میں کئی لوگ گھائل ہو گئے۔

مفتی اختر حسین ہاتھ میں لاٹھی لے کر اپنے غنڈوں کو حملہ کرنے کے لئے للکار رہے تھے، ان کے کہنے پر مزمل، غلام حسین پوترا دریس، جابر علی، ماجد علی، عابد علی، شبیر پوتر شجر الدین، سنے پوتر مرتضی، محمد احمد پوتر نبی محمد، نہال، عاقب، شاہنواز پوتر صابر علی، نوشاد پوتر عبد القادر، جنید پوتر حشمت علی، مفتی اختر کے لڑکے انوار عالم پوتر ڈاکٹر عبد الرحیم وغلام حسین کے لڑکے آدی سبھی کے ہاتھوں میں لوہے کی راڈ لے کر حملہ کرنے لگے۔

ان لوگوں کے ساتھ موجود بیس پچیس انیہ لوگ ہاتھ میں اینٹ و پتھر لے کر پتھراو کرنے لگے نور محمد کے گھر پر حملہ کرنے کے بعد میرے آواس پر دھاوا بول دیا، گالی گلوج کرتے ہوئے جان سے مارنے کی دھمکی دینے لگے، اکت ماحول کو دیکھتے ہوئے پرارتھی

نے اپنا دروازہ بند کرلیا، اکت لوگوں نے میرے گھر پر پتھراو کیا اور گیٹ توڑتے ہوئے گھر میں گھس گئے اور لان میں کھڑی چار پہیہ گاڑی کو چھتگرست کر دیا۔ اکت لوگوں کی کئی انیہ گتویدھیاں بھی سندگدھ ہوئی ہیں۔ (وغیرہ وغیرہ) حبیب اللہ خان پرارتھی۔

پرارتھنا پتر کے آدھار پر ۲۸/۵/۲۰۱۸ء

دھارا ۱۸/۴۷۸/۱۴۷/۱۴۸۲/۴۵/۳۳۶/۳۲۳/۵۰۴/۵۰۶/۳۴/۴۲۷ آئی پی سی پنجیکرت کیا گیا۔

عکس ایف آئی آر ماسٹر حبیب اللہ

NCRB (एन सी आर बी)
I.I.F.-I (एकीकृत जाँच फार्म -I)

10. Total value of property (In Rs/-)-सम्पत्ति का कुल मूल्य(रु में):

11. Inquest Report / U.D. case No., if any (मृत्यु समीक्षा रिपोर्ट / यू.डी. प्रकरण स., यदि कोई हो)
S.No. (क्र. UIDB Number (यू.डी.प्रकरण

12. First Information contents (प्रथम सूचना तथ्य):
सेवा में, श्रीमान प्रभारी निरीक्षक महोदय थाना कोतवाली बलरामपुर जनपद - संत कबीर नगर। महोदय हम प्रार्थी मोहल्ला [illegible] थाना कोतवाली खलीलाबाद के मूल निवासी है दिनांक 27/05/2018 को रात्रि लगभग 10.30 बजे मुफ्ती अख्तर हुसैन पुत्र इदरीश व उनके 20 से 25 पालतू गुण्डो द्वारा मेरे पड़ोसी नूर मोहम्मद पुत्र वलीउल्लाह के घर पर लाठी, डण्डो लोहे के राड व धारदार हथियार व हाथो मे ईंट पत्थर लेकर हमला कर दिया। जिससे कई लोग घायल हो गये मुफ्ती अख्तर हुसैन हाथ मे लाठी लेकर अपने गुण्डो को हमला करने के लिए ललकार रहे थे। उनके कहने पर मुजम्मिल, गुलाम, गुलाम हुसैन पुत्रगण इदरीश, जाबिर अली, माजिद अली, आबिद अली, शब्बीर पुत्रगण सलाहुद्दीन, सद्दू पुत्र मुर्तुजा, मोहम्मद अहमद पुत्र नबी मोहम्मद, निहाल आकिब, शहनवाज पुत्रगण साबिर अली, नौशाद पुत्र अब्दुल कादिर जुनैद पुत्र हसमत अली, मुफ्ती अख्तर के लड़के, अनवार आलम पुत्र अब्दुल रहीम व गुलाम हुसैन के लड़के आदि सभी के हाथो मे लोहे की राड लेकर हमला करने लगे। उन लोगो के साथ मौजूद 20-25 अन्य लोग हाथ मे ईंट व पत्थर लेकर पथराव करने लगे। नूर मोहम्मद के घर पर हमला करने के बाद मेरे आवास पर धावा बोल दिया। गाली गलौज करते हुए जान से मारने की धमकी देने लगे। उक्त माहौल को देखकर प्रार्थी ने अपना दरवाजा बन्द कर लिया। उक्त लोगो मेरे घर पर पथराव किया और गेट तोड़ते हुए मेरे घर मे घुस गये और लान मे खड़ी चार पहिया गाड़ी को क्षतिग्रस्त कर दिया। घटना गम्भीर देखकर प्रार्थी ने पुलिस को सूचना दिया तो घटना पर पुलिस को सूचना दिया तो घटना पर पुलिस तुरन्त पहुंची, उनके हस्तक्षेप से मामला शान्त हुआ, तब जाकर हमारा एव परिवार की जान बची। महोदय मुफ्ती अख्तर के लोग दहशत फैलाकर मुहल्ले का अमन-चैन बिगाड़ देना चाहते है। उक्त लोगो की कई अन्य गतिविधिया भी संदिग्ध प्रतीत होती है। उक्त लोग प्रायोजित तरीके से पुन हमला की तैयारी मे है, हम सब अपने आपको असुरक्षित महसूस कर रहे है। हमारा परिवार शिक्षित, सम्भ्रान्त परिवार एव नौकरी पेशा वाले है हमारा परिवार नियमो कानूनो मे विश्वास रखता है। इस प्रकार की घटना से हमारे परिवार की मर्यादा का हास हुआ है, और पूरा परिवार घबराया हुआ है अत उक्त लोगो के विरुद्ध प्राथमिकी दर्ज कर कड़ी से कड़ी कार्यवाही किये जाने हेतु सूचना आपकी सेवा मे प्रेषित है और अनुरोध है कि तनाव को देखते हुए हमारे आवास पर व मोहल्ले मे शान्ति एव सुरक्षा व्यवस्था हेतु पुलिस की तैनाती करने की कृपा करे, जिससे कि भविष्य मे इस प्रकार की पुनरावृत्ति न करे सके। आपकी महान कृपा होगी। Sd हबीबुल्लाह खां प्रार्थी (हाजी हबीबुल्लाह खा) पुत्र जैबुल्लाह खा अध्यापक मौ0 आ0 इ0 का0 खलीलाबाद प्रबन्धक मदरसा जामिया अरबिया अहले सुन्नत मिस्बाहुल उलूम, निवासी [illegible] खलीलाबाद, सन्त कबीर नगर। मो0 9839628937
दिनांक 28/05/2018 प्रार्थना पत्र के आधार पर मु0अ0स0 478/18 धारा 147/148/452/336/323/504/506/34/427 IPC पंजीकृत किया गया। Sd उपेन्द्र शर्मा 28/05/18 (विवेचक - उ0नि0 श्री वीरेन्द्र सिंह यादव)

13. Action taken: Since the above information reveals commission of offence(s) u/s as mentioned at Item
(की गयी कार्यवाही : चूंकि उपरोक्त जानकारी से पता चलता है कि अपराध करने का तरीका मद सं. 2 में उल्लेख धारा के तहत

(1) Registered the case and took up the investigation: or

(2) Directed (Name of I.O.) (जाच अधिकारी का नाम): Virendera Singh Yadav Rank (पद): SI (Sub-Inspector)
No.(0972061258 to take up the Investigation (को जाच अपने पास मे लेने के लिए निर्देश दिया गया)

(3) Refused investigation due to (जाच के लिए):

or (के कारण इकार किया

(4) Transferred to P.S. District
on point of jurisdiction (को क्षेत्राधिकार के कारण

قارئین کرام! دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ ایک ایسے جلیل القدر عالم ربانی جس کی تعلیمی تصنیفی سماجی مذہبی مسلکی اور دینی خدمات کا شہرہ دنیا بھر میں ہو جو اکابر اہل سنت کا معتمد اور منتخب ہو جو اصاغر کا اعتماد اور سہارا ہو، امام الوقت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی قدس سرہ جیسی عبقری شخصیت کا مقرب ومحبوب ہو، عالم باعمل صاحب کردار وگفتار اور قاضی شریعت ہو۔

اس شخصیت کے خلاف یہ جھوٹی داستان صرف اس لئے گڑھی جا رہی ہے کہ وہ یہاں ''مسلک اعلی حضرت'' کی نشر واشاعت میں کیوں مصروف ہے اور وہ بریلی بریلی کرنے کے بجائے مبارکپور مبارکپور کیوں نہیں کرتا، عبید اللہ اعظمی کے کفریات کی حمایت کیوں نہیں کرتا، ماسٹر حبیب اللہ جیسے دین بے زار کی کفری حرکتوں پر خاموش کیوں نہیں رہتا، ادارہ میں بت پرستی کی سرپرستی کرنے والے مولاناؤں کی دست بوسی کیوں نہیں کرتا، عبد العلی عزیزی، جیسے بدکار وسیاہ کار کے پیچھے کیوں نہیں چلتا۔

انصاف دو آواز کو انصاف کہاں ہے؟

پولس محکمہ کا ردعمل

آپ نے ایف آئی آر کی درخواست پڑھ لی ہے اس سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ ماسٹر حبیب اللہ اپنے آقاؤں کی رضا جوئی کے لئے اور مسلک اعلی حضرت کی ایک مضبوط دیوار کو گرانے کے لئے کس درجہ بے غیرت و بے حیا اور قومی غدار بن گیا اور کس قدر انسانیت خور درندہ ہو گیا۔

اس کی اس درخواست پر پولس محکمے کا متحرک ہو جانا لازمی امر تھا اور حضرت تاج الفقہا کا سنیوں کے ساتھ کوتوالی میں گرفتار ہو کر جانا قانونی اعتبار سے یقینی تھا مگر

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

پولس محکمے کی طرف سے باز پرس اور گرفتاری کرنے اور قید و بند کی مصیبت میں ڈالنے کے بجائے یہ خبر آتی ہے مفتی صاحب! آپ اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہ جائیں گے ڈی ایم ایس پی اور کوتوال صاحبان کو ساری حقیقت کا علم ہو چکا ہے اور شہر میں آپ کی یہ پوزیشن ان سب کو معلوم ہو چکی ہے کہ اگر پولس نے آپ کی انگلی پکڑ لی تو کچھ بھی ہوسکتا ہے آپ اطمینان سے گھر پر رہیں۔

ایک اور شیطانی حربہ

جب اس ''فسادی گروپ'' اور ''یزیدی ٹولہ'' اور ''بریلی مخالف گروہ'' نے اپنے سیاہ کارناموں کا یہ برا انجام دیکھا اور اپنے گھناؤنے کرتوتوں کا یہ ذلت بھرا نتیجہ پایا تو ایک اور شیطانی حربہ اپنانے میں مصروف ہوئے اور سیاسی جنگوں کی طرح جنگ کا آغاز کیا۔ معتبر ذرائع سے یہ خبر ملی ہے کہ ماسٹر حبیب اللہ کا لڑکا محبّ اللہ ایک اوباش بدمعاش اور بدکردار شخص ہے اور اپنے باپ کی ہی طرح عیاش اور فتنہ باز ہے، یہ بھی مصدقہ خبر ہے کہ دنیا حاصل کرنے کے لئے کفر و شرک بھی کرتا رہتا ہے مسلم معاشرہ کے بجائے غیر مسلم سماج میں رہنے کو ترجیح دیتا ہے، علمائے حق کو تو گالی دیتا ہے مگر غیر مسلموں کا پیر پکڑ کر سلامی دیتا ہے اور اسلام دشمن لوگوں کو مسلمانوں کی خبریں پہنچاتا ہے، بعض محکموں کی دلالی کرنے میں بھی مشہور ہے، محلّہ کے متعدد لوگوں سے موٹی موٹی رقمیں لے کر ہضم کر چکا ہے اور جب لوگ اپنے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں تو انہیں فرضی مقدمہ میں پھنسانے کی دھمکی دیتا ہے، اس لئے کوئی شخص اس سے اختلاف کرنے کی ہمت نہیں کرتا ہے۔

باپ نے فرضی ایف آئی آر کا انجام دیکھ کر بیٹے سے مدد طلب کی، چنانچہ اب بیٹے نے اپنے باپ کی غلاظت کا ٹوکرا سر پر اٹھایا اور اسے چاروں طرف پھیلانا شروع کیا۔

کسی ہوٹل میں اخباری عملے کو بلا کر کھلایا پلایا، انہیں اچھی نذر پیش کی اور حضرت تاج الفقہا کے حوالے سے اپنی مرضی کے مطابق اخبارات میں رپورٹ شائع کرائی تاکہ اخباری

بیانات کی بنیاد پر حکام و آفیسران پر دباؤ ڈال کر حضرت تاج الفقہا اور سچے سنی مسلمان نوجوانوں کو گرفتار کرایا جاسکے، جب کوئی مسلمان اس ''یزیدی ٹولہ'' کی حمایت میں نہ ملا تو ایک غیر مسلم سے اخبار میں بیان دلوایا اس غیر مسلم نے حضرت تاج الفقہا پر ''راسوکا'' لگانے کا مطالبہ کیا متعدد ہندی اخبارات میں محلّہ بدھیانی کے مسلمانوں کے خلاف جھوٹی خبریں شائع کرائی حتی کہ ٹی وی چینل پر یہ خبر نشر کرائی کہ

''مفتی اختر کی سنت کبیر نگر میں دبنگئی سے لوگ پریشان''

مسلمانو! ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر غور کرو کہ ماہ رمضان المبارک جیسے پاکیزہ اور بابرکت وقت میں یہ ''گروہ'' کس طرح بدبختی اور شقاوت قلبی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ایک عظیم مذہبی رہنما اور مسلمانوں کے خلاف اپنی خباثت باطنی کا ثبوت دے رہا ہے۔ خدا کی پناہ، ہزار بار خدا کی پناہ۔

آیئے! ایک نظر ان اخبارات کے تراشوں پر ڈالیں اور قوم کے ان غداروں اور ضمیر فروشوں کے لعنتی کردار پر لاحول پڑھیں۔

عکوس اخبارات

05 • गोरखपुर • मंगलवार • 29 मई 2018 हिन्दुस्तान | आज का ... 1453 में पूर्वी रोमन साम्राज्य की राजधानी कुस्तुनतुनिया (मौजूदा इस्तां

रविवार की देर रात की घटना, सूचना पर पहुंचे एएसपी ने शुरू की जांच, चारपहिया वाहन हुआ क्षतिग्रस्त

शिक्षक के घर दबंगों ने किया पथराव

दुस्साहस

संतकबीरनगर | निज संवाददाता

मौलाना आजाद इंटर कॉलेज के शिक्षक हबीबुल्लाह खां के आवास पर गांव के ही कुछ दबंगों ने रविवार की रात में पथराव किया। जमकर उपद्रव करते हुए उक्त दबंगों ने पहले उनके पड़ोसी को मारापीट कर घायल कर दिया उसके बाद उनके घर पर भी चढ़ गए। शिक्षक और उनके परिवार के सदस्यों ने घर के अंदर भागकर जान बचाई और पुलिस को मामले की सूचना दी।

सूचना पर पहुंचे एएसपी आसित श्रीवास्तव, सीओ रमेश कुमार ने मामले की जांच शुरू कर दिया है। वहीं पीड़ित शिक्षक ने करीब तीन दर्जन लोगों के खिलाफ कोतवाली पुलिस को तहरीर दी है। मामले में एसपी से भी न्याय की गुहार लगाई है।

कोतवाली पुलिस को दिए प्रार्थना पत्र में हाजी हबीबुल्ला खां ने लिखा है कि वे शहर के बिधियानी मोहल्ले में रहते हैं। रविवार को रात्रि लगभग 10.30 बजे मोहल्ले के ही एक व्यक्ति अपने 20 से 25 पालतू युवकों के साथ उनके पड़ोसी नूर मोहम्मद के घर लाठी, डंडा, लोहे की राड और धारदार हथियार लेकर चढ़ गया।

सभी ने नूर मोहम्मद के घर पथराव करने के साथ उन्हें मारा पीटा भी। वहां से सभी दबंग ललकारते हुए मेरे दरवाजे पर चढ़ गए और हमला कर दिया। हबीबुल्लाह ने बताया कि गेट को तोड़ते हुए सभी अंदर घुस गए और जमकर पथराव किया। लॉन में पड़े गमले तोड़ दिए। नई इनोवा कार को भी क्षतिग्रस्त कर दिया।

इसके अलावा बगल में खड़ी दूसरी गाड़ी भी क्षतिग्रस्त हो गई। पीड़ित शिक्षक ने आरोप लगाया कि इन लोगों ने घर का दरवाजा भी तोड़ने का प्रयास किया, लेकिन सफल नहीं हो पाए। पीड़ित शिक्षक ने मामले की सूचना पुलिस को दिया और मौके पर पुलिस पहुंच गई। पुलिस ने पहुंचने के बाद मामले को शांत कराया।

हबीबुल्लाह ने बताया कि उक्त दबंग युवक एक व्यक्ति के इशारे पर दहशत फैलाकर मोहल्ले के अमन-चैन को बिगाड़ना चाहते हैं।

पीड़ित ने कहा कि उक्त दबंग पुनः हमला करने की तैयारी कर रहे हैं। ऐसे में यदि इनके खिलाफ कड़ी कार्रवाई नहीं की गई तो जहां मोहल्ले के अमन चैन पर खतरा है। पीड़ित ने मोहल्ले में पुलिस बल के तैनाती की भी मांग किया है।

"घटना की सूचना पर पहुंचकर जांच की गई है। तहरीर मिली है, मामले की जांच की जा रही है, जांच के बाद आगे की कार्रवाई की जाएगी।"
रमेश कुमार, सीओ, खलीलाबाद

शिक्षक के घर हुए पथराव के बाद बिखरे हुए ईंट व गमले। • हिन्दुस्तान

बघौली प्रमुख प्रतिनिधि | जालसाज ने खाते से 40 हजार उड़ाए | थाना परिसर में एक दूजे

अपना शहर
संतकबीरनगर
3
गोरखपुर। मंगल

अराजकतत्वों ने कई घरों पर बरसाए ईंट-पत्थर, तीन घायल

कोतवाली खलीलाबाद शहर के मोहल्ला बिधियानी की घटना

धारदार हथियार, ईंट व पत्थर से हमला करने का आरोप

संतकबीरनगर (एसएनबी)। थाना कोतवाली खलीलाबाद अंतर्गत खलीलाबाद के मोहल्ला बिधियानी में बीती रात गांव के ही कुछ अराजक तत्वों द्वारा शिक्षक समेत कई लोगों के घरों पर ईंट बरसाया गया। अराजक तत्वों ने लाठी, डंडा व लोहे की राड व धारदार हथियार आदि से कई लोगों को मारपीट कर घायल कर दिया। इस संबंध में पीड़ितों ने कोतवाली पुलिस को तहरीर देकर कार्रवाई की मांग की है। पीड़ितों का आरोप है कि बीती रात में ही घटना स्थल पहुंची पुलिस बिना कार्रवाई किये ही वापस लौट आई।

कोतवाली पुलिस को दी गई तहरीर में मौलाना आजाद इंटर कालेज के शिक्षक एवं मदरसा जामिया अरबिया अहले सुन्नत मिस्बाहुल उलूम के प्रबंधक हाजी हबीबुल्लाह खां पुत्र जैफुल्लाह खां ने कहा है कि रात्रि करीब 10.30 बजे मोहल्ले के ही कुछ अराजकतत्वों द्वारा 20 से 25 की संख्या में गोलबंद होकर अकारण नूर मोहम्मद पुत्र स्व. वलीउल्लाह के घर पर लाठी, डंडा, लोहे की रॉड, धारदार हथियार व ईंट-पत्थर से हमला बोल दिया। जिसमें कई लोग घायल हो गये। आरोप है कि नूर मोहम्मद के घर पर पथराव करने के बाद हाजी हबीबुल्लाह के घर पर भी उक्त लोगों द्वारा ईंट फेंककर तोड़फोड़ की गई। जिससे दरवाजा, चार पहिया वाहन, गमला आदि टूट गया। आरोप यह भी है उक्त अराजक तत्व मेन गेट को पहले तोड़ते हुए घर में घुस गये। डर के कारण परिवार के सभी सदस्य घर के अन्दर एक कमरे में बंद पड़े हुए थे। इसकी सूचना पुलिस को दी गई। थोड़ी देर बाद पहुंची पुलिस के हस्तक्षेप से मामला शांत हुआ। पीड़ित शिक्षक हाजी हबीबुल्लाह खां एवं मोहिबुल्लाह खां ने कहा कि उक्त लोग दहशत फैलाकर मुहल्ले का अमन-चैन बिगाड़ देना चाहते हैं। उक्त लोगों की गतिविधियां भी संदिग्ध प्रतीत होती हैं और वे सुनियोजित तरीके से पुनः हमला करने की तैयारी में हैं। हम सभी अपने आपको असुरक्षित महसूस कर रहे हैं। पीड़ित शिक्षक ने कोतवाली पुलिस से उक्त अराजक तत्वों के विरुद्ध मुकदमा पंजीकृत कर कार्रवाई करने की मांग की है। साथ ही मोहल्ले में शांति व सुरक्षा व्यवस्था कायम रहे इसके मद्देनजर पुलिस फोर्स तैनात किये जाने की मांग की है।

मार-पीटकर कपड़े व रूपये लूटे

दूसरी तरफ नूर मोहम्मद पुत्र स्व. वलीउल्लाह ने पुलिस अधीक्षक को दिये गये पत्र में कहा है कि घर के बगल में एक मस्जिद है। इस मस्जिद में एक साथ दो-दो जमातें होती हैं। वे मस्जिद की छत पर नमाज पढ़ते हैं जबकि दूसरे पक्ष के लोग नीचे नमाज पढ़ते हैं। यह सिलसिला करीब एक साल से चल रहा है। इसके पहले सभी लोग एक साथ एक जमात में साथ ही नमाज पढ़ते थे। आरोप है कि एक वर्ष पहले समुदाय के एक व्यक्ति द्वारा जो कि अपने को इस्लामिक जज कहते हैं और अपने घर पर इस्लामिक जिला जज का बोर्ड लगाकर भारतीय न्यायालय के समानांतर स्वयं न्यायालय चला रहे हैं उनपर आरोप है कि जिस इमाम के पीछे सब लोग एक साथ नमाज पढ़ते थे उनको दबंगई से हटाकर खुद इमाम बन गये। पीड़ित ने बताया कि बीती रात्रि 9.45 बजे मस्जिद के ऊपर छत पर लोग तरावीह की नमाज पढ़ रहे थे कि उक्त व्यक्ति द्वारा माइक चालू कर दिया गया। आरोप लगाया कि मना करने गये तो पहले से उक्त व्यक्ति के साथ मौजूद दर्जनों की संख्या में लोगों ने ललकारते हुए मारने की धमकी देते हुए उन्हें मारा-पीटा और दुकान लूट लिया। सरिया से दरवाजा तोड़कर 25 हजार र नगद व ईद के लिए रखे नये कपड़े लूटने के बाद भोजन बनाने के लिए रखे गये बर्तन, बेंच आदि को तोड़ दिया। नूर मोहम्मद आदि ने मामले में कार्रवाई की मांग की है।

टूटा गमला, क्षतिग्रस्त वाहन व अराजकतत्वों के द्वारा फेंका गया ईंट। फोटो: एसएनबी

कार्य में अवरोध पर निलंबित सदस्यों | कर्मचारी विरोधी नीति

...दिया।

...तश में हुई 6 घायल

छपिया गांव का मामला, दोनों पक्षों की तरफ से 10 अज्ञात समेत 18 के खिलाफ केस

के परिवार के लोग और पांच अज्ञात शख्स उनके घर पहुंच कर जाति सूचक गाली देते हुए मारने पिटने लगे। घर में महिलाओं को भी विपक्षी मारपीट कर घायल कर दिए। जिससे राधेश्याम, राजमन, और सुमन घायल हो गए। एसओ संतोष तिवारी ने बताया कि वंदना ने राधेश्याम, जितेंद्र, राजमन, सुमन समेत पांच अज्ञात पर बलवा, घर में घुसकर मारना व मारपीट तथा राधेश्याम ने रामप्रकाश, अजीत, ओम प्रकाश व सपना समेत पांच अज्ञात के विरुद्ध दलित उत्पीड़न, बलवा, मारपीट समेत अन्य गंभीर धाराओं में केस दर्ज कराया है। मामले की जांच की जा रही है। उन्होंने बताया कि दोनो पक्षों के तीन लोगों को सीएचसी मलौली से जिला अस्पताल के लिए रेफर कर दिया गया है।

...राज्य कर्मचारी ... करें। अब सिर्फ आश्वासन से काम नहीं चलेगा बल्कि सरकार को ठोस निर्णय लेना होगा। धरना में बिंदू देवी, माया देवी, रेखा शर्मा, संकलवाती, कौशिल्या देवी, गीता पूनम देवी, सरस्वती दे... देवी, माया देवी, मीरा दे... देवी, राधिका, परमावती, सुलोचना, पूनम यादव, ... ईशा, कौशिल्या, प्रमिला, शशिकला, सीता देवी,...

शिक्षक के हमलावरों पर रासुका लगे : संजय

माध्यमिक शिक्षक संघ का प्रतिनिधि मंडल डीएम से मिला

संतकबीरनगर। उत्तर प्रदेश माध्यमिक शिक्षक संघ के जिलाध्यक्ष संजय द्विवेदी ने कहा है कि मौलाना आज़ाद इंटर कॉलेज के शिक्षक हबीबुल्लाह खान व उनके परिजनों पर हुए प्राणघातक हमले को किसी भी दशा में बर्दाश्त नहीं किया जा सकता। घटना के विरोध में शिक्षकों का प्रतिनिधि मंडल मंगलवार को डीएम व एसपी से मिला और हमलावरों पर गुंडा एक्ट व रासुका अधिनियम के तहत कार्रवाई की मांग की।

उन्होंने कहा कि शिक्षक हबीबुल्लाह संभ्रांत परिवार के व्यक्ति हैं। उनके घर पर धावा बोलकर जिस तरह से घटना को अंजाम दिया गया, वह कोई पेशेवर अपराधी ही कर सकता है। कोतवाली प्रभारी ने मामले की प्राथमिकी दर्ज कर ली है, किंतु अभी तक किसी अभियुक्त की गिरफ्तारी नहीं हुई है। प्रतिनिधि मंडल को डीएम ने आश्वस्त किया कि मामला संज्ञान में है। पुलिस ने 18 हमलावरों के खिलाफ नामजद एफआईआर दर्ज की है। पुलिस अभियुक्तों को गिरफ्तार कर कठोरतम कार्रवाई करेंगी। इस दौरान नसीम अहमद खान, गिरिजानंद यादव, विजय यादव, मोहिबुल्लाह खान, यूनुस अख्तर खान, इमरान खान सहित अन्य मौजूद रहे।

सराहनीय कार्य के लिए बखिरा पुलिस होगी पुरस्कृत

बखिरा। अपराधियों के विरुद्ध लगातार कार्रवाई के लिए थानाध्यक्ष बखिरा रामसमुझ प्रभाकर को सम्मानित किया जाएगा। ...

शिक्षक पर जानलेवा हमला, चले ईंट-पत्थर

शिक्षक के घर के सामने बिखरे ईंट-पत्थर
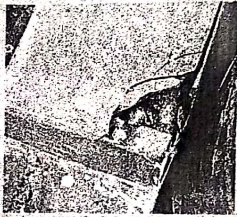
टूटा गमला • जागरण

घर के सामने टूटी सीढ़ी का फर्श

जागरण संवाददाता, संतकबीर नगर : कोतवाली क्षेत्र के बिधियानी में रविवार की देर रात कुछ लोगों ने लामबंद होकर एक शिक्षक समेत तीन को बुरी तरह पीटकर जख्मी कर दिया। पुलिस ने शिक्षक की तहरीर पर एक दर्जन से अधिक के खिलाफ मुकदमा दर्ज किया है तो वहीं दूसरे पक्ष की तहरीर पर भी आधा दर्जन पर मुकदमा दर्ज हुआ है।

कोतवाली में दिए गए तहरीर में मौलाना आजाद इंटर कालेज खलीलाबाद के शिक्षक हबीबुल्लाह खां पुत्र जैफुल्लाह खान ने लिखा है कि रात में मुफ्ती अख्तर हुसैन पुत्र इद्रीसी अपने साथ 20-25 लोगों को लेकर उनके पड़ोसी नूर मोहम्मद के घर पर चढ़ आए तथा लाठी डंडे और ईंट पत्थर से हमला करके उन्हें घायल कर दिया।

नूर मोहंमद पर हमला करके घायल करने के बाद मुजम्मिल और गुलाम हुसैन पुत्रगण इद्रीस, जाबिर अली, माजिद अली और शब्बीर पुत्रगण सजरुद्दीन, सन्ने पुत्र मुर्तजा, मोहम्मद अहमद पुत्र नबी मोहंमद, निहाल, आकिब और सहनवाज पुत्रगण साबिर अली, नौशाद पुत्र अब्दुल कादिर, जुनैद पुत्र हसमत अली, अनवार आलम पुत्र अब्दुर्रहीम और गुलाम हुसैन के पुत्र अदि ने उनके घर पर पथराव शुरू कर दिया। बचने के लिए दरवाजा बंद करने पर सभी ने दरवाजा तोड़कर गाड़ी तोड़ने के साथ ही जानलेवा हमला किया। इसकी सूचना दिए जाने पर पुलिस के मौके पर पहुंचने के बाद उपद्रवी मौके से भाग निकले।

अपराध

- कोतवाली क्षेत्र के बिधियानी की घटना
- शिक्षक के आवास पर भी किया पथराव, वाहन का शीशा तोड़ा

तहरीर के आधार पर पुलिस ने आरोपितों के खिलाफ पुलिस ने मुकदमा दर्ज किया है। इसी क्रम में मुल्जिम हुसैन पुत्र मो.इद्रीस की तहरीर पर नूर मोहम्मद, जाफर खां समेत आधा दर्जन के खिलाफ मुकदमा दर्ज करके कोतवाली पुलिस विवेचना कर रही है इस बारे में प्रभारी कोतवाली प्रभारी वीबी सिंह ने बताया कि तहरीर के आधार पर मुकदमा दर्ज कर विवेचना आरंभ कर दी गई है।

5

विवाद में एक दर्जन नामजद व कई के विरुद्ध मुक

■ बखिरा।

सहारा न्यूज ब्यूरो

बघौली ब्लाक मुख्यालय पर सोमवार को हुए तोड़ फोड़ के मामले में दोनों पक्षों की तहरीर पर मुकामी पुलिस ने दोनों पक्षों के एक दर्जन नामजद व कई दर्जन अज्ञात के विरुद्ध मुकदमा दर्ज किया है। मुकदमा दर्ज करने के बाद पुलिस मामले की जांच कर रही है। प्रथम पक्ष के वादी प्रमुखपति की तहरीर पर आठ नामजद व तीस अज्ञात लोगों पर तथा दूसरे पक्ष के बीडीसी पुत्र पंकज कन्नौजिया की तहरीर पर चार नामजद व कई अज्ञात पर गंभीर धाराओं में मुकदमा पंजीकृत किया है। गौरतलब है कि सोमवार को ब्लाक प्रमुख कक्ष पर कई लोगों द्वारा तोड़फोड़ किया गया था। थाने में दी गई तहरीर में बघौली ब्लाक प्रमुख मीरा देवी के पति और प्रतिनिधि पंचराम गौतम ने आरोप लगाया था कि ब्लाक क्षेत्र के कुछ क्षेत्र पंचायत सदस्य उनके कार्य में लगातार अवरोध उत्पन्न कर रहे थे। जिसके क्रम में बीते शनिवार को कुछ लोग आये थे और बीडीओ से वाद-विवाद कर रहे थे तो उन्होंने हस्तक्षेप कर दिया था। जिसके बाद वाद-विवाद कर रहे लोगों ने धमकी दी थी कि देखता हूं तुम प्रमुखी कैसे चलाओगे। इतना कहकर वे लोग उस दिन चले गये थे। सोमवार को वह ब्लाक प्रमुख कक्ष में बैठे थे कि इसी दौरान उन्हें सूचना मिला कि चालीस-पचास लोग एकजुट होकर उन्हें मारने आ रहे हैं। सूचना पाकर वह वहां से भाग गये थे।उसके बाद तीन दर्जन से अधिक

बीडीसी पुत्र पंकज की तहरीर पर चार नामजद व अन्य अज्ञात पर मुकदमा

लोगों ने आकर शनिवार की बात से नाराज होकर प्रमुख कक्ष में तोड़फोड़ किया था।इस दौरान प्रमुख कक्ष की खिड़की का शीशा, कुर्सी और मेज में रखे कागजात को भी नुकसान पहुंचाया गया था।

आरोप लगाते हुए लिखा था कि सभी लोग अवैध असलहा,लाठी-डण्डा से लैस थे और आरोपियों ने जातिसूचक गाली व जान से मारने की धमकी देकर चले गये थे। प्रमुख प्रतिनिधि पंचराम गौतम की तहरीर पर पुलिस ने सोनू सिंह पुत्र अज्ञात,पंकज कन्नौजिया पुत्र अज्ञात निवासी तरकुलवां, राजू बरनवाल पुत्र अज्ञात ग्राम मदरहा, रामू गुप्ता पुत्र अज्ञात ग्राम बखिरा, जयप्रताप सिंह पुत्र अज्ञात ग्राम जगदीशपुर, नंदकिशोर पुत्र अज्ञात ग्राम हारापट्टी, पप्पू पाठक पुत्र अज्ञात ग्राम सिंहोरवा, बहरैची पुत्र अज्ञात ग्राम छरांछ व अन्य तीस अज्ञात लोगों के विरुद्ध धारा 147,148,149,504,506,427 आईपीसी, 3/5 लोकसंपत्ति क्षति निवारण अधिनियम व एससी एसटी एक्ट के तहत मुकदमा दर्ज किया है। वहीं दूसरे पक्ष के बीडीसी पुत्र पंकज कन्नौजिया ने अपनी तहरीर में कहा है कि वह बीते 26/05/18 को ब्लाक पर कार्य के सिलसिले में दो-तीन क्षेत्र पंचायत सदस्यों के साथ गया था। बीडीओ से वार्ता के बाद ब्लाक प्रमुख प्रतिनिधि पंचराम गौतम ने मेरे पास फोन किये और मिलने को कहे थे। आरोप था कि पंचराम गौतम, पिन्टू यादव, ज्ञानू यादव, महेंद्र यादव समेत अज्ञात लोग वहां मौजूद थे। इस दौरान इन लोगों ने उसे जातिसूचक गाली देते हुए धमकी दिये कि यदि अगली बार ब्लाक पर दिखे तो गोली मार दूंगा। इसके बाद उसके साथ हाथापायी करते हुए उसे बाहर निकाल दिये थे। जबकि सोमवार को वह चार-छह बीडीसी के साथ ब्लाक पर पंहुचे थे लेकिन ब्लाक पर बीडीओ और ब्लाक प्रमुख प्रतिनिधि नहीं थे।इसके बाद वह वापस च…
आरोप लगाते हुए लिखा था कि…
कक्ष में प्रमुख प्रतिनिधि और उ…
तोड़-फोड़ करके उसको गलत…
का प्रयास कर रहे हैं। पंकज…
तहरीर पर पुलिस ने प्रमुख प…
ज्ञानू यादव, महेंद्र राय, पिंटू…
विरुद्ध धारा 147,323…
आईपीसी व एससी एसटी…
मुकदमा पंजीकृत किया है। दो…
लोगों पर मुकदमा दर्ज कर…
कार्रवाई में जुट गई।

थाना परिसर में विवाद

बखिरा। बघौली ब्लाक…
विवाद के बाद दोनो पक्ष अप…
पर पहुचे थे। उसी दौरान दोन…
में ही सामने आ गये थे। म…
पीड़ित बीडीसी सदस्य की…
खिलाफ मुकदमा दर्ज किया…
में क्षेत्र के सिंहोरवा निवासी…
बाल्मीकि ने कहा है कि व…
पर गया था।इसी दौरान प्र…
उनके पक्ष के लोग भी थाने…

हाईटेंशन तार के टूटकर गिरने से जला छप्पर, बैल की मौत

धनघटा। धनघटा थाना क्षेत्र के नेतवापुर चौराहे पर मंगलवार की सुबह 11 हजार वोल्टेज का हाईटेंशन टूटकर अचानक गिर पड़ा। तार टूट कर गिरने से बगल स्थित एक छप्पर में आग लग गई। आगजनी की घटना में आग की चपेट में आकर बुरी तरह से झुलसे एक बैल की भी मौत हो गई। जानकारी के अनुसार नेतवापुर चौराहे से होकर 11 हजार वोल्टेज का हाईटेंशन तार गया हुआ है। सुबह तार में फाल्ट होने पर तार टूट कर सीताराम के छप्पर के उपर गिर पड़ा जिससे छप्पर में आग लग गई। आग को देखकर ग्रामीणों ने शोर मचाना शुरू कर दिया। शोर सुनकर तमाम ग्रामीण मौके पर पहुंच गए। ग्रामीणों ने पहले फोन कर विजली की सप्लाई कटवाई उसके बाद ग्रामीण आग बुझाने में जुट गए। ग्रामीणों ने कड़ी मशक्कत कर आग को काबू में किया लेकिन तबतक सीताराम का छप्पर जलकर खाक हो गया। इतना ही नहीं छप्पर में रखे रोजमर्रा के सभी सामान, राशन, कपड़ा, वर्तन, बिस्तर आदि जलकर राख हो गए। उसके बगल में गांव निवासी रामवृक्ष केवट का बंधा एक कीमती बैल भी आग की चपेट में आकर बुरी तरह से झुलस गया जिससे बैल की भी तत्काल मौके पर ही मौत हो गई।

बिधियानी में की घटना में दूसरे पक्ष के 17 नामजद

संतकबीरनगर (एसएनबी)। खलीलाबाद कोतवाली थाना क्षेत्र के शहर के मुहल्ला बिधियानी में 27/28 मई की रात में दो पक्षों में हुई मारपीट व बलवा के मामले में एक पक्ष द्वारा दर्ज कराए गए मुकदमे के बाद कोतवाली पुलिस ने सूदरे पक्ष की तहरीर पर भी 17 लोगों को नामजद किया है। अभियुक्तगण के विरुद्ध मु.अ.सं. 0478/18 धारा 147/148/452/ 336/323/504/506/427 व धारा 34 भादवि दर्ज किया गया है।

मुहल्ला विधियानी निवासी अध्यापक मौलाना आजाद इण्टर कालेज खलीलाबाद एवं प्रबंधक मदरसा जामिया अरबिया अहले सुन्नत मिस्बाहुल उलूम बिधियानी हाजी हबीबुल्लाह खां ने तहरीर दी है कि 27 मई की रात में लगभग 10.30 बजे मुफ्ती अख्तर हुसैन पुत्र इदरीस व उनके 20-25 पालतू गुण्डो द्वारा उनके पड़ोसी नूर मोहम्मद पुत्र वलीउल्लाह के घर पर लाठी,डण्डा, लोहे की राड व धारदार हथियार से लैस होकर ईंट-पत्थर लेकर हमला किया गया। जिसमें कई लोग घायल हो गए। मुफ्ती अख्तर हुसैन हाथ में लाठी लेकर अपने गुण्डों को हमला करने के लिए ललकार रहे थे। उनके कहने पर मुजम्मिल, गुलामन, गुलाम हुसैन पुत्रगण इदरीस, जाबिर अली, माजिद अली, आबिद अली, शब्बीर पुत्रगण सजरुद्दीन, सन्ने पुत्र मुर्तजा, मोहम्मद अहमद पुत्र नबी मोहम्मद, निहाल, आकिब, सहनवाज पुत्रगण साबिर अली, नौशाद पुत्र अब्दुल कादिर, जुनैद पु हसमत अली, मुफ्ती अख्तर के लड़के अनवार आलम पुत्र अब्दुल रहीम व गुलाम हुसैन के लड़के आदि सभी हाथों में लोहे की राड लेकर हमला करनें लगे। उक्त लोग ईंट-पत्थर से पथराव करने लगे और गाली-गलौज करते हुए जान से मारने की धमकी देने लगे। इस माहौल को देखकर उन्होंने अपने घर का दरवाजा बंद कर लिया। उक्त लोगों ने उनके घर पर पथराव किया तथा गेट को तोड़ते हुए उनके घर में घुस गए तथा लान में खड़ी चार पहियां गाड़ी का क्षतिग्रस्त कर दिया। घटना गंभीर देखकर उन्होंने पुलिस को सूचित किया तो पुलिस तुरंत पहुंची। पुलिस के हस्तक्षेप से मामला शांत हुआ। उक्त लोग सुनियोजित तरीके से पुनः हमला करने की तैयारी में हैं। तहरीर के आधार पर पुलिस ने 17 लोगों को नामजद करते हुए अन्य अज्ञात के विरुद्ध मुकदमा दर्ज किया है। मामले की विवेचना एसआई वीरेन्द्र यादव को दी गई है।

آپ ایف آئی آر اور اخبار کے ان تراشوں سے اندازہ لگائیں کہ مولانا عبد الحفیظ صاحب سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، عبیداللہ اعظمی، مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، عبدالعلی عزیزی، حبیب اللہ عزیزی، محبّ اللہ عزیزی جیسے سفید پوشوں کی قلبی سیاہی کتنی گہری ہے اوران کے دلوں میں بریلی مخالفت کا شعلہ کس طرح بھڑک رہا ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی آواز کو خاموش کرنے کے لئے یہ لوگ کس کس طرح کی گندی حرکت کر سکتے ہیں۔ رب قدیر قوم کے ایسے رہبروں سے مسلمانوں کو خصوصاً اہل بدھیانی کو محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت تاج الفقہا کے پاس سی آئی ڈی افسران کی آمد

بارہ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۹ مئی ۲۰۱۸ء بروز منگل جونہی اخبارات میں محلّہ بدھیانی کی خوفناک خبر چھپی، خفیہ محکموں نے تحقیق شروع کر دی اور حقیقت کا سراغ لگانے کے لئے حضرت تاج الفقہا کی خدمت میں پہنچنے لگے۔

اس سلسلہ میں ہمیں جو معلومات حاصل ہوئیں وہ یہ ہے کہ دن بھر متعدد سی آئی ڈی آفیسران اور کرائم برانچ سے متعلق لوگ آتے رہے اور حضرت بڑے سکون واطمینان سے ان کے سوالوں کا جواب دیتے رہے، ہماری دانست کے مطابق کسی گورنمنٹی افسر یا پولس نے گرفتاری کی بات کرنا تو بہت دور ہے کسی طرح کوئی نازیبا بات یا حرکت بھی نہیں کی بلکہ سچائی جاننے کے بعد ان میں سے بعض حضرات نے اسی ''فسادی گروپ'' کی مذمت کی۔

ع الٹی ہوگئیں سب تدبیریں، ایسے یزید ذہنوں کی

کوتوالی خلیل آباد میں حبیب اللہ عزیزی کی شرمناک ذلت

پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ دس رمضان المبارک کو ہوئے حادثہ کے بعد سے ''یزیدی گروپ'' نے خوف ودہشت کے سبب مسجد میں آکر الگ جماعت کرنا بند کر دیا تھا اور اب اس میں یہ ہمت نہیں رہ گئی تھی کہ ''حسینی جماعت'' اور ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کے شیدائیوں کا سامنا کر سکے اور کل تک اپنے جھوٹے رعب اور دبدبہ اور فرضی شان کی کہانی سنا سنا کر لوگوں پر اپنی ہیبت بٹھانے والا فطری تخریب کار ماسٹر حبیب اللہ عزیزی آج بار بار ''المدد یا پولس''

کا نعرہ لگا رہا تھا، چنانچہ ''بارگاہ پولس'' میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:

محلّہ کے لوگ ہم کو مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دے رہے ہیں اور ہم انکے سامنے جا کر بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتے ہیں آپ کوتوالی میں بلا کر میٹنگ کر کے مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دلا دیں۔

علاقہ کی پولس چوکی کے انچارج نے حضرت تاج الفقہا کی خدمت میں آ کر گزارش کی کہ آپ اپنے چند احباب کے ساتھ کوتوالی خلیل آباد میں آ جائیں تا کہ کوتوال صاحب کی موجودگی میں میٹنگ ہو اور نماز پڑھنے سے متعلق کوئی راہ نکل آئے۔

حضرت نے محلّہ کے بعض حضرات کے مشورہ کے مطابق دفع شر اور سد باب فتنہ کے پیش نظر یہ طے کیا کہ ایک بار ان فسادیوں کو سمجھنے کا موقع دے دیا جائے اور کوتوال صاحب کی موجودگی میں دیگر معاملات کا بھی تصفیہ ہو جائے۔

چنانچہ بروز جمعہ مبارکہ نو بجے صبح محلّہ کے تقریباً ڈیڑھ سو افراد کوتوالی خلیل آباد میں پہنچ گئے جبکہ ''فسادی گروپ'' کے کل پانچ چھ افراد ہی موجود ہوئے، البتہ سیاسی حربہ اپناتے ہوئے ان لوگوں نے پہلے پہنچ کر کرسیوں پر قبضہ جما لیا تھا اور ''المدد یا پولس'' کے وظیفہ میں مشغول ہو گئے تھے۔

حضرت تاج الفقہا نے کوتوالی جانے سے پہلے سیاہ عمامہ سر پر سجایا، جبہ زیب تن فرمایا اور عالمانہ شان و شوکت کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر کوتوالی پہنچے، جونہی آپ کی گاڑی کوتوالی میں داخل ہوئی۔ عقیدت مندوں نے اسے گھیر لیا، کوتوالی تھانے کا عملہ محو حیرت تھا کہ یہ کون شخصیت ہے جو اس باوقار انداز میں یہاں آئی ہے، حضرت کو اہل عقیدت نے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ میٹنگ ہال میں لے جا کر ایک کرسی پر بیٹھا دیا اور کچھ ہی دیر میں کوتوال صاحب اپنے اسٹاف کے ساتھ ہال میں آ گئے، پورا ہال مسلمانوں سے بھرا ہوا تھا اور مٹھی بھر ''فسادی

گروپ'' کی فتنہ انگیزی شر پسندی اور فریب کاری کا انجام دیکھنے اور سننے کیلئے منتظر تھا۔

گفتگو کا آغاز ہوا اور پھر ایس او صاحب کے ذریعہ ''فسادی گروپ'' نے مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی، موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مجمع نے ماسٹر حبیب اللہ کے کالے کرتوتوں کی فائل کھولنا شروع کر دی اور کوتوال صاحب کو مخاطب کر کے یوں گویا ہو گیا:

سر! یہ ماسٹر حبیب اللہ ہے، سارا فساد اسی کی وجہ سے ہوا۔

سر! یہ مدرسہ مسجد اور عیدگاہ کا کڑوروں روپیہ کھا چکا ہے اور عوام کے حساب مانگنے پر انہیں دھمکاتا ہے۔

سر! یہ ڈاکو ہے بے ایمان ہے چور ہے، قوم کی امانت کھا کے بیٹھا ہے، غرضیکہ جتنے منہ اتنی بات اور سب کے سب کا ماسٹر کو ذلیل و رسوا کرنے پر اتفاق ہوا۔

کوتوالی خلیل آباد کی تاریخ کا یہ پہلا اتفاق تھا کہ اپنے محلّہ میں سب سے بڑا بااثر بننے والا اور افسران سے نہایت مضبوط تعلقات رکھنے کا دعویدار پولس محکمہ کے سامنے سیکڑوں کے درمیان اس طرح بے عزت اور بے آبرو ہو رہا تھا اور کوئی شخص اس مردہ ضمیر پر آنسو بہانے والا نہیں تھا۔

حالات کو قابو میں لاتے ہوئے کوتوال صاحب نے سب کو سخت لہجے میں خاموش ہونے کا حکم دیا، چنانچہ پورا مجمع خاموش ہو گیا اور اب اصل موضوع پر گفتگو شروع ہوئی۔

اس درمیان حضرت قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر سر جھکائے اپنی کرسی پر نہایت وقار و اطمینان سے تشریف فرما رہے۔ اور فریقین کی بات سنتے رہے۔

کوتوالی خلیل آباد میں حضرت تاج الفقہا کی عزت و احترام کا منظر

حضرت اپنی کرسی پر خاموش بیٹھے تھے کہ کوتوال صاحب کے اشارے پر پولس چوکی انچارج صاحب نے حضرت سے کہا:

''آپ جو فیصلہ کر دیں سب کو اس پر عمل کرنا ہوگا''

چنانچہ آپ نے تھوڑی دیر گفتگو کے بعد رحم و کرم کی بھیک دیتے ہوئے ''فسادی گروہ'' پر یہ نوازش فرمائی کہ

جس طرح چل رہا تھا چلنے دیا جائیگا اور عید بعد مستقل طور پر کوئی شرعی فیصلہ ہوگا۔

اس پر ماسٹر حبیب اللہ کے لڑکے محبّ اللہ نے کچھ کہنا چاہا مگر کوتوال کی ایک ڈانٹ نے ہوش صحیح کر دی اور اب حضرت کو محبّ اللہ نے مخاطب کرتے ہوئے کہا ''حضرت آپ جیسا کہیں۔ آپ جیسا لکھوائیں وہی لکھا جائیگا۔''

چنانچہ محبّ اللہ کے تحریر کردہ معاہدہ پر حذف و اضافہ کے بعد دونوں طرف کے لوگوں نے دستخط کیا اور اس طرح کوتوالی سے واپسی ہوئی۔

جس وقت حضرت ہال میں تشریف فرما تھے آپ کو کچھ گرمی کا احساس ہوا، اتنے میں ایک داروغہ صاحب نے حضرت کو بڑے اعزاز سے دوسرے کمرہ میں چل کر بیٹھنے کو کہا چنانچہ آپ گئے، داروغہ نے خود کرسی لا کر دی پنکھا چالو کیا اور کچھ دیر آپ کے پاس کھڑا رہا۔

لوگوں کی نگاہوں نے یزیدی گروپ کی ذلت اور ''حسینی جماعت'' کی عزت و تمکنت کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور زبان حال سے پکار اٹھے۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

مولانا سرور علی مصباحی کی شرمناک حرکت اور یوم رضا منانے پر روک

تاریخ اسلام کا ورق ورق گواہ ہے کہ دین حق کو ختم کرنے اور شمع صداقت کو بجھانے

کے لئے باطل پرستوں نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔ابوجہلی تحریک، یہودی تنظیم اورعیسائی یلغار کی داستان سے تاریخ بھری ہوئی ہے کچھ یہی نقشہ بدھیانی میں قومی غداروں دین فروشوں اورمسلک مخالفوں نے تیار کردیا ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں اس تکلیف دہ حادثہ اور پھر پے در پے اپنی آبروریزی دیکھنے کے باوجود شیطانی دماغ نے ان کو بیٹھنے نہیں دیا اور ایک بار پھر حق سے نبرد آزمائی کے لئے کمر کس لی مگر اس بار کسی عالی دماغ کو نہیں بلکہ ایک ''سائیکل ڈرائیور'' معروف بہ مولانا سرور علی مصباحی کو میدان جیتنے کے لئے آگے بڑھایا۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ محلّہ بدھیانی کے خوش عقیدہ مسلمان برسوں پہلے سے دس شوال المکرّم کو مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا ادری بریلوی قدس سرہ کی تاریخ ولادت کی مناسبت سے ایک عظیم الشان پروگرام بنام ''جشن یوم رضا'' منعقد کرتے آرہے ہیں۔مقامی علما کے ساتھ بیرونی علما وشعرا کو بھی مدعو کرتے ہیں اوران کے خطبات سے ایمانی تازگی حاصل کرتے ہیں، یہ پروگرام جامعہ عربیہ مصباح العلوم کی فیلڈ میں ہوتا آرہا تھا۔ذیل میں پروگرام کا ایک پوسٹر ملاحظہ ہو:

عکس پوسٹر جلسہ یوم رضا

مگر رمضان المبارک میں ہوئے اختلاف اور مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب کے مشورہ کے سبب جامعہ عربیہ مصباح العلوم کے صدر مدرس مولانا سرور علی صاحب نے دل میں چھپے ''بغض رضا'' کو ظاہر کرنے کا موقع غنیمت جانا اور جب ''جشن یوم رضا'' کا پوسٹر چھپ کر آ گیا تو صدر مدرس صاحب نے کوتوالی خلیل آباد میں ایک درخواست دے کر اجلاس کو روکنے کی گزارش کی، اس درخواست میں صدر مدرس صاحب نے اپنے سرغنوں کی طرح شرم وحیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یہ لکھا۔

درخواست کا متن

مفتی اختر حسین ایک اختلافی شخص ہے، مسلم کٹر واد کو بڑھاوا دیتا ہے، اس نے بہت سے امن ناپسند لوگوں کو مدعو کر کے محلّہ بدھیانی کا امن وامان برباد کرنا چاہا ہے، لہذا اس کے جلسہ پر روک لگا دی جائے۔

عکس متن درخواست مولانا سرور علی صاحب

Regd No. 2469
JAMIA ARBIYA AHL-E-SUNNAT
MISBAHUL ULOOM
MOHALLA BIDHYANI KHALILABAD
DISTT SNATKABIR NAGAR (U.P.) 272175

جامعہ عربیہ اہلسنت مصباح العلوم
محلہ بدھیانی، خلیل آباد
ضلع سنت کبیر نگر یوپی ۲۷۲۱۷۵

Date 26/06/2018

Ref No..................

सेवा में,
पुलिस अधीक्षक महोदय
संतकबीर नगर

विषय :– मदरसा जामिया अरबिया अहले सुन्नत मिसबाहुल उलूम बिधियानी में बिना अनुमति के जलसा जश्ने विलादत सय्यदना इमाम बुखारी व सय्यदना इमाम अहमद रजा का कार्यक्रम के सम्बन्ध में शिकायत।

महोदय, सादर अवगत कराना है कि विवादित मुस्लिम समुदाय को बढ़ावा देने वाले मुफ्ती अख्तर हुसैन द्वारा दिनांक 29.06.2018 को मदरसा जामिया अरबिया अहले सुन्नत मिसबाहुल उलूम बिधियानी में बिना अनुमति के उपरोक्त प्रोग्राम को रखा गया है, जिसमें आसपास के अमन ना-पसन्द लोगों को निमन्त्रण दिया गया है। जिनकी विद्यालय में मौजूदगी से विवाद की स्थिति उत्पन्न हो सकती है। प्रबन्धक / प्रधानाचार्य की अनुमति के बगैर आयोजक श्री मुफ्ती अख्तर हुसैन द्वारा निमन्त्रण पत्र वितरित कर लोगों को आमन्त्रित किया गया है। सुलभ सन्दर्भ हेतु पोस्टर संलग्न है।

प्रश्नगत प्रकरण में यह भी अवगत कराना है कि आयोजक श्री मुफ्ती अख्तर हुसैन विवादित, अमन चैन, व साम्प्रदायिक सौहार्द के बिगाड़ने वाला व्यक्ति है इसके विरुद्ध कोतवाली खलीलाबाद में कई मुकदमें दर्ज हैं, जिसमें इन्होंने अग्रिम जमानत भी कराया है। सुलभ सन्दर्भ हेतु F.I.R. की कापियां संलग्न हैं।

अतः श्रीमान जी से सादर अनुरोध है कि बिना अनुमति के आयोजित होने वाले उक्त कार्यक्रम को निरस्त करने व बिना अनुमति के निमन्त्रण पत्र छपवाकर सामाजिक विद्वेष फैलाने के उद्देश्य वितरित करने व ... के आरोप में मुकदमा पंजीकृत कर ... करें।

2469
ARBIYA AHL-E-SUNNAT
MISBAHUL ULOOM
MOHALLA BIDHYANI, KHALILABAD
DISTT. SNATKABIR NAGAR (U.P.) 272175

رجسٹر نمبر ۲۳۶۹
جامعہ عربیہ اہلسنت مصباح العلوم
محلہ بدھیانی خلیل آباد

Date 26/06/2018

Ref No..................

प्रतिलिपि :– (1) जिलाधिकारी महोदय सन्तकबीर नगर
(2) पुलिस क्षेत्राधिकारी महोदय, खलीलाबाद
(3) प्रभारी निरीक्षक महोदय, थाना-कोतवाली खलीलाबाद

भवदीय
سرور علی
Principal
Jamia Arbiya Ahl-E-Sunnat Misbahul Uloom Bidhiyani Khalilabad
Distt.-Sant Kabir Nagar

اس درخواست کے بعد مصباح العلوم میں ''جشن یوم رضا'' منانے پر پابندی لگ گئی اور پھر آج تک اس ادارہ میں اسلام کے ایسے عظیم محسن اور دین کے مجدد کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کی نوبت نہیں آئی، اس طرح ''مبارکپوری تحریک'' کا یہ برا اثر بدھیانی کے مدرسہ میں بھی ظاہر ہوگیا۔ اور یہ مدرسہ بھی بریلی مخالف ذہنیت رکھنے والوں میں شامل ہوگیا۔ **فانا للّٰہ و انا الیہ راجعون**

رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جلد اس ادارہ کے سر سے بریلی مخالف نحوست کا سایہ ہٹے، شرک و بت پرستی کی سرپرستی کرنے والوں کی غلاظت سے پاک ہو، صلح کلیت ولا دینیت کا تعفن ختم ہو اور مذہب حق اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کی خوشبو سے اس کے در و دیوار معطر ہوں۔ آمین

حضرت تاج الفقہا کے خلاف وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کو دی گئی درخواست

شوال المکرّم ۱۴۳۹ھ مطابق یکم جون ۲۰۱۸ء بروز جمعہ قصبہ مگہر سنت کبیر نگر میں ہندوستان کے وزیراعظم نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی آمد تھی باطل پرستوں، قوم کے غداروں، اور شرک و بت پرستی کے رکھوالوں نے اسلام دشمن تحریکوں اور مسلم دشمن طاقتوں کے ذریعہ مذکورہ حکمرانوں کی ''بارگاہ شرک پناہ'' اور ''دربار ظلم نواز'' میں ایک درخواست پیش کی جس کا حاصل یہ تھا کہ

''ہمارے شہر میں مفتی اختر نامی ایک شخص ہے جو ملک مخالف سرگرمیوں میں رہتا ہے، دہشت گرد تنظیموں سے اس کا تعلق ہے، وہ تنظمیں اسے کافی رقم دیتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ''

یہ شکایت نامہ افسران کے دفاتر سے منتقل ہوتے ہوئے بدھیانی پولس چوکی انچارج تک پہنچا، جنھیں بدھیانی کے حالات کا بخوبی علم تھا اور مکر و فریب کرنے والے ''فسادی گروپ'' کے متعلق سب معلوم تھا اس لئے انہوں نے حضرت تاج الفقہا کے پاسپورٹ، پاس بک، مارکشیٹ وغیرہ کی فوٹو کاپی لے کر صحیح صورت حال سے حکام کو آگاہ کردیا اور ایک پولس چوکی سے لے کر ''دلی دربار'' تک ''خورشید صداقت'' کو گہن لگانے کی کوشش کرنے والے

ہر موڑ پر خائب وخاسر ہوتے گئے اور رب ذوالجلال کا ایک بندہ، رسول پاک کا سچا عشق، مذہب حق اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت کا بے باک ترجمان، مذہب حنفی کا پاسبان، قوم وملت کی شان، اسلاف کی عظمتوں کا محافظ، اسلام وسنت کا ناشر، وہابیت ودیوبندیت کا کاسر، صلح کلیت کا ماحی، غوث وخواجہ کا شیدائی، امام احمد رضا کا فدائی، تاج الشریعہ کا اعتماد، محدث کبیر کا اعتبار، امام العلما کا مقرب اور سنت کبیر نگر کا وقار، بڑے سکون واطمینان سے گنگناتا رہا۔

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

مقدمہ کا آغاز

ماسٹر حبیب اللہ عزیزی نے جو ایف آئی آر درج کرائی اور محلّہ کے پچیسوں نوجوانوں کو نامزد کر کے جیل میں ڈالوانے کی ذلیل حرکت کی ان پر مقدمہ درج ہو گیا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اسکے محبوب رحمت کائنات علیہ التحیۃ والثنا کے طفیل ان میں کا ایک فرد بھی گرفتار نہیں کیا گیا، حضرت قاضیٔ شریعت سنت کبیر نگر سمیت سب کی ضمانت منظور ہو گئی ہے اور بحمد اللہ تعالی حسب معمول سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں، یونہی حضرت تاج الفقہا کے تبلیغی اسفار، تصنیفی وتدریسی خدمات اور دیگر معمولات روز وشب انجام پا رہے ہیں اور مسلک اعلی حضرت کی نشر واشاعت ہو رہی ہے۔

صاحبزادہ تاج الفقہا عزیزم حافظ ابوقتادہ رضوی اور دیگر بچوں پر گنگسٹر لگانے کی درخواست

''یزیدی گروپ'' اور ''فسادی ٹولہ'' کے بغض وعناد کی آتش اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی سرد نہ ہو سکی اور مسلسل ذلت ورسوائی اور ناکامی ونامرادی کے باوجود، حسد اور جلن کی آگ نہ بجھ سکی چنانچہ اب حضرت تاج الفقہا کے سولہ سالہ صاحبزادے عزیزم حافظ محمد ابوقتادہ رضوی اور محلّہ کے کچھ نوجوانوں پر گنگسٹر لگانے کے لئے طاقت آزمائی کی اور بے تحاشہ پیسہ

خرچ کر کے ان بچوں کے نام ڈی ایم صاحب کی طرف سے نوٹس بھیجوائی۔

گویا اس ''فسادی ٹولہ'' نے مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والوں کی آنے والی نسلوں کو بھی صفحۂ ہستی سے ختم کرنے کا عزم کرلیا، محلّہ بدھیانی سے ہر چھوٹی بڑی بریلوی شناخت کو نیست ونابود کرنیکی ٹھان لی مگر شان الٰہی کو کون سمجھ سکے اور اس کی مرضی کے خلاف کون کیا کر سکے۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

بحمدہ تعالیٰ وہ تمام بچے بھی ان ظالموں کی چیرہ دستی سے محفوظ ہوگئے اور اس مقام پر بھی یزیدیوں کو منہ کی کھانی پڑی اور ان کو روسیاہی نصیب ہوئی۔

طوفان کر رہا تھا ترے عزم کا طواف
دنیا سمجھ رہی تھی کہ کشتی بھنور میں ہے

سی جی ایم کی کورٹ میں استغاثہ

اس خونچکاں اور درد والم سے پُر داستان کو پڑھتے پڑھتے یقیناً آپ گھبرا گئے ہوں گے اور آپ کا دل بیٹھنے لگا ہوگا مگر دل مضبوط اور حوصلہ بلند کر کے تھوڑی زحمت اور اٹھالیں ممکن ہے اس ''چراغ جرأت وہمت'' اور ''شمع حق وصداقت'' کے بجھنے کے بعد ضلع سنت کبیر نگر میں پھر کوئی ایسی شمع نہ جل سکے، اہل سنت کے لئے پھر ایسا کوہِ صبر وتحمل دریافت نہ ہوسکے، مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے پھر کوئی ایسا بے لوث مجاہد نہ مل سکے اور اسلام وسنیت کے لئے اپنی جان ومال، عزت وآبرو، آل واولاد، بھائی برادر، اور احباب کو قربان کرنے والا پھر کوئی مرد آہن مفتی اختر حسین صاحب جیسا نہ دیکھا جاسکے۔

کتابوں میں یہودی چالبازیوں اور عیسائی سیہ کاریوں کی داستان پڑھنے والے مولانا عبدالحفیظ مبارکپوری، عبیداللہ اعظمی، مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، عبدالعلی عزیزی، حبیب اللہ عزیزی، نور محمد، عبدالواحد، حافظ محمد عمر، حافظ نجم الہدیٰ، محمد رفیق اور ذاکر علی کی مسلک اعلیٰ

حضرت پر چلنے والوں کے خلاف فریب کاریوں اور ظالمانہ کارستانیوں کو اگر اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھنا چاہیں اور عہد حاضر کے غداروں کا مشاہدہ کرنا چاہیں تو محلّہ بدھیانی اور مبارکپور میں بسے ان سفید پوشوں کو ضرور پڑھ لیں۔

جب اس ''یزیدی گروپ'' اور ''بریلی مخالف سور ماؤں'' کو ہر طرف سے دھتکار دیا گیا تو اب کورٹ میں استغاثہ دائر کر کے سنیوں کو جیل بھیجوانے کی از سرنو کوشش شروع کر دی اور بدنہاد آدمی نور محمد اور اسکے نابکار لڑکے عبدالواحد کو طاغوتی طاقت بخشی گئی، ان ذلیل فطرت باپ بیٹے نے سی جی ایم کورٹ میں استغاثہ دائر کیا جس میں یہ داستان گڑھی گئی۔

استغاثہ کا متن

واقعہ بتاریخ 27.05.2008، شب نو بجکر پینتالیس منٹ کی ہے۔ مسجد میں نماز پڑھنے کی بات کو لیکر اختر حسین کے للکارنے پر شبیر علی، ماجد علی، عابد علی، صابر علی، مزمل حسین، محمد احمد اور فیروز احمد اور دیگر لوگ پہلے مجھے مسجد میں مارے پیٹے میں کسی طرح اپنی جان بچا کر مسجد کے بغل میں اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر لیا تو اختر حسین کے للکارنے پر مذکورہ بالا لوگ بھیڑ کے ساتھ میرے گھر میں گھس گئے، میرے گھر میں لیپ ٹاپ (Laptop) اور دیگر سامان توڑ دیے۔ الماری میں رکھا 25000 روپئے اور میری سائیکل لے کر چلے گئے۔ گھر کا سامان کون توڑا میں بتا نہیں سکتا اختر حسین اور مذکورہ بالا لوگ گھر میں نہیں گھسے اور میں نے نہ تو پیسہ نکالتے ہوئے دیکھا اور نہ ہی کسی کو سائیکل لے جاتے دیکھا۔ میرا لڑکا بازار گیا ہوا تھا میں نے اس کو فون کیا تو اس نے ۱۰۰ نمبر ڈائل کیا جس سے پولیس آئی تو بھیڑ میرے گھر سے بھاگ گئی۔ میرے سر پر صابر علی اور نصیر خان نے حملہ کیا تھا جس سے میرے سر پر اور پیر میں چوٹ آئی۔ پھر میں تھانے پر اگلے دن گیا اختر بھی اگلے دن گیا۔

عدالت JM، سنت کبیر نگر۔

عکس استغاثہ

प्रधान प्रतिलिपिक
केन्द्रीय प्रतिलिपि विभाग
जिला जज संत कबीर नगर

True Copy

2021.10.30 08:09
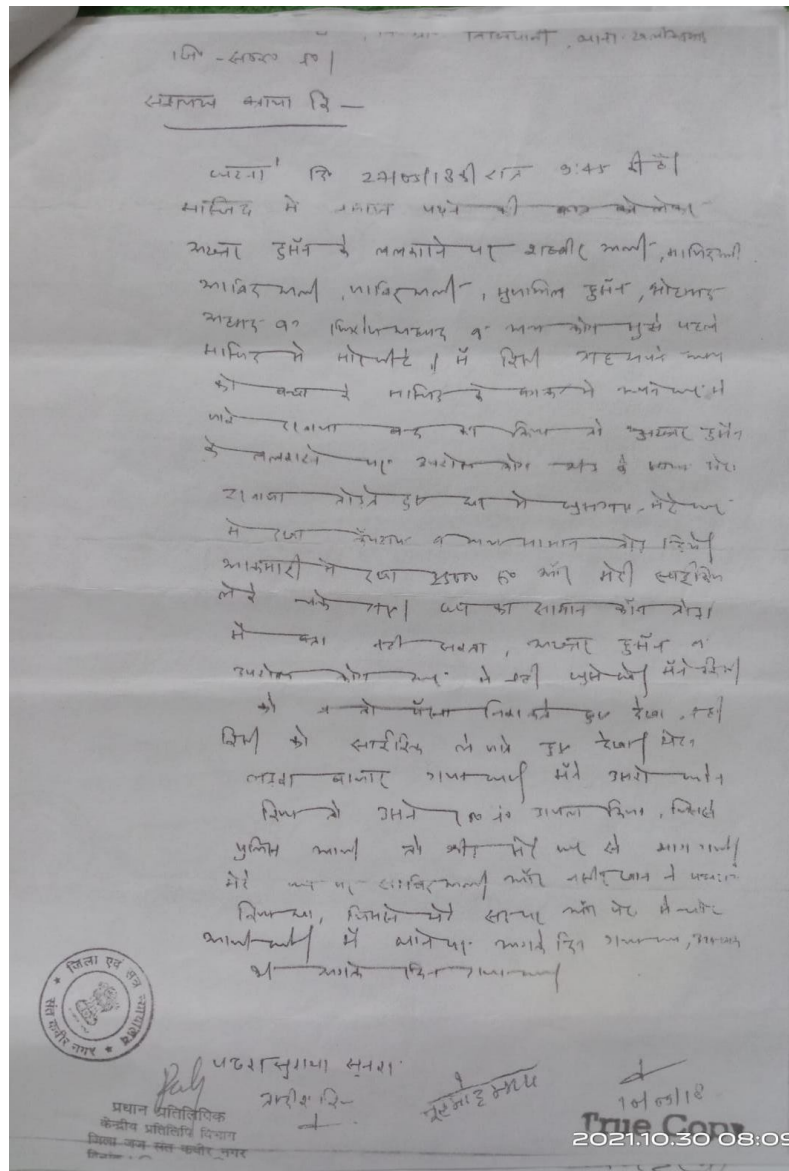
دو گواہوں کی حقیقت

بد باطن نور محمد عرف نورے نے سی جی ایم کورٹ میں جو استغاثہ دائر کیا اس میں دو گواہوں کی ضرورت پڑی جس کے لئے مولانا عبدالحفیظ صاحب سربراہ اعلی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے مرید محمد رفیق عزیزی برادر حافظ نجم الہدی عزیزی مصباحی اور مولانا شمس الہدی مصباحی کے رشتہ دار ذاکر علی تیار ہوئے۔

محلّہ کے بے شمار لوگوں سے ان دونوں گواہوں کی جو حقیقت معلوم ہوئی وہ نہایت قابل افسوس اور کسی بھی مسلمان کے لئے بیحد شرمناک ہے۔ یہاں اس لئے اس حقیقت کو ذکر کیا جارہا ہے تاکہ لوگ قوم میں چھپے ایسے بھیڑیوں سے محفوظ رہیں۔

محمد رفیق عزیزی کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ مصباح العلوم کا ایک ممبر ہے جسے ماسٹر حبیب اللہ ماہانہ رقم محض اس لئے دیتا ہے کہ اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے، کسی کو بھی مقدمہ کے لئے جھوٹی گواہی کی ضرورت ہو، اس سے پیسہ لیکر جھوٹی گواہی بھی دیتا رہتا ہے، دلالی کرنے میں بھی مشہور ہے اور ادھر ادھر فریب دے کر پیسہ وصولی کرتا رہتا ہے، تقریباً یہی حالات ذاکر علی کے بھی ہیں گویا دونوں جھوٹی گواہی دینے اور لوگوں کو فریب دے کر پیسہ وصول کرنے میں ماہر ہیں، آبادی کے لوگوں میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ ان دونوں کو پیسہ دے کر کچھ بھی کہلوایا جا سکتا ہے۔ نورے نے اپنے جھوٹے استغاثہ میں بطور گواہ انہیں دونوں رجسٹرڈ جھوٹے گواہوں کو گواہی کے لئے پیش کیا ہے۔

(ا) محمد رفیق عزیزی کی گواہی کا متن

عدالت JM سنت کبیر نگر نور محمد بنام اختر حسین ۔۔ بیان ۔202CRPC
مقدمہ نمبر 709/18، خلیل آباد 10/09/18

گواہ: محمد رفیق، عمر ۵۳ سال، پیشہ: زراعت، ولد: ابومحمد، مقام: بدھیانی، تھانہ خلیل آباد، سنت کبیر نگر نے حلفیہ بیان دیا ہے کہ ہمارے گاؤں میں ایک مسجد ہے جس میں دو دو جماعت ساتھ ہوتی ہیں، ہم لوگ مسجد کی چھت پر نماز پڑھتے ہیں جب کہ دوسرے فریق نیچے جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ تقریباً ایک سال سے چل رہا ہے جبکہ پہلے سبھی ایک ساتھ ایک جماعت میں نماز پڑھتے تھے لیکن تقریباً ایک سال پہلے اختر حسین ولد محمد ادریس مرحوم جو کہ اپنے آپ کو اسلامک ضلع جج کہتا ہے اور اپنے گھر پر اسلامک ضلع جج، ضلع سنت کبیر نگر کا بورڈ لگا کر ہندوستانی عدالت کے مساوی عدالت چلاتا ہے اور اپنا فیصلہ ہی آخری فیصلہ مانتا ہے اور منواتا ہے، وہ تقریباً ایک سال پہلے اپنے آقاؤں (گروؤں) کے ساتھ مسجد میں گیا اور جس امام کے پیچھے سب لوگ ایک ساتھ نماز پڑھتے تھے ان کو دبنگئی سے ہٹا دیا اور خود امام بن گیا اور کہا کہ میں اسلامک ضلع جج ہوں جس کو چاہوں اس کو امام رکھوں تب ہم لوگ بوال کو بچاتے ہوئے چھت پر جا کر نماز پڑھنے لگے اور جمعہ کی نماز بھی ان لوگوں کے پڑھنے کے بعد پڑھنے لگے۔ ایسا تقریباً ایک سال سے چل رہا ہے لیکن جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تھا تو ہم لوگ اوپر تراویح کی نماز پڑھتے تھے، ہم لوگوں کی تراویح کی نماز ختم نہیں ہو پاتی تھی کی اس سے پہلے ہی اختر حسین ولد محمد ادریس مرحوم مائک چالو کر دیتا تھا، جس سے تراویح کی نماز میں خلل ہوتا تھا، اس کی انہیں حرکتوں سے ایس، ڈی، ایم خلیل آباد نے شانتی بھنگ میں اس کا چالان بھی کیا لیکن یہ اتنا دبنگ ہے کہ نہ تو ضمانت کرا کر پابند ہوا بلکہ کہتا ہے کہ جو ہوگا دیکھ لیں گے 27/05/15 کو رات میں تقریباً ۱۰ بجے ہم لوگ مسجد میں اوپر نماز پڑھ رہے تھے کہ اختر حسین نے مائک چالو کر دیا جب ہم لوگ وہاں منع کرنے گئے تو وہاں پہلے سے موجود اس نے
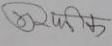
خاصم خاص شبیر علی، ماجد علی، عابد علی، جابر علی ولد شجر الدین، مزمل حسین، غلام حسین ولد محمد ادریس اور محمد احمد ولد نبی محمد نے مل کر اختر حسین کے اکسانے اور للکارنے پر نور محمد کو لات گھوسوں مکوں اور چانٹوں سے مارا جس سے سب لوگ دہشت زدہ ہو گئے۔ نور محمد ڈر کر اپنے گھر کے اندر بھاگا، اس کے بعد اختر حسین سینکڑوں لوگوں کے ساتھ جس میں شبیر علی، ماجد علی، عابد علی، جابر علی، مزمل حسین، غلام حسین، محمد احمد، نہال احمد، شہنواز، محمد عاقب، توقیر رضا، محمد صغیر، جنید احمد، محمد اعظم، شاہ عالم، مصطفےٰ حسین، حشم اللہ، صابر، نوشاد، اختر النسا، ابو احمد، اکبر علی، شاداب، فیروز، انوار، مشتاق، ربانی، حسین احمد، شاکر علی، طاہر علی کے ساتھ نور محمد کے گھر پر حملہ بولے۔ محمد احمد، ابوشحمہ، شہباز، توقیر رضا، عابد علی، جنید احمد، اختر النسا، نصیر احمد خان، شاکر علی، ربانی، شاہ عالم، مزمل و شبیر نے دکان کو لوٹا اور اس میں رکھے سامان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ طاہر علی، محمد اعظم، نوشاد اور شاداب رضا نے سریا اور اینٹ سے نور محمد کا لکڑی کا دروازہ توڑا۔ اور اندر گھس گئے اندر مذکورہ تمام لوگ گھسے تھے۔ فیروز احمد ولد عبدالوہاب نے ہاتھ میں پلاسٹک کے گیلن میں مٹی کا تیل لے کر گھر پھونکنے کے لئے للکار رہا تھا اور آگ لگانے کی کوشش کر رہا تھا اور یہی نور محمد کی سائیکل لے کر چلا گیا۔ جابر علی، عابد علی، محمد صغیر، نہال وغیرہ الماری توڑ کر نور محمد کے گھر سے کپڑے لے کر نکل رہے تھے اور وہیں سے انوار عالم نے روپئے لا کر اختر حسین کو دیے۔ مسجد کی چھت سے اختر حسین، نصیر خان، ماجد علی، شبیر علی وغیرہ نور محمد کی چھت پر جہاں نور محمد اپنے اہل خانہ کے ساتھ چھپے تھے جس سے نور محمد کو چوٹ لگی۔ ہم تمام لوگ وہاں کھڑے ہو کر سارا واقعہ دیکھ رہے تھے لیکن ان لوگوں کی حرکت سے اتنی دہشت پھیلی ہوئی تھی کہ کوئی بیچ بچاؤ کے لیے نہیں جا پا رہا تھا کچھ لوگ بیچ بچاؤ کے لیے گئے تو ان لوگوں نے ان کو بھی مارا پیٹا جس سے سراج کو شدید چوٹ لگ گئی جس سے ہم لوگ اور دہشت زدہ ہو گئے۔ کچھ وقت کے بعد پولیس آ گئی، پولیس کے سائرن پر بھیڑ ہٹ گئی۔

سن کر تصدیق کیا

محمد رفیق

محمد رفیق عزیزی کی گواہی کا عکس

न्यायालय - वि० रूम० संत कबीर नगर

नूर मोहम्मद | मु० नं० 709/18
बनाम
अख्तर हुसैन | धारा [illegible] खलीलाबाद

PW-1 / 01 / 10-[illegible]-18

बयान अ० [illegible] धारा 202 [illegible]

साक्षी - मु० रफीक उम्र [illegible] वर्ष पेशा - [illegible] पुत्र अब्दुल [illegible]
ग्राम - [illegible] थाना खलीलाबाद, संत कबीर नगर ने हलफन
बयान किया कि हमारे गांव में एक मस्जिद है जिसमें
दो-दो जमात साथ होती है। हम लोग मस्जिद की छत
पर नमाज पढ़ते हैं जबकि दूसरे पक्ष के लोग नीचे
जमात से नमाज पढ़ते हैं। यह करीब एक वर्ष से
चल रहा है जबकि पहले सभी एक साथ एक
जमात में नमाज पढ़ते थे लेकिन करीब एक वर्ष
पूर्व अख्तर हुसैन पुत्र स्व० [illegible] ने कि
अपने आप को इस्लामिक खिलाफत कहता है
और अपने घर पर इस्लामिक खिलाफत [illegible]
संत कबीर नगर का बोर्ड लगाकर भारतीय न्याय
के समानान्तर स्वयं न्यायालय चलाता है जिसका
फैसला ही अंतिम फैसला मानता और मनवाता है।
यह करीब एक वर्ष पूर्व अपने गुरुओं के साथ
मस्जिद में गया जहाँ फिर इमाम के पीछे सब लोग
एक साथ नमाज पढ़ते थे उनको [illegible] से हटा
कर खुद इमाम बन गया और कहा कि मैं इस्लामिक
खलीफा हूँ जिसको चाहूँ उसको इमाम रखूँ। तब
हम लोग विवाद के कारण दूसरे छत पर जाकर नमाज
पढ़ने लगे और जुमा की नमाज भी इन लोगों के पढ़ने
के बाद नमाज पढ़ने लगे ऐसा करीब एक वर्ष से
चल रहा है। लेकिन जब से रमजान का महीना शुरू
हुआ था तो हम लोग ऊपर तरावीह नमाज पढ़ते थे
इन लोगों की तरावीह की नमाज खत्म नहीं हो पाती।

ह० रफीक

2021.10.30

भारत निर्वाचन आयोग
ELECTION COMMISSION OF INDIA
UP/36/177/483413
पहचान पत्र
IDENTITY CARD

Elector's Name: Rafik
Father's/Mother's/Husband's Name: Abumuhammad
लिंग / Sex: Male
1.1.1995 को आयु
Age as on 1.1.1995: 30

Address:
H.No.: 13
Vill/Mohalla: Vianiyan
Tehsil: Khalilabad
Dist: Basti

Facsimile Signature of
Electoral Registration Officer
for 177-Khalilabad (S.C.) A.C.

Place: Khalilabad
दिनांक Date: 01/05/95

This card can be used as an Identity Card under different Government Programmes

(۲) ذاکر علی کی گواہی کا متن

نور محمد بنام اختر حسین مقدمہ نمبر: 709/18-J، خلیل آباد

گواہ: ذاکر علی، عمر ۵۰ رسال مشغلہ مزدوری، ولد سجاد علی، مقام بدھیانی پوسٹ خلیل آباد سنت کبیر نگر نے حلفیہ بیان کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک مسجد ہے جس میں ہم سبھی لوگ نماز پڑھتے ہیں، دو جماعت میں نماز پڑھی جاتی ہے، ہم لوگ دوسری جماعت میں نماز پڑھتے ہیں۔ بتاریخ 27-05-2018، کو تقریباً دس بجے ہم لوگ تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے تبھی مفتی اختر نے مائک چالو کر دیا جس سے نماز میں خلل واقع ہونے لگا تو ہم لوگ منع کرنے گئے، نور محمد منع کر رہے تھے تو اختر حسین کے للکار پر شبیر، ماجد، عابد، جابر، مزمل حسین، محمد احمد، نور محمد کو لات گھونسا سے مارنے لگے، ہم لوگ حیرت زدہ ہو گئے اور نور محمد گھبرا کر جان بچانے کے لیے اپنے گھر میں بھاگ گیا تو مفتی اختر حسین کے للکار پر کہ اسے لوٹ لو اور مار ڈالو۔ محمد احمد، توقیر رضا، شہباز، نصیر، جنید احمد، شبیر اور شاہ عالم نے دوکان کو لوٹا اور اس میں رکھے سامان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ طاہر علی، محمد اعظم، شاداب رضا اور نوشاد نے سریا اور اینٹ سے لکڑی کا دروازہ توڑ کر گھر میں گھس گئے، فیروز احمد ہاتھ میں مٹی کا تیل لے کر گھر پھونکنے کے لیے للکار رہا تھا اور سائیکل لے کر چلا گیا۔ عابد، سمیر، نہال جابر وغیرہ کپڑے لے جا رہے تھے، انوار عالم نے روپئے لا کر گھر میں سے اختر حسین کو دیے۔ مسجد کی چھت سے اختر حسین، شبیر، ناصر اور ماجد وغیرہ نور محمد کی چھت پر اینٹ مار رہے تھے جہاں نور محمد اپنے اہل خانہ کے ساتھ چھپے تھے، انہیں اینٹوں سے نور محمد کو چوٹ بھی لگی، ان لوگوں کے اس عمل سے دہشت کا ماحول بن گیا، جو لوگ چھڑانے جا رہے تھے انہیں بھی اختر حسین، غلام حسین، طاہر وغیرہ تمام لوگوں کے ساتھ مار رہے تھے۔ بعد میں پولیس کے آنے پر لوگ چلے گئے۔

میرے ذریعہ بولنے پر پیش کار کے ذریعہ لکھا گیا۔

26/11/2018

ذاکر علی کی گواہی کا عکس

जिला एवं सत्र न्यायालय
संत कबीर नगर

प्रधान प्रतिलिपिक
केन्द्रीय प्रतिलिपि विभाग
जिला जज संत कबीर नगर
दिनांक 25-12-18

True Copy

2021.10.30 08:11

استغاثہ میں ناکامی

سی جی ایم کورٹ نے استغاثہ کی قبولیت کے بعد گواہوں کا بیان لیا اور پھر اس بیان کے نشیب وفراز پر غور کرنے کے بعد یہ جان لیا کہ یہ سب جھوٹ فریب اور گڑھی داستان ہے چنانچہ کورٹ نے تاج الفقہا قاضی شریعت سنت کبیر نگر کے ساتھ بیس لوگوں کا نام خارج کر دیا، گویا ان حضرات کو کورٹ نے باعزت بری کر دیا۔

اس طرح کورٹ نے بھی حضرت اور ان کے احباب کے حق میں دونوں گواہوں کو جھوٹا تسلیم کرتے ہوئے ان کی جھوٹی گواہی کو ان کے منہ پر مار دیا، اس طرح یہ جھوٹے گواہ ارشاد رسالت کے پیش نظر جہنمی ہونے کی بشارت سے بھی نوازے گئے اور دنیاوی کورٹ نے بھی جھوٹا ہونے کی مہر لگا دی۔

مریض کذب پر لعنت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دغا کی

دوبارہ اپیل

جس طرح ''مرض موت'' میں مبتلا شخص کو کوئی دوا کام نہیں آتی اور موت کی پیاس کو سمندر کا پانی بھی ختم نہیں کر سکتا، اسی طرح حسد کی آگ اور بغض وعناد کی تپش بھی آسانی سے ختم نہیں ہوسکتی، اسی لئے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے حسد کا علاج صرف موت تجویز کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

''یزیدی گروپ'' کا ہر فرد حسد کی آگ میں اس طرح جھلس گیا ہے کہ اب موت کے علاوہ ان کے لئے اور کوئی علاج نہیں ہے۔

''نورے'' نے سی جی ایم کورٹ سے ذلت بھری شکست کے بعد ڈی جے خلیل آباد کی کورٹ میں دوبارہ اپیل کی ہے اور اپنے بدطینت بیٹے عبد الواحد کو کورٹ کا چکر لگانے کے

لئے چھوڑ دیا ہے جو ہمیشہ کتوں کی طرح دوڑتا پھرتا اور ہانپتا کانپتا رہتا ہے۔ یہ شخص مصباح العلوم میں درجہ پرائمری کا رشوتی مدرس اور سراپا فتنہ وفساد ہے، ماسٹر حبیب اللہ کا داشتہ ہے اسی لئے رجسٹر حاضری پر دستخط کر کے صرف تخریب کاری اور کچہری کا طواف کرتا رہتا ہے اور گورنمنٹ سے حرام کا پیسہ وصول کر کے مقدمہ بازی میں لگا دیتا ہے۔ خدائے قدیر ایسے تخریب کاروں سے ادارہ کو پاک فرمائے۔

گورکھپور دربار میں حاضری

ضلع سنت کبیر نگر کے حکام وافسران اور عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے میں ذلت و رسوائی اٹھانے کے بعد اس ''یزیدی ٹولہ'' نے ضلع گورکھ پور کا رخ کیا اور وہاں کے خفیہ محکموں میں شکایات درج کرائیں اور سوچا کہ اگر خلیل آباد کے حکام وافسران کو ورغلانے میں کامیابی نہیں مل پا رہی ہے تو دور دراز کے حکام پر اپنے مکر وفریب اور جھوٹ کا جادو چلا کر حضرت اور سنیوں کو قید و بند کی مصیبت میں ڈالا جائے۔

چنانچہ اس ''غدار گروپ'' کی شکایت پر گورکھپور سے ایک ٹیم تفتیش حال کے لئے خلیل آباد آئی اور یہاں اپنے شعبہ کے افراد سے مل کر مکمل جانکاری حاصل کی اور جب سارے حقائق واحوال سے واقف ہوگئی تو حضرت کی خدمت میں آنا کجا بدھیانی کا رخ تک نہ کیا اور الٹے قدم واپس چلی گئی۔ اس طرح گورکھپور دربار کی حاضری میں بھی ناکامی ہاتھ آئی۔

بستی دربار میں فریاد

مگر جب گورکھپور دربار کی حاضری سے بھی اس ''فسادی گروپ'' پرسوار حسد کا آسیب نہیں اترا اور عداوت وعناد کا جن یہاں بھی نہ جل سکا تو ضلع بستی بارگاہ ڈی ایم اور دربار ڈی ایم او میں پہنچا اور یہ شکایت پیش کی کہ

''مولانا اختر حسین دارالعلوم علیمیہ جمد اشاہی میں پڑھائی کے دن غیر حاضر تھے مگر رجسٹر حاضری میں دستخط کر کے تنخواہ لی ہے۔ تو ان پر چار سو بیس کا مقدمہ درج کیا جائے''

اس شکایت پر ڈی ایم او نے دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی کے پرنسپل سے حقیقت واقعہ سے آگاہی چاہی اور اپنے دفتر سے ایک خط جاری کیا ''فسادی گروپ'' نے اس خط کو لیکر ایک ہندی اخبار کے نمائندہ سے ملاقات کی اور اس خبر کو اخبار میں شائع کرایا، جب حضرت تاج الفقہا کو ان حالات کا علم ہوا اور پھر پرنسپل صاحب نے بھی اصولی طور پر آپ سے وضاحت چاہی تو آپ نے اس کی پوری تفصیل قلمبند کر کے متعلقہ حضرات تک پہنچا دی، ساری حقیقت واضح ہو جانے پر ضلع بستی کے افسران نے بھی اس ''یزیدی گروہ'' کی تمام کوششوں کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔

ہم آپ کی معلومات کے لئے ہندی اخبار کا ٹکڑا اور اس کے بعد کی کاروائی کو پیش کرتے ہیں۔

عکس خبر پرنسپل

DARUL ULOOM ALIMIA
Jamda Shahi, Distt. Basti (U.P.)
India, Pin-272002

دارالعلوم علیمیہ
جمداشاہی ضلع بستی، یوپی

Regd No. 1108/80-81

Ref. No. 954 Date 24/07/2019

सेवा में,

जिला अल्पसंख्यक कल्याण अधिकारी बस्ती।

विषय–मदरसा दारुल उलूम अलीमिया जमदाशाही में तैनात सहायक अध्यापक आलिया श्री अख्तर हुसैन के स्पष्टीकरण के सम्बन्ध में।

महोदय:–आप के पत्रांक 240/अ0सं0क0/2019–20 के अनुपालन में श्री अख्तर हुसैन पुत्र मो0 इदरीस से दि0 16.10.2018 को मदरसा दारुल उलूम अलीमिया में उपस्थित रहने के बावजूद उसी तिथि में न्यायालय उपजिलाधिकारी खलीलाबाद संतकबीर नगर में हाजिर होकर हस्ताक्षर करने के सम्बन्ध में उनसे लिखित स्पष्टीकरण मांगा गया। उनका लिखित स्पष्टीकरण आप की सेवा में प्रेषित है प्राप्त करने की कृपा करें।

PRINCIPAL
DARUL ULOOM ALIMIA
Jamda Shahi-Basti (U.P.)

www.jamiaaleemia.com E-mail : dualimiajamda@gmail.com

عکس جواب حضرت تاج الفقہا

सेवा में,

जनाब सदर मुदर्रिस साहब दारुल उलूम अलीमिया
जमदाशाही बस्ती।

सलाम मसनून

मो० अख्तर हुसैन कादिरी साकिन मोहल्ला घिसियानी शहर खलीलाबाद
जिला संतकबीरनगर मुदर्रिस नायब आलिया दारुल उलूम अलीमिया
जमदाशाही बस्ती, मुझसे 16-10-2018 में इदारा में हाजिर रहने और फिर
उसी तारीख में S.D.M साहब खलीलाबाद के आफिस में एक दरख्वास्त पर
दस्तखत मौजूद रहने से मुतालिक वजाहत मांगी गई है।
मसला यह है कि माह अक्तूबर 2018 में इदारा का तालीमी वक्त सुबह
बजे से एक बजे तक था तो मैं सुबह वक्त पर पहुंचकर मसरूफ तदरीस
हो गया, चूंकि मोहल्ला घिसियानी के एक पेशावर बदमाश और [illegible]
ने शांति भंग (नक्ज अमन) के मामला में फर्जी तौर पर मेरा नाम
लिखवा देने की बिना पर 16 अक्तूबर 2018 में S.D.M साहब खलीलाबाद के
यहां एक दरख्वास्त पर दस्तखत होना था तो मैंने अपने केस के लिए यह
मालूमात की कि अगर तालीमी वक्त खत्म होने के बाद तीन, साढ़े तीन बजे
दस्तखत हो तो कोई हर्ज तो नहीं जिसपर वकील साहब ने बताया
कोई हर्ज नहीं।
चूंकि जमदाशाही से खलीलाबाद 45 किमी० पर वाके है और मेरे लिए अपनी
गाड़ी से खलीलाबाद वक्त मजकूर पर पहुंचने में कोई दुश्वारी नहीं तो वह
दस्तखत इदारा की तालीम का वक्त खत्म होने के बाद का है इसी तरह एक
तारीख में अगर यह दो जगह पर दस्तखत है मगर दो अलग-अलग
वक्तों का है।
मेरे खिलाफ दरख्वास्त दहिन्दा जाकिर अली वल्द सज्जाद अली साकिन
घिसियानी खलीलाबाद एक नावाकिफ और कानून से बेइल्म आदमी है
उन्हें शायद यह कानून भी मालूम नहीं कि औकात मुलाजिमत के बाद आदमी
कहीं अपनी जरूरत से आ-जा सकता है इसलिए उन्होंने अपनी जिहालत
से यह हरकत की है।

फकत वस्सलाम

खादिम दारुल उलूम अलीमिया
जमदाशाही बस्ती (यू०पी०)
23 जुलाई 2019 ई०

ULOOM ALIMIA

دارالعلوم علیمیہ

...a Shahi, Distt. Basti (U.P.)
India, Pin 272002

جمدا شاہی ضلع بستی یوپی

Regd. No. 1108/80-81

No. 775 Date 10/03/2019

प्रेषक,
प्रधानाचार्य/प्रबन्धक दारुल उलूम अलीमिया जमदाशाही बस्ती।

सेवा में,
श्री जाकिर अली निजामी पुत्र स्व0 सुज्जाद अली मु0 बियानी पो0 खलीलाबाद जनपद–सन्तकबीरनगर (उ0प्र0)

विषय–कार्यालय जिला अल्पसंख्क कल्याण अधिकारी बस्ती के पत्रांक 803/अ0सं0क0/2018–19 दि0 16 नवंबर 2018 के कम में मॉगी गई सूचना का प्रतिउत्तर।

महोदय,
आप द्वारा दिनांक 12.11.2018 के पत्र का अवलोकन करें, जिसमें आप द्वारा श्री अख्तर हुसैन पुत्र मो0 इद्रीस मु0 बिधयानी पो0 खलीलाबाद जनपद–सन्तकबीरनगर (उ0प्र0) के सन्दर्भ में तीन बिन्दुओं पर सूचना मांगी गयी है जो निम्नवत है।

1–आप द्वारा उल्लेख किया गया है कि उक्त मदरसा अनुदानित है या गैर अनुदानित। इस सम्बन्ध में यह अवगत कराना है कि हमारा मदरसा अनुदानित है।

2–आप द्वारा उल्लेख किया गया है कि श्री अख्तर हुसैन पुत्र मो0 इद्रीस दि0 16.10.2018 एवं 17.10.2018 को उक्त मदरसे में उपस्थित थे या नहीं। इस सम्बन्ध में यह अवगत कराना है कि श्री अख्तर हुसैन पुत्र मो0 इद्रीस उक्त मदरसे में दि0 16.10.2018 एवं 17.10.2018 को उपस्थित थे।

3–बिन्दु न0 3 के सिलसिले में अवगत कराना है कि दि0 16.10.2018 एवं 17.10.2018 को इन्होंने कोई अवकाश नहीं लिया है।

अतः आप द्वारा मांगी गई तीन बिन्दुओं की सूचना पंजीकृत डाक द्वारा प्रेषित है।

حاسدین کے منھ پر مارا زوردار طمانچہ = مدرسہ آ حاضر ہو کر کام کرنے کی تصدیق

سازشی ہوئے ذلیل و رسوا

भवदीय

PRINCIPAL
DARUL ULOOM ALIMIA
Jamda Shahi-Basti (U.P.)

प्रतिलिपि–
1–श्रीमान जिला अल्पसंख्क कल्याण अधिकारी बस्ती को सादर सूचनार्थ।

ضلع سنت کبیر نگر سے گورکھپور بستی اور دلی در بار تک کی داستان ظلم و جفا پڑھنے کے بعد آپ فیصلہ کریں کہ

مولانا عبدالحفیظ صاحب مبارکپوری، عبیداللہ اعظمی، مولانا شمس الہدی مصباحی، مولانا سرور علی مصباحی، عبدالعلی عزیزی، حبیب اللہ عزیزی، محمد رفیق عزیزی، ذاکر علی، عبدالواحد بن نور محمد خازن مصباح العلوم بدھیانی، نور محمد، محبّ اللہ بن حبیب اللہ، حافظ نجم الہدی مصباحی اور حافظ محمد عمر مدرس مصباح العلوم بدھیانی اگر مسلک اعلی حضرت کے مخالف، قوم و ملت کے غدار، مرکز اہل سنت بریلی شریف کے دشمن اور علمائے حق کے گستاخ اور عوام اہل سنت کے بدخواہ نہیں تو پھر کیا ہیں۔

آخر ایک محلّہ کے پچیسوں نوجوانوں اور عالمی شہرت یافتہ اسلامی محقق اور اسلام وسنت کے ناشر عالم باعمل کے خلاف ایسی منظّم تحریک چلانے کا مقصد اس کے علاوہ کیا ہے کہ

''مذہب اہل سنت مسلک اعلی حضرت کی ہندوستان میں ایک پختہ آواز کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے افکار ونظریات کا عظیم ناشر و مبلغ کو نیست و نابود کر دیا جائے اور پورے علاقہ کو آزاد خیالی کا مرکز بنا دیا جائے، جامعہ مصباح العلوم کو جبری تسلط میں رکھا جائے حبیب اللہ اور عبدالعلی جیسے بدکرداروں کا حوصلہ بلند کیا جائے اور حق وصداقت کی شمع فروزاں کو گل کر دیا جائے لیکن شاید اس ''تخریب کار گروہ'' کو یہ پتہ نہیں ہے کہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

لوگوں کو اچھی طرح علم ہے کہ مبارکپور میں وہابیوں نے متعدد بار انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی شان میں گستاخیاں کیں لیکن آج تک کسی نے نہیں سنا کہ ان ''قائدین شر و فساد'' نے کبھی ان گستاخوں کے خلاف بھی ایسی منظّم تحریک چلائی ہو، کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو وہابیوں سے یارانہ رکھتے ہیں مگر سچے سنیوں کی تباہی کے لئے تحریک چلاتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الالباب.

محلّہ بدھیانی کے مسلمانوں کا ردعمل

عبدالعلی عزیزی اور حبیب اللہ عزیزی کے ذریعہ بدھیانی اور قرب وجوار میں بریلی مخالف نظریات کو پھیلانے کے لئے جو تحریک چلائی گئی اس میں ہر موڑ پر ذلیل ورسوا ہونے کا عبرتناک منظر سب نے دیکھ لیا اور ان سفید پوشوں کی ''قابل تعریف حرکات'' سے آگاہی بھی حاصل کر لی، اب آیئے ان جیالے مسلمانوں اور باہوش نوجوانوں کے پاکیزہ عمل کو بھی ملاحظہ کرلیں تاکہ مسلک کے وفاداروں اور مسلک کے غداروں کے درمیان مکمل امتیاز کا مشاہدہ اپنے ماتھے کی آنکھوں سے کرلیں۔

جب اس ''یزیدی گروہ'' نے مسلمانوں اور خصوصاً حضرت تاج الفقہا کے خلاف گورنمنٹی محکموں میں فرضی داستان گڑھ کر پیش کی، جیل بھیجوانے مقدمہ بازی میں پریشان کرنے اور مسلم وغیر مسلم معاشرہ میں بدنام کرنے کی مذموم حرکت شروع کردی تو بدھیانی کے مسلمانوں نے اس کے خلاف دینی اور دنیوی قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے مندرجہ ذیل امور انجام دئے۔

(۱) اس گروہ سے اجتناب شروع کردیا۔ چنانچہ اس وقت طاقت وقوت اور سیاسی و مالی اثر وسورخ کا جھوٹا دعویدار حبیب اللہ عزیزی اپنے گھر کی چہار دیواری میں مقید ہوکر ذلت کی زندگی گزار رہا ہے اور سینہ تان کر چلنے والا اب منہ چھپا کر نکلتا ہے۔ عیدین کی نماز ''اعلیٰ حضرت عیدگاہ'' میں آکر ادا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا ہے، شامت اعمال کے سبب شہر کی جانب رخ کرنے کے بجائے کسی دیہات میں عیدین کی نماز پڑھنی پڑ رہی ہے اور پورا سماج نظروں سے گرا چکا ہے۔

(۲) جامعہ عربیہ مصباح العلوم کے اساتذہ خصوصاً مولانا سرور علی، مولانا محمد رفیق، حافظ محمد عمر، حافظ نجم الہدیٰ مصباحی عزیزی جیسے لوگوں کو غدارِ قوم اور مخالف مسلک جان کر ان کی اقتدا میں نماز ادا کرنا ترک کردیا ہے۔

(۳) نور محمد خازن جامعہ عربیہ مصباح العلوم اور اس کے لڑکے عبدالواحد نے جن کے ساتھ مل کر تمام مسلمانان محلّہ پر اینٹ پتھر کی بارش کی تھی صرف ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی ہے۔

(۴) حبیب اللہ عزیزی اور اس کے بدکردار لڑکے محبّ اللہ عزیزی کے کفریہ افعال و اقوال، حافظ نجم الہدی اور حافظ محمد عمر کے قبیح و ذلیل حرکات، مولانا شمس الہدی مصباحی کے اقوال، حافظ محمد عمر کے والد ولی محمد کے کفریہ اقوال اور ان سب کی حمایت کرنے والے خصوصاً محمد رفیق عزیزی اور مولانا شمس الہدی مصباحی کے رشتہ دار ذاکر علی وغیرہ سے متعلق ایک تفصیلی استفتا مرتب کر کے ''مرکز اہل سنت بریلی شریف'' بھیجا، وہاں سے جو جواب آیا اس کی روشنی میں حبیب اللہ، محبّ اللہ اور ولی محمد بحکم شرع کافر ہو گئے، ان کی بیویاں ان کے نکاح سے نکل گئیں، ان پر توبہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے اور دیگر لوگوں پر علانیہ توبہ واستغفار لازم ہے۔

(۵) مرکز اہل سنت بریلی شریف کے ''فتوی'' کو ''غوثیہ جامع مسجد، بدھیانی'' کے سامنے ایک اجلاس میں پڑھوا کر سب کو ''اس گروہ'' پر لگے حکم شرع سے آگاہ کر دیا۔

(۶) شہر اور قرب وجوار میں ''اس گروہ'' کی ظالمانہ حرکتوں کو بتانا شروع کر دیا اور اس پر لگے حکم شرع سے باخبر کرنے کا ذمہ لیا۔

اس ''یزیدی گروہ'' کے خلاف مرکز اہل سنت بریلی شریف کا فتوی ملاحظہ ہو۔

عکس فتویٰ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۰۹۸

کیا فرماتے ہیں مفتیان اسلام اس مسئلہ میں کہ

ہمارے محلہ بدھیانی خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر میں اب تک بحمدہٖ تعالیٰ تمام مسلمان سنی اور مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والے تھے مگر آبادی کے ایک شخص نے ادھر کئی سالوں سے مسلکی اور دینی ماحول کو بگاڑ رکھا ہے۔

چنانچہ اس نے ایک مرتبہ محلہ کے ایک سنی عربی ادارہ کی فلڈ میں ایک سیاسی پروگرام رکھا جس میں ادارہ کے اساتذہ بھی شریک تھے۔ پروگرام میں اسٹیج پر کرسی لگا کر اس پر کچھ مورتیاں رکھی گئیں اور ان پر ہار، پھول چڑھایا گیا۔ یہ سب کچھ اسی شخص نے کرایا۔

اس کا ایک لڑکا ہے وہ جب بھی ایک سیاسی پارٹی کے لوگوں سے ملتا ہے یا فون کرتا ہے تو سلام کی جگہ جے بھیم کا نعرہ لگاتا ہے اور غیروں کے مذہبی رسم و رواج کے موقع پر اعلانیہ مبارکبادی بھی دیتا ہے۔

ان کے اِن کرتوتوں پر جب آبادی کے سنیوں نے اعتراض کیا اور ان معاملات کو عالمی شہرت یافتہ عالم دین خلیفہ و معتمد حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر استاذ الاساتذہ مناظر اہلسنّت آبروئے خلیل آباد تاج الفقہاء علامہ الحاج مفتی محمد اختر حسین قادری رضوی صاحب قبلہ قاضیٔ شریعت ضلع سنت کبیر نگر واستاذ وصدر مفتی دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی ضلع بستی کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے قرآن وحدیث اور کتب فقہ کی روشنی میں حکم شرع بتایا۔ اور توبہ کا مطالبہ کیا مگر وہ شخص اور اس کے چند ہمنوا اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے رہے اور علمائے حق کو لعن طعن کرنے لگے اور قاضیٔ شریعت کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی۔

کچھ دنوں کے بعد اسی شخص نے مذکورہ ادارہ میں حافظ عبید اللہ اعظمی کو تقریر کے لئے مدعو کیا جس پر آبادی کے لوگوں نے آواز اٹھائی اور اس مسئلے کو بھی قاضیٔ شریعت کے سامنے پیش کیا آپ نے اس شخص کو بٹھا کر بڑی سنجیدگی سے خطیب مذکور کے حالات اور اس کے متعلق حکم شرع بتائے مگر وہ شخص نہ مانا۔ اور اپنی نیچری کے نشے میں اس خطیب کو بلا کر علماء حق کی شان میں گستاخیاں کرائیں محلے کے ننانوے فیصد مسلمان حکم شرع پر عمل کرتے ہوئے اس جلسہ سے کنارہ کش رہے اور اب تک مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم ہیں۔

اسی درمیان ایک بڑے ادارے سے نکالے گئے ایک مولوی صاحب نے شخص مذکور سے مل کر اپنے ذاتی مفادات کے لئے اس کی حمایت شروع کر دی اور چند حامیوں کے ساتھ پورے شہر میں سنیت کا ماحول بگاڑنے لگا۔ چنانچہ محلے کے لوگوں نے مذکورہ بالا ادارہ میں جشن امام احمد رضا منانے کا پروگرام بنایا تو اسی مولوی صاحب نے شخص مذکور اور اس کے حامیوں سے اعلانیہ طور پر کہا کہ مدرسہ میں جشن رضا مت کرنے دیجئے جسے کرنا ہو اپنے گھر کرے۔

سنیوں کو پوسٹر چھپنے کے باوجود پولیس کے دباؤ کی بنا پر جلسہ ملتوی کرنا پڑا اسی مولوی مذکور نے محلے کی مسجد میں دو جماعت حتیٰ کہ دو جمعہ کرا دیا اور مسلمانوں میں ایسا سخت اختلاف برپا کر دیا کہ مفتی صاحب کی لاکھ کوشش کے باوجود لوگوں میں اتفاق نہ ہو سکا۔ اسی شخص مذکور نے چند ماہ پہلے اپنے ایک لڑکے کی شادی ایک ایسے شخص کے گھر کی جس نے اپنے پیر کو بلا کر کھلم کھلا علمائے حق اہل سنت بالخصوص سرکار اعلیٰ حضرت کی شان میں گستاخیاں کیں علمائے حق کو علمائے سو کہا اور حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کو خارجی تک کہا۔

وہ پیر صحابی رسول حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں تبرا بھی کرتا ہے، اور وہابی دیوبندی کی اقتدا میں نماز کو صحیح کہتا ہے، اسی شخص مذکور نے تقریباً بیس سال سے مدرسہ اور محلّہ کی مسجد اور عیدگاہ کے چندہ کی رقم اپنی دیکھ ریکھ میں کر رکھی ہے۔ اور آج تک عوام کے سامنے کوئی حساب ظاہر نہ کیا اور عوام جب حساب کا مطالبہ کرتے ہیں تو کسی نہ کسی حیلہ و بہانہ سے آپس میں لڑائی کرا کر لوگوں کا ذہن پھیر دیتا ہے۔

یہ حالات تھے ہی کہ ابھی ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ کی دسویں تاریخ کو مسجد میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ایصال ثواب کی محفل بعد نماز تراویح رکھی گئی ختم نماز کے بعد حضرت قاضی شریعت نے مائک پر ابھی چند ہی جملے کہے تھے، کہ مائک کا بہانہ بنا کر

2

اس کے ایک آدمی نے جھگڑا شروع کر دیا، اور مسجد میں لوگوں کو نازیبا کلمات کہنے لگا اور جب لوگ فاتحہ وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنے لگے تو اپنے گھر کی چھت سے ان پر پتھراؤ کر دیا جس میں دسوں لوگ زخمی ہو گئے، صبح ہوتے ہی اس گروپ کے سرغنہ اسی شخص مذکور نے اپنے پیسے اور سیاسی اثر ورسوخ کی بنا پر آبادی کے بے قصور سنیوں کو بدنام کرنے اور جیل بھجوانے کی گھناؤنی سازش شروع کر دی اور اسلام مخالف طاقتوں سے مل کر مسلمانوں کے خلاف ہندی اخباروں میں جھوٹی داستان چھپوائی اور ٹی وی چینلوں پر نشر کروایا اور اعلیٰ حضرت کے نام لیواؤں کو دہشت گرد وغنڈہ بدمعاش بتا کر ان کے نام فرضی ایف، آئی، آر درج کرادی اور ناشر اسلام وسنّیت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی اختر حسین صاحب قادری رضوی قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر کو پولیس محکمہ اور عوام کے سامنے ایک غنڈہ کی شکل میں پیش کیا، بطور ثبوت اخبارات کے تراشے اور ایف، آئی، آر کی کاپی پیش خدمت ہے مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں چند سوالات کے جواب کتاب وسنت کی روشنی میں مطلوب ہیں امید ہے کہ جوابات سے جلد از جلد نواز کر ہم غربائے اہل سنت کی رہنمائی فرمائیں گے۔

سوالات (۱) شخص مذکور پر حکم شرعی کیا ہے کیا وہ سنی رہ گیا یا نہیں اور وہ کسی سنی ادارہ کے کسی عہدہ پر رہنے کے لائق ہے یا نہیں اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(۲) شخص مذکور نے اپنے ہمنواؤں کے ساتھ مل کر مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والوں بالخصوص قاضی شریعت کے خلاف فرضی داستان گڑھ کر جو ایف، آئی، آر درج کرائی اس پر مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے اور اس شخص اور اسکے چیلوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۳) جو مولوی سنی مدرسے میں جشن امام احمد رضا کرنے سے روکنے پر اکسائے اعلانیہ جھوٹ بولے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈال کر دو جماعت اور جمعہ کرادے اس کے لئے شرع کا حکم کیا ہے؟

(۴) اگر آبادی کے مسلمانوں نے مل کر قاضی شریعت یا ان کے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھ لی تو دوبارہ اسی مسجد میں چند لوگوں کا جمعہ قائم کرنا کیسا ہے اور اس نماز کا کیا حکم ہے یوں ہی ان کا اسی مسجد میں چند لوگوں کے ساتھ الگ پنجوقتہ جماعت کرنا کیسا ہے وہ بھی اسی وقت جب اصل جماعت قائم ہو؟

(۵) اگر لوگ جبراً جمعہ قائم کریں تو محلّہ کے سنیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

(۶) کیا وارث علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ قاضی القضاۃ فی الھند نے ہمارے ضلع سنت کبیر نگر یو پی کے لئے قاضی شریعت کے منصب پر حضرت مفتی محمد اختر حسین قادری ابن: محمد ادریس مرحوم ساکن بدھیانی خلیل آباد سنت کبیر نگر کو مقرر کیا ہے۔

(۷) حافظ عبید اللہ اعظمی پر علمائے اہل سنت بالخصوص شیخ الاسلام والمسلمین آقائے نعمت حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے دستخط کے ساتھ حکم کفر پر مشتمل کوئی فتویٰ ہے کیا؟

(۸) اس فتویٰ کو جانتے ہوئے جو شخص اعظمی کے کفریات کی حمایت کرے اس کا کیا حکم ہے؟

(۹) شخص مذکور اور اس کے حامی عموماً علمائے اہل سنت کی شان میں گستاخی کرتے رہتے ہیں بالخصوص حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر اور حضرت قاضی شریعت کو احکام شرع بتانے کی بنا پر فتین کہتے ہیں اور فحش گالیاں دیتے ہیں بلکہ ان میں ایک شخص نے مسجد کے دروازے پر آبادی کے سنیوں کو کہا کہ یہ سب کتّے ہیں ان تمام لوگوں کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ یہ نور محمد عبدالواحد ذاکر حسین محمد رفیق ہیں اور حافظ محمد

(۱۰) شخص مذکور کے ہمنواؤں میں سے ایک شخص ایسا ہے جس نے ایک مرتبہ مسلمان کی قبر کھودنے اور پھر اسے دفنانے سے متعلق غیر مسلموں کو مخاطب

3

کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے یہاں بہت جھنجھٹ ہے تم لوگوں کے یہاں ہی ٹھیک ہے کہ جلا دیا جاتا ہے، ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۱۱) ایک شخص خود کو ایک ادارے کا فارغ التحصیل بتاتا ہے اس نے فارغ ہونے کے بعد اپنا نکاح جانتے ہوئے ایک وہابی کے یہاں کیا نماز پنجگانہ اور جماعت کا قطعاً پابند نہیں ہے مسلسل دو سال تک محلے میں رہتے ہوئے مسجد کا رخ نہ کیا اپنے دروازے کے باہر ٹی، وی، لگا کر دیکھتا اور دکھاتا ہے عبید اللہ کے کفریات کی حمایت کرتا ہے ایسے شخص کو کسی مدرسہ میں رکھنا اور اس سے بچوں کو تعلیم دلوانا اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

المستفیان، مسلمانان محلّہ بدھیانی خلیل آباد سنت کبیر نگر (یوپی)

Aabid Ali
Mustak Ahmad
Abdul Qadir
آفتاب عالم
عبدالقیوم
Abu Shahma

الجواب بعون الملک العزیز الوہاب۔ بر تقدیر صدق سوال جو باتیں سوال میں تحریر ہیں ان میں غور و فکر کرنے سے واضح ہوا کہ شخص مذکور اور اس کا لڑکا اور ان دونوں کے ہمنواؤں نے درج ذیل کام انجام دیئے (۱) سنی ادارہ میں سیاسی پروگرام (۲) مورتیوں کی تعظیم و توقیر (۳) ان پر پھول مالا چڑھانا یا چڑھوانا (۴) جے بھیم کا نعرہ لگانا اور غیروں کے رسم و رواج پر مبارکبادی (۶) حکم شرع بتانے پر علمائے حق کی توہین و تحقیر (۷) عبید اللہ خان اعظمی کی تقریر کرانا (۸) اس کے ذریعہ علمائے حق کی توہین (۹) سیاسی اثر و رسوخ اور روپیہ کے بل پر فرضی داستان گڑھ کر ہندی اخبارات میں اشاعت (۱۰) بے قصور مسلمانوں پر افتراء و بہتان (۱۱) پولس محکمہ میں فرضی ایف آئی آر وہ بھی رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینہ میں (۱۲) بے قصور مسلمانوں کو جیل بھجوانے کی پوری کوشش (۱۳) جشن امام احمد رضا کرنے سے رکاوٹ (۱۴) بد دین پیر کے مرید کے گھر شادی اور اس میں شرکت (۱۵) عام مسلمانوں کی توہین اور ان کی ایذا رسانی (۱۶) مدرسہ مسجد اور عیدگاہ کی رقم کا حساب و کتاب نہ دینا (۱۷) محفل فاتحہ ام المومنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں دخل اندازی (۱۸) مسجد میں شور و غل (۱۹) نمازیوں کو مسجد میں نازیبا کلمات کہنا (۲۰) مسلمانوں میں اختلاف و انتشار برپا کرنا (۲۱) ایک ہی مسجد میں دو جماعت اور دو جمعہ کر دینا۔ ان کاموں میں سے پہلا کام خلاف حکمت و مصلحت اور بعض صورتوں میں ناجائز و گناہ ہے اور دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں چھٹا بحکم شرع کفر ہے پیشوائے اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں "قصداً التعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدید عظیم میں نہ کوئی تفتیش
ہے نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور" (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص [illegible]) اور فرماتے ہیں "تصویر ذی روح کی
تعظیم خاص بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے" (حوالہ سابق ص[illegible]) اور تحریر
فرماتے ہیں "معبودان کفار پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشد و اخبث کفر" (ج ۱۲ ص ۲۹۵) شارح
بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی سابق صدر مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ تحریر فرماتے
ہیں "جے بھیم کا نعرہ لگانا کفر ہے اور لگانے والا کافر" (فتاویٰ شارح بخاری ج ۲ ص ۴۸۵) اور علمائے دین کی
تحقیر و توہین کے متعلق اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں "مطلق علماء کو یا خاص کر کسی عالم دین کو بوجہ
علم دین برا کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۴۵) اور
فرماتے ہیں "فقہائے کرام توہین عالم را کفر داشتہ اند (حوالہ سابق ص ۱۳۲) مجمع الانہر میں ہے الاستخفاف بالعلماء
کفر (ج ۲ ص ۵۰۹) خلاصۂ کلام یہ ہے کہ شخص مذکور اور اس کا ہمنوا سخت فاسق و فاجر ظالم و جابر بدکردار و
بداطوار بدخواہ اسلام و مسلمین موذین و مہلک حق اللہ و حق العبد میں گرفتار مستحق نار اور سزاوار غضب
جبار و قہار اور بحکم فقہ و شریعت مرتدین و کفار ہیں ان دونوں پر لازم ہے کہ فوراً علانیہ توبہ و استغفار کریں
پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اور اپنی بیویوں سے نئے مہر کے ساتھ نکاح کریں اور علانیہ تمام مسلمانوں سے
معافی مانگیں اور پولیس محکمہ میں فرضی داستان کی تردید لکھ کر دیں اور جس گمراہ پیر سے مرید ہے یہاں رشتہ کیا ان
سب سے قطع تعلقات کریں اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کر دیں ان سے
سلام و کلام کھانا پینا سب یک لخت ختم کر دیں ورنہ وہ بھی مجرم و گناہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ
مع القوم الظٰلمین (سورۃ الانعام ۶۸) اور جو لوگ ان دونوں کے ساتھ مذکورہ کاموں میں شریک ہیں اور ان کی حمایت
میں ہیں ان سب کا بھی حکم یہی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے انکم اذاً مثلھم۔ (سورۃ النساء ۱۴۰) شخص مذکور مع اپنے
حمایتیوں کے قطعاً کسی سنی ادارہ یا مسجد و عیدگاہ کے کسی عہدہ کے لائق نہیں ہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سب سے سب
کچھ چھین لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ (سورۃ المائدہ ۲)
اور فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (سورۃ الھود آیت ۱۱۳) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
(۲) شخص مذکور اپنے حمایتیوں سمیت جب تک حکم شرع پر مکمل عمل نہ کر لے اپنے کفر اور فسق و فجور سے سچی توبہ نہ کر لے
پولیس محکمہ میں اپنی فرضی کہانی کی تردید لکھ کر نہ دیدے اسکا مکمل بائیکاٹ جاری رکھیں اسکی موت و زندگی کسی میں شریک
نہ ہوں اور ہر ممکن جائز اور قانونی کوشش کریں کہ پولیس محکمہ اور تمام لوگوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کرائیں بے قصوروں کی
باعزت رہائی و برأت کیلئے قانونی چارہ جوئی کریں اس راہ میں جو خرچ کریں گے مستحق اجر و ثواب ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ (المائدہ ۲) واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) جو مولوی سنیوں کو جشن امام احمد رضا کرنے سے روکنے پر اکسائے فتنہ و فساد برپا کرے۔ علانیہ جھوٹ بولے
مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرکے دو جماعت و دو جمعہ کرا دے ظالموں کا ساتھ دے وہ عالم نہیں جاہل ہے بدتر ہے
مولوی نہیں مفسد اور فتین ہے اسلام و سنیت اور مسلمانوں کا بدخواہ سخت فاسق و فاجر اور مستحق نار ہے اس کی
تعظیم ناجائز و گناہ ہے اسے نماز میں امام بنانا اور اسکی اقتداء میں نماز پڑھنا گناہ ہے پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ

واجب ہے تبیین الحقائق میں ہے لان فی تقدیمہ تعطیلہ وقد وجبا علیہم اہانتہ شرعا (۵) اسی
غنیہ میں ہے لو قدموا فاسقا یاثمون - (ص ۵۱۳) درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراہۃ التحریم
تجب اعادتہا - (جلد ۱ ص ۳۰۷) جب تک وہ علانیہ توبہ نہ کرلے واقف حال مسلمان اس کا مکمل بائیکاٹ
کردیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جب محلہ کے عامہ مسلمین نے قاضی شریعت یا اعلم علمائے بلد یا ان کے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھ لی تو دوبارہ اسی مسجد میں چند لوگوں کا جمعہ قائم کرنا ناجائز وگناہ ہے اور وہ نماز باطل ہے شرعاً وہ نماز جمعہ نہیں اگر وہ لوگ بعد میں نماز ظہر نہ پڑھیں تو فرض بھی سر پر باقی رہے گا اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں" جمعہ وعیدین کی امامت ہر کوئی نہیں کرواسکتا بلکہ واجب ہے کہ وہ سلطان اسلام یا اسکی طرف سے مامور ہو البتہ ضرورت کے پیش نظر مسلمان امام جمعہ مقرر کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسجد میں ایک جمعہ کی امامت کیلئے دو امام نہیں ہوسکتے لہٰذا ایک مسجد میں دوبارہ جمعہ نہیں ہوسکتا (فتاوی رضویہ مترجم جلد ۸ ص ۳۵۳) اور فرماتے ہیں ایک مسجد میں تکرار جمعہ ہرگز جائز نہیں جمعہ وعیدین کی امامت مثل نماز پنجگانہ نہیں جسے چاہیئے امام کردیجئے بلکہ اس کے لئے شرط لازم ہے کہ امام ماذون من جہت سلطان الاسلام ہو بلا واسطہ یا بالواسطہ یہاں تک کہ اگر بغیر اس کی اجازت کے دوسرا شخص امامت جمعہ کرے نماز نہ ہوگی (حوالہ سابق ص ۳۷۲) اور اصل جماعت کے قیام کے وقت اسی مسجد میں الگ سے دوسری جماعت اسی وقت قائم کرنا بھی گناہ ہے فتاوی رضویہ میں ہے ایک مسجد میں ایک فرض کی دو جماعتیں ایک ساتھ قصداً کرنا بلاوجہ شرعی ناجائز وممنوع ہے (ج ۷ ص) لہٰذا ایک مسجد میں دوبارہ نماز جمعہ پڑھنے والے اور نماز پنجگانہ کیلئے الگ سے جماعت کرنے والے سخت گنہگار ہیں اور ان کی نماز جمعہ کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) حتی الامکان اسے بند کرانے کی کوشش کریں اور قانون اور شریعت کے دائرہ میں رہکر اس گناہ سے لوگوں کو بچائیں اور ثواب کے مستحق ہوں ارشاد حدیث ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان - (مسلم شریف ج ۱ ص ۵۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) جی ہاں آج سے تقریباً دس سال قبل شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے فقہی سیمینار میں بہت سے جلیل القدر اور عظیم المرتبت علماء وفقہاء اور محققین اسلام کی موجودگی میں حضور تاج الشریعہ نے نعمت وارث علوم اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الشریعہ علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ قاضی القضاۃ فی الہند نے اپنے شرعی اختیار سے اپنے معتمد ومستند خلیفہ استاذ الاساتذہ علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر حسین قادری بن محمد ادریس مرحوم ساکن محلہ بدھیانی خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر یوپی کو سنت کبیر نگر کا قاضی مقرر فرمایا ہے اور لوگوں کو مسائل قضاء میں ان کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے پھر اس کے بعد عرس رضوی کے موقع پر جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف کے اسٹیج سے لاکھوں مسلمانوں کے درمیان ممتاز الفقہاء محدث کبیر شہزادۂ صدر الشریعہ علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نائب قاضی القضاۃ فی الہند نے اس کا اعلان بھی فرمادیا تھا لہٰذا سنت کبیر نگر کے مسلمان چاند وغیرہ مسائل قضاء میں انہی کی طرف رجوع کریں اور

(۹)

ان کے حکم کے مطابق عمل پیرا ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) بیشک حافظ عبید اللہ اعظمی پر اسکی کفری تقریر کی بنا پر شہر ناگپور میں ایک فتویٰ دیا گیا جو مشہور و معروف ہے اس فتویٰ پر بے شمار علمائے اہل سنت کے ساتھ بالخصوص جانشین سرکار مفتی اعظم ہند مقتدائے اہل سنت حضور تاج الشریعہ علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری دام ظلہ العالی قاضی القضاۃ فی الھند کا بھی دستخط ہے اس فتویٰ میں اس شخص پر حکم کفر دیا گیا اور اسکی تقریر کرانے اور سننے کو ناجائز فرمایا گیا ہے اس فتویٰ پر خود راقم الحروف کا دستخط ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے انکم اذا مثلھم۔ (سورۃ النساء/ ۱۴۰) یعنی ایسی صورت میں تم بھی انہیں کی طرح ہو واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) علمائے اہل سنت کی توہین کرنا مسائل شرعیہ بتانے پر ان کو گالیاں دینا فتین کہنا سخت حرام بلکہ بحکم فقہ کفر ہے فتاویٰ رضویہ مترجم میں ہے ایسے شخص کی نسبت حدیث فرماتی ہے منافق ہے فقہا فرماتے ہیں کافر ہے (ج ۲۱ ص ۲۶۹) ان سب پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ و استغفار کریں تجدید ایمان و تجدید نکاح کریں اور علمائے حق سے معافی مانگیں اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) مردہ جلانے کو دفن کرنے سے بہتر کہنا شریعت کا انکار اور کفری رسم و رواج کو پسند کرنا ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں حدیقہ ندیہ میں ہے الاستخفاف بالشریعۃ ای عدم المبالات باحکامھا و ھا نتھا و احتقارہا کفر (ص ۲۹۹) غمز العیون میں ہے اتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسنا فقد کفر (ج ۲ ص ۲۰۳) لہٰذا جس شخص نے یہ بات کہی وہ اسلام سے باہر ہو گیا اسکی بیوی نکاح سے نکل گئی اس پر لازم ہے کہ فوراً توبہ و استغفار کرے تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے مرید ہو تو پھر سے تجدید بیعت کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسکا بائیکاٹ کر دیا جائے اور اس سے کسی طرح کا دینی دنیوی تعلق نہ رکھا جائے اگر ملے تو سلام و کلام نہ کیا جائے مر جائے تو جنازہ اور کفن و دفن میں شرکت نہ کی جائے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۱) جو شخص کسی سنی ادارہ کا فارغ التحصیل ہو کر وہابی کے گھر شادی کرے نماز و جماعت کا پابند نہ ہو ٹی وی علانیہ دیکھتا ہو کفریات کی حمایت کرتا ہو وہ فاسق و فاجر بد دین و بد مذہب اور اسلام و سنت کیلئے زہر ہے اسکو کسی سنی ادارہ میں رکھنا اس سے بچوں کو تعلیم دلوانا اسکی اقتدا میں نماز ادا کرنا سب ناجائز و گناہ ہے اور اسکی اقتدا میں پڑھی گئی نماز کا اعادہ واجب ہے درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم یجب اعادتھا (ج ۲ ص ۱۴۷)

کتبہ محمد انور علی رضوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

ضروری اعلان

آپ نے فتوی ملاحظہ کرلیا ہے۔اس فتوی کی بنا پر بدھیانی کے ''یزیدی گروہ'' کا حکم واضح ہے مگر اس گروپ کے کسی فرد نے ابھی تک توبہ وغیرہ نہیں کی ہے، اس لئے تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ جب تک اس کی طرف سے توبہ وغیرہ کی صحیح خبر آپ کو نہ مل جائے،اس گروہ سے دور رہیں۔خاص کر

(۱)مولانا عبدالحفیظ سربراہ اعلی مبارکپور

(۲)عبیداللہ اعظمی

(۳)عبدالعلی عزیزی صدر مصباح العلوم بدھیانی

(۴)حبیب اللہ عزیزی ناظم مصباح العلوم بدھیانی

(۵)مولانا شمس الہدی مصباحی سابق استاذ مبارکپور حال مبلغ دعوت اسلامی

(۷)حافظ محمد عمر مدرس مصباح العلوم

(۸)حافظ نجم الہدی مصباحی عزیزی مدرس مصباح العلوم

(۹)عبدالواحد مدرس مصباح العلوم

(۱۰)ولی محمد ساکن بدھیانی

(۱۱)محمد رفیق عزیزی ساکن بدھیانی

(۱۲)ذاکر علی ساکن بدھیانی سے مکمل طور سے پرہیز کریں، ان سے سلام وکلام نہ کریں اور ان کے مکروفریب سے بچیں۔

خلاصۂ تحریر

اس تفصیل کے بعد بطور خلاصہ اہم باتیں تحریر کردی جارہی ہیں تاکہ قارئین حضرات کے سامنے ''تاریخ معرکۂ حق و باطل''، مختصر وقت میں آجائے اور زمینی حقائق ان کے ذہن میں نقش ہوجائیں۔

(۱) شہر خلیل آباد میں مسلم آبادی کی اکثریت اہل سنت و جماعت ہے۔

(۲) وہابیت و دیوبندیت نے بعد میں پیر جمایا۔

(۳) ۱۹۹۰ء سے حضرت تاج الفقہا نے شہر و اطراف شہر میں اپنی تبلیغی دعوتی اور مذہبی خدمت کا باقاعدہ آغاز کیا اور مسلک اعلی حضرت کے تحفظ اور اس کی نشر و اشاعت میں مصروف ہوئے۔

(۴) ۱۹۸۸ء سے تادم تحریر ''اعلی حضرت عید گاہ'' محلّہ بدھیانی کے مستقل خطیب و امام حضرت تاج الفقہا ہیں۔

(۵) غالباً ۱۹۹۰ء میں دیوبندیوں نے شہر کی عیدگاہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا جس میں حضرت تاج الفقہا نے عوام اہل سنت کے ساتھ مل کر ان کا منصوبہ خاک میں ملا دیا۔

(۶) ۱۹۹۸ء تک جامعہ عربیہ مصباح العلوم بدھیانی کے سرپرست اشرف العلما حضرت علامہ سید حامد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف اور خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ رہے۔

(۷) ۱۹۹۹ء سے مصباح العلوم کی صدارت عبد العلی عزیزی کے پاس ہے۔

(۸) عبد العلی عزیزی کے صدر بننے کے بعد مولانا عبد الحفیظ سربراہ اعلی مبارکپور نے مصباح العلوم بدھیانی کی سرپرستی قبول کی اور مندرجہ بالا دونوں بزرگوں کی سرپرستی ختم کردی گئی۔

(۹) کچھ عرصہ بعد حضرت تاج الفقہا کو منصب ناظم تعلیمات سے ہٹا دیا گیا۔

(۱۰) پھر کچھ عرصہ بعد سیٹھ الحاج مقبول احمد صاحب کو منصب نظامت سے برطرف کر کے ماسٹر حبیب اللہ عزیزی ناظم ہوئے۔

(۱۱) محلّہ بدھیانی اور علاقہ کے مسلمانوں کو مسلک اعلیٰ حضرت اور بریلی شریف سے دور کرنے کی خاموش تحریک مولانا عبدالحفیظ صاحب نے عبدالعلی عزیزی کے ذریعہ چلائی جس نے حبیب اللہ عزیزی کو ہمنوا بنا کر کام شروع کیا۔

(۱۲) عبدالعلی عزیزی بدکردار بدطینت اور خالص دنیادار شخص ہے۔

(۱۳) ماسٹر حبیب اللہ عزیزی بدعمل، آزادخیال، علم دین سے نابلد اور فتنہ انگیز شخص ہے۔

(۱۴) محبّ اللہ ولد حبیب اللہ شرابی، عیاش، بدفعل، فتنہ انگیز اور دین سے بیزار شخص ہے۔

(۵۱) حبیب اللہ عزیزی نے مصباح العلوم کی فیلڈ میں شرکیہ افعال کرائے جس میں ادارہ کے مدرسین بھی شریک رہے۔

(۱۶) حضرت تاج الفقہا نے ان لوگوں کی خلاف شرع حرکتوں کی مخالفت، کی جس پر ان لوگوں نے حضرت کے خلاف ریشہ دوانی شروع کر دی۔

(۱۷) دارالعلوم فیضان حافظ ملت کو سیٹھ الحاج مقبول احمد صاحب نے ماسٹر حبیب اللہ سے اختلاف کے سبب قائم کیا۔

(۱۸) مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب نے حضرت تاج الفقہا کی مقبولیت اور عوام وخواص میں قدر و منزلت کو دیکھ کر آپ کے خلاف تحریک چلائی۔

(۱۹) ۲۰۱۷ء میں اپنے چند ہمنواؤں کو لے کر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اور حضور محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ کے منتخب قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر کے خلاف مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب نے بحرالعلوم خلیل آباد میں میٹنگ کی اور ''مجلس افتا و قضا'' قائم کر کے شہر میں دو گروپ بنایا۔

(۲۰) ۲۰۱۵ء میں عبید اللہ اعظمی پر اس کے کفریہ اقوال کی وجہ سے علمائے اہل سنت نے حکم کفر دیا۔

(۲۱)۲۰۱۵ء میں گزارش کرنے کے باوجود مولانا عبدالحفیظ صاحب مبارکپوری عبیداللہ اعظمی کو محلّہ بدھیانی میں لاکر تقریر کرانے پر بضدر رہے جس سے محلّہ کے مسلمانوں میں اختلاف وانتشار برپا ہوا۔

(۲۲) حضرت تاج الفقہا نے عبیداللہ اعظمی کے معاملات کو قوم کے سامنے رکھا اور قوم نے ''اعظمی'' کا بائیکاٹ کیا۔

(۲۳)۲۰۱۷ء کو مولانا شمس الہدی مصباحی صاحب نے حضرت تاج الفقہا کے ہاتھ سے برسرِ منبر مائک چھینا اور حضرت کے خلاف تقریر کی۔

(۲۴) ۲۰۱۷ء میں مولانا شمس الہدی صاحب نے حافظ نجم الہدی مصباحی کے گھر اپنے ہمنواؤں سے کہا کہ ادارہ مصباح العلوم میں ''یوم رضا'' مت کرنے دیجئے۔

(۲۵) مولانا شمس الہدی صاحب نے اپنے رشتہ دار ذاکر علی کے ذریعہ ''غوثیہ جامع مسجد'' بدھیانی میں فتنہ کھڑا کیا اور دوسری جماعت قائم کرائی۔

(۲۶) حافظ نجم الہدی صاحب کو غیر شرعی افعال کے ارتکاب کے سبب نماز پڑھانے سے منع کیا گیا۔

(۲۷)۲۰۱۸ء میں جھگڑے کی ابتدا ماسٹر حبیب اللہ کے ہمنوا نور محمد عرف نورے اور اس کے لڑکے عبدالواحد نے کی اور بعد نماز تراویح نمازیوں پر پتھر برسائے۔

(۲۸) اس ''فسادی گروپ'' نے حضرت اور بدھیانی کے مسلمانوں کے خلاف تمام خفیہ محکموں میں شکایت درج کرائی اور بے قصور مسلمانوں کو دہشت گرد بتایا۔

(۲۹)۲۰۱۸ء میں ماہ رمضان المبارک میں حبیب اللہ عزیزی نے حضرت اور محلّہ کے مسلمانوں کے خلاف فرضی ایف آئی آر درج کرائی۔

(۳۰)۲۰۱۸ء میں سیکڑوں کی موجودگی میں کوتوالی خلیل آباد کے اندر کوتوال کے سامنے ماسٹر حبیب اللہ کو نہایت ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

(۳۱) نور محمد عرف نورے نے فرضی داستان گڑھ کر سی جی ایم کے یہاں استغاثہ دائر کیا۔

(۳۲) سی جی ایم کورٹ سے ذلت کے ساتھ دھتکار دئے جانے کے بعد ڈی جے کورٹ میں دوبارہ اپیل کی جہاں فی الحال مقدمہ زیر سماعت ہے۔

(۳۳) ماسٹر حبیب اللہ عزیزی نے اسی واقعہ میں الگ مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔

(۳۴) اس ''فسادی گروپ'' نے حضرت تاج الفقہا کے سولہ سالہ صاحبزادے اور دیگر نوجوانوں پر گنگسٹر کا مقدمہ لگانے کے لئے مکمل قوت صرف کر ڈالی مگر ناکام ہو کر رہ گئے۔

(۳۵) مسلک اعلیٰ حضرت سے برگشتہ کرنے اور بریلی شریف کی مخالفت کرنے کے سبب خود ہی مبغوض عوام ہو گئے مگر ابھی بھی اس ذلیل حرکت میں لگے ہوئے ہیں۔

دعائے خیر کی اپیل

خلیل آباد خصوصا محلّہ بدھیانی کی اس داستان رنج والم اور معرکۂ حق و باطل کو جاننے کے بعد مجھے یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ مٹھی بھر فسادیوں نے شمع حق کوگل کرنے کی کیسی کیسی چالیں اختیار کی مگر شمع حق نہ بجھی نہ جھلملائی تو کیوں؟ اس کا جواب سورج کی طرح واضح ہے کہ یہ سب صرف رب قدیر کا کرم، نبی آخرالزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت ''غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت، سیدنا خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصرت، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعانت اور اکابر اسلام خصوصا حضور تاج الشریعہ قدس سرہ اور حضور محدث کبیر دام ظلہ العالی کی پرسوز دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

اب آپ سب کی بارگاہ میں بصد عجز و اخلاص عرض ہے کہ حضرت تاج الفقہا اور تمام نوجوانوں کے حق میں خصوصی دعا کریں کہ یہ حضرات تمام مقدمات سے باعزت بری ہوں اور مسلک اعلیٰ حضرت کے مخالفین اور قوم میں چھپے بھیڑیئے ناکام و نامراد ہوں۔

فقط

۱۴/ذی قعدہ ۱۴۴۱ھ۔۶/جولائی ۲۰۲۰ء

دوشنبہ مبارکہ، گیارہ بجے دن